کتاب النحو

یعنی

عربی زبان کے علم نحو پر ایک نئی طرز کا رسالہ

مع کثیر التعداد امثلۂ مشقی و سوالات امتحانی

وضمیمہ محاورات روزمرّہ

جس کو

حافظ عبد الرحمن صاحب سابق ملازم سرشتۂ تعلیم نے

تالیف کیا

اور سنہ ۱۸۹۸ء میں

رفاہ عام پریس لاہور میں مولوی سید ممتاز علی کی اہتمام سی چھپا

بار اول

قیمت ۵؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

نحو جاننے کی ضرورت عربی زبان ملک عرب میں تو ایک مدت دراز سے بولی جاتی تھی لیکن ساتوین صدی مسیحی میں جب حضرت محمد مصطفے صلعم نے تائید غیبی سے خدای ذی الجلال کی وحدانیت کا اعلان کیا اور اس توحید کی اشاعت کا ذریعہ قرآن مجید قرار پایا۔ تو عربوں کے علاوہ دیگر اقوام کو بھی اسکا سیکھنا ضروری ہوگیا۔ عربی چونکہ عربوں کی مادری زبان تھی اسلئے اکثر اشخاص اور خاص کر سمجھدار آدمیوں کو فہم قرآن مین کوئی وقت نہ ہوتی تھی۔ وہ اس زبان کو کسی قاعدہ قانون سیکھنے کے بغیر سمجھتے اور لطف سخن کا مذاق حاصل کرتے تھے۔ مگر جب اسلام نے عرب کی سرزمین سے قدم باہر رکھا اور خصائص لسانی کی اجنبیت غیر قوموں کے واسطے فہم قرآن مین سدراہ ہوئی بلکہ اُنکے میل ملاپ سے بعض عام عربوں کی بول چال مین بھی کبھی کبھی لحن (غلطی اعراب) واقع ہونا شروع ہوا تو علماء کو اس زبان کے قواعد جمع کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی جو بعد مین صرف و نحو کے نام سے مشہور ہوئے

نحو کے ابتدائی قواعد مورخین نے قواعد نحو کا جامع ابو الاسود دوئلی کو قرار دیا ہے جس کو علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے پہلی صدی ہجری مین چند قواعد بتلائے تھے ان قواعد کی بنیاد قدرت کے موجودات اور انکی حرکات پر قایم کیگئی ہے۔ چنانچہ مفردات کی نسبت آپنے کہا۔ اَلکَلَامُ کُلُّہٗ ثَلٰثٌ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ۔ فَالْاِسْمُ مَا اَنْبَأَ عَنِ الْمُسَمّٰی۔ وَالْفِعْلُ مَا اَنْبَأَ عَنْ حَرَکَۃِ الْمُسَمّٰی وَالْحَرْفُ مَا اَنْبَأَ عَنْ مَعْنًی لَیْسَ بِاِسْمٍ وَّلَا فِعْلٍ۔ پھر مسمی اور اُسکی حرکات سے جو کاروبار ظہور مین آتے ہین اُنکی شناخت کی اس طرح رہنمونی کی۔ کُلُّ فَاعِلٍ مَرْفُوْعٌ وَکُلُّ مَفْعُوْلٍ مَنْصُوْبٌ وَکُلُّ مُضَافٍ اِلَیْہِ مَجْرُوْرٌ۔ مورخین کا اعتماد اسی روایت پر ہے۔ مگر مغنی اللبیب کی ایک

شرح الشرح جال مین مصر سے چھپ کر آئی ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ قواعد نحویہ کے فراہم کرنے کی بنیاد عمر فاروق رضہ کے زمانہ سے شروع ہو گئی تھی اور اسکی اصلیت یون بیان کیگئی ہے کہ لوگ ایک شخص کو عمر فاروق رضہ کے پاس پکڑ کر لائے جو آیہ اِنَّ اللّٰهَ بَرِیْءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَرَسُوْلِهٖ مین لفظ رسولہ کو لام کی زیر سے پڑھتا تھا جب اُس سے وجہ پوچھی گئی تو اس نے کہا مجھے مدینہ کے ایک آدمی نے اسی طرح پڑھایا ہے اِسپر آپ نے ابوالاسود دُئلی کو بلا کر قواعد نحو کے جمع کرنیکا حکم دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ عربی زبان کی بول چال کچھ ایسے انداز پر واقع ہوئی ہے کہ کلمات کے آخر مین زبر کی جگہ پیش اور پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے فقرہ کے معنی کچھ سے کچھ ہو جاتے ہین عام لوگوں کا تو کیا ذکر ہے۔ ولید بن عبد الملک جو عرب کی نسل سے پہلی صدی ہجری کے اخیر مین ایک مشہور خلیفہ گزرا ہے اُسکو اعرابی غلطی کے باعث بارہا ندامت اُٹھانی پڑی تھی۔ ایک اعرابی کے ساتھ خلیفہ کی جو گفتگو مجمع عام مین ہوئی وہ پڑھنے کے لایق ہے۔ اعرابی نے خلیفہ سے اپنے داماد کی شکایت کی تھی خلیفہ نے کہا ماشانک (تجھ مین کیا برائی ہے) اُس نے کہا اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْنِ (مین برائی سے خدا کی پناہ مانگتا ہون) یہ حال دیکھکر ولید کے بھائی سلیمان نے کہا خلیفہ صاحب کہتے ہین مَاشَأْنُكَ (تیرا کیا حال ہے) اعرابی نے کہا ظلمنی خَتَنِيْ (میرے داماد نے مجھ پر ظلم کیا ہے)۔ ولید نے کہا مَنْ خَتَنَكَ (تیری ختنہ کسنے کی ہے) اعرابی نے کہا کسی حجام نے کی ہوگی سلیمان نے پھر تصحیح کر کے کہا مَنْ خَتَنُكَ (تیرا داماد کون ہے)۔ دیکھو ان فقرون مین پیش کی جگہ زبر پڑھنے سے مطلب اَور کا اور ہوگیا۔

غرض ان خصوصیات کی بنا پر عجمیون کو خاص کر اور کم فہم عربون کو عام طور پر قواعد صرف و نحو کا جاننا باعث بصیرت سمجھا گیا ہے۔ ان علوم کے ابتدائی قواعد تو اسی قدر تھے جو ابوالاسود دُئلی سے منقول ہوئے۔ مگر دوسری صدی ہجری کے اندر اندر خلیل اور سیبویہ نے بصرہ مین کسائی اور فراء نے کوفہ

ہیں عربی زبان کے محاورات کا تتبع کرکے قواعد زبان کو اس جامعیت کے ساتھ وسعت دی کہ
کہ صرف نحو اور زباندانی کے اندر بیسیوں کتابیں انہی دنوں میں تصنیف ہوگئیں اور اس وقت
تو انکی تعداد سینکڑوں سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔

عربی زبان کا مخزن علوم ہونا

اسلام کا ابتدائی زمانہ کچھ عربیت ہی کی ترقی کے واسطے مختص نہ تھا
بلکہ عام طور پر عربی زبان کی علمی زندگی کے واسطے ابر رحمت کا ایک نمونہ تھا۔ خلفاء عباسیہ کی
کوشش سے بغداد میں اور خلفاء بنی امیہ کی سعی سے اندلس میں علوم حکمیہ اور فنون ادبیہ نے
وہ ترقی کی کہ یونان مصر فارس اور ہندوستان کے دفینوں سے جو کچھ ان کے ہاتھ لگا ایک دفعہ سب کو
عرب کا لباس پہنا دیا۔ اسکے سوا اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ سے علوم میں اور ممالک بعیدہ
کی سیر سیاحت سے جغرافیہ و تاریخ میں معلومات مفیدہ کا وہ اضافہ کیا کہ آج تک عربی زبان کے
عالم اسلامی دنیا کے سوا فرانس۔ انگلینڈ اور جرمن میں بھی موجود ہیں جو باوجود اختلاف مذہب
اور اختلاف زبان کے عربی زبان اور اس کے علوم کو ایک خاص وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں
پس یہ دوسرا رتبہ ہے جو عربی زبان کو روئے زمین کی نامور زبانوں کے مقابلہ میں حاصل ہے

عربی زبان کی وسعت الفاظ

عربی زبان کو مخزن علوم وفنون ہونیکے علاوہ ایک خصوصیت یہ
حاصل ہے کہ اسمیں الفاظ کی وسعت بہت ہی مختلف چیزوں کے نام ان کے رنگوں اور قسموں
اور اوصاف متعددہ کے باعث سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں۔ چنانچہ شہد کیواسطے
اسی نام ہیں اور اژدہے کے دو سو نام اور شیر کے پانچسو نام اور اونٹ و شراب کے ہزار ہزار نام اور
تلوار کے قریبًا چار ہزار۔ اس وسعت لسانی کا یہ نتیجہ ہے کہ آج دن علوم وفنون کے ترجمے کے متعلق اردو میں
جسقدر نئی اصطلاحات بہم پہنچانیکی ضرورت پیش آتی ہے عربی زبان کا دامن ان سب کے واسطے نہایت فراخ ہے
ریاضی طبعی فلسفہ قانون طب جغرافیہ و تاریخ کے جس قدر الفاظ اردو میں مستعمل ہیں سب عربی سے ماخوذ ہیں۔

ہندوستانیون کو عربی زبان جاننے کی ضرورت

اسوقت ہندوستان مین عربی زبان کہین بولی نہیں جاتی نہ وہ خط وکتابت کا ذریعہ ہے اور نہ حکام وقت کے دفاتر مین عام طور پر کچھ کام آسکتی ہے مگر مسلمانون کو اس زبان سے مذہبی لگاؤ ایسا لگا ہوا ہے کہ اس گئی گذری حالت مین بھی عربی کی سینکڑون درس گاہین انہون نے اپنے ذاتی شوق سے جاری کر رکھی ہین ہزارون عالم اس کے دقائق سمجھنے والے موجود ہین - کوئی شہر ایسا کم ہوگا جسمین ہزار بارہ سو شریف مسلمانون کی بستی ہو اور وہان کی خاک پاک سے ایک دو علما ظہور پذیر نہ ہون -

کتاب النحو لکھنے کی ضرورت

مسلمانون کی مقدس کتاب کا عربی مین ہونا - ہر قسم کے علوم وفنون کا اسمین پایا جانا - اصطلاحات جدیدہ کی بہم رسانی مین اس سے مدد ملنا یہ سب ایسی امور ہین جو مجھہ کو عربی نحو لکھنے کا باعث ہوئی ہین - عربی زبان مین نحو کی مجمل اور مفصل کتابین بیشمار موجود ہین لیکن اردو خوانون کو ابتداءً انکا پڑھنا دشوار ہے - اس واسطے اس کتاب مین یہ لحاظ رکھا گیا ہے کہ ہدایۃ النحو اور اس سے فروتر رسالوں کے اکثر مضامین اور کافیہ و فوائد صمدیہ کے خاص خاص مسئلے ایک مناسب ترتیب کے ساتھ اسمین آجائین اور طرز بیان ایسا سہل رکھا ہے کہ ہر ایک اردو خوان اسکو پڑھ سکے - قواعد نحویہ کی مشق اور اعراب مین مہارت پیدا کرنیکے واسطے ساتھ کے ساتھ ایک سلسلہ مشقی سوالات کا دیا ہے اور اسمین زیادہ تر قرآن مجید کی آیتین لکھی گئی ہین - کچھ فقرات کو بیگانہ لکھا ہے تاکہ طلبا اپنے زور طبیعت سے انکو درست کرین غالبًا اس سے پہلے اس ترتیب اور سہولت اور جامعیت کی کوئی کتاب اردو مین نہین لکھی گئی - خاتمہ کتاب پر ایک ضمیمہ محاورات روزمرہ کا سلسلہ وار درج کیا گیا ہے جو موجودہ عربی زبان کی بول چال سیکھنے میں بہت کچھ رہنمائی کا ذریعہ ہوگا +

راقم

خاکسار عبد الرحمن ولد مولوی حافظ عمر الدین صاحب ہوشیارپوری

امرتسر ہال بازار - ۲۵ جنوری [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب النحو

سبق نمبر (۱)

نحو کی تعریف نحو وہ علم ہے جس سے اسم فعل اور حرف کو باہم ترکیب دینے اور انکے اواخر حالات جاننے کی کیفیت معلوم ہو۔

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ انسان روزمرہ کی بول چال اور تحریر عبارات میں ایک قسم کی خطا لفظی سے محفوظ رہے۔

لفظ کی تعریف و تقسیم جو بول انسان کے منھ سے نکلے اسکو لفظ کہتے ہیں۔ پھر لفظ بامعنی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک مفرد۔ دوسری مرکب۔

مفرد وہ لفظ ہے جو اکیلا پورے معنی دے۔ اسکو کلمہ کہتے ہیں اور اسکی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اسم (۲) فعل اور (۳) حرف۔ جیسا کہ کتاب الصرف میں مذکور ہو چکا ہے

مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے ملکر بنے اور اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک مفید۔ دوسری غیر مفید

مرکب مفید وہ ہے کہ جب متکلم بات کرکے چپ ہو جائے تو سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو اسکو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ (زید آیا) جِئْ بِالْمَاءِ (پانی لاؤ)۔ پہلے جملہ سے سامع کو زید کے آنے کی اطلاع اور دوسرے جملے سے متکلم کے پانی مانگنے کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔

مرکب غیر مفید وہ ہے جس سے سننے والے کو خبر یا طلب کا فائدہ معلوم نہ ہو بلکہ کسی اور چیز کے سننے کا انتظار باقی رہے۔ اس کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)

سبق نمبر (۲)

کلام کی تعریف و تقسیم — کلام اُن دو مرکب کلموں کو کہتے ہین جن مین اسناد یعنی لگاؤ پایا جائے
یہ کلمے یا تو دونون اسم ہون گے یا ایک اسم اور ایک فعل - ان مین سے جو کلمہ کسی کی طرف
نسبت کیا جائے اسکو مُسند کہتے ہین - اور جس کلمہ کی طرف کوئی شے نسبت کی جائے اسکو مُسندالیہ
دیکھو زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید نویسندہ ہے) ایک کلام ہے اسکے دونون جزو اسم ہین - پہلا مسندالیہ
اور دوسرا مسند - اور اسکو جملہ اسمیہ کہتے ہین

ایسا ہی قَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا ہے) ایک کلام ہے اس کا پہلا جزو فعل اور دوسرا اسم ہے فعل مسند
اور اسم مسندالیہ کہلاتا ہے - اور اسکو جملہ فعلیہ کہتے ہین -

اس بیان سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مسندالیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مسند کبھی اسم کبھی فعل - حرف کو
نہ مسند ہونیکی صلاحیت ہے اور نہ مسندالیہ ہونیکی -

مرکب غیر مفید کی تقسیم — مرکب غیر مفید یا ناقص کی کئی قسمین ہین -

۱ - مرکب اضافی جسمین پہلا اسم مضاف اور دوسرا مضاف الیہ ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ -

۲ - مرکب توصیفی جسمین پہلا اسم موصوف اور دوسرا صفت ہو جیسے رَجُلٌ فَاضِلٌ -

ان کے سوا اور بھی کئی قسمیں مرکب غیر مفید کی ہیں جنکا بیان آگے مذکور ہوگا -

کلمات ثلاثہ کے خواص — جب جملہ میں دو سے زیادہ کلمات ہون تو اسم فعل اور حرف کو ایک
دوسرے سے تمیز کرنا اور ان کی حالتوں اور باہمی تعلقات کا جاننا ضروری ہے تاکہ مسند اور
مسندالیہ شناخت ہو سکیں -

اسم کا خاصہ یہ ہے کہ الف لام یا حرف جر اسکے اول میں داخل ہو جیسے اَلرَّجُلُ و بِزَیْدٍ یا تنوین
اسکے آخر میں ہو جیسے زَیْدٌ - یا مضاف ہو جیسے غُلَامُ زَیْدٍ یا مسندالیہ ہو جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

یا مونث ہو جیسے رَجُلٌ عَاقِلٌ۔ یا تثنیہ ہو جیسے رَجُلَانِ۔ یا جمع ہو جیسے رِجَالٌ۔
یا منسوب ہو جیسے بَغْدَادِیٌّ یا مصغر ہو جیسے قُرَیْشٌ۔

فعل کا خاصہ یہ ہے کہ قد یا سین یا سوف اسکے اول مین آئے جیسے
قَدْ ضَرَبَ۔ سَیَضْرِبُ۔ سَوْفَ یَضْرِبُ۔ یا اسکے آخر مین جزم ہو جیسے لَمْ یَضْرِبْ
یا مسند ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ یا ضمیر مرفوع متصل اُس سے ملے جیسے ضَرَبْتُ یا ت
تانیث ساکن ہو جیسے ضَرَبَتْ۔

حرف کا خاصہ یہ ہے کہ اسم و فعل کی کوئی علامت اسمین نہ ہو اور دو اسمون یا ایک اسم اور فعل
مین ربط کا کام دے جیسے زَیْدٌ فِی الدَّارِ۔ کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ۔

سوالات

(۱) نحو کے جاننے سے کیا فائدہ ہے۔
(۲) ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ کے ساتھ ترکیب دینے سے جملہ کب بنتا ہے
(۳) جملہ اسمیہ اور فعلیہ مین کیا فرق ہے۔
(۴) غُلَامٌ عَاقِلٌ اور غُلَامُ عَاقِلٍ مین تمہارے نزدیک کچھ فرق ہے یا نہین۔
(۵) اسم اور فعل کی خاصیتون کا فرق مقابلہ کے طور پر بیان کرو۔
(۶) حرف کیا کام دیتا ہے۔

عبارت ذیل کو پڑھو اور اسکے معانی پر غور کرکے کلمات ثلثہ کو علیحدہ علیحدہ مع وجوہات کے بیان کرو

(۱) اَلْاِنْصَافُ رَاحَةٌ
(۲) سَیَصْلٰی نَارًا
(۳) هِنْدٌ قَائِمَةٌ
(۴) صَرَفَ عَنْهُ اَصْحَابَهُ
(۵) قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
(۶) لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

سبق نمبر (۳)

معرب و مبنی کا بیان حرکت و سکون آخر کے لحاظ سے کلمات کی دو قسمیں ہیں (۱) معرب (۲) مبنی

معرب وہ کلمہ ہے جو مبنی اصل یعنے ماضی امر حاضر اور حرف سے مشابہ نہ ہو اسکے آخر میں ہمیشہ تغیر ہوتا رہتا ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ - رَأَیْتُ زَیْدًا - ذَهَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ ان مثالوں میں زید معرب ہے جس کا آخر رفع۔ نصب اور جر کی حالت میں مختلف ہے۔

مبنی وہ ہے جو حرف سے مشابہ ہو اسکے آخر میں کبھی تغیر نہیں ہوتا جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ - رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ - ذَهَبْتُ اِلٰی هٰؤُلَاءِ - ان مثالوں میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے جس کا آخر رفع نصب اور جر کی حالت میں یکساں ہے۔

فائدہ - چند اسموں کے سوا جن کا بیان آگے آئیگا کل اسم معرب ہیں۔ فعلوں میں سے صرف فعل مضارع معرب ہے اور حروف کل مبنی ہیں۔

اِعراب کا بیان اعراب وہ شے ہے جس سے معرب کا آخر مختلف ہو۔ اور جس چیز سے یہ اختلاف پیدا ہو اُسکو عامل کہتے ہیں۔ اعراب چار ہیں۔ رفع نصب جر اور جزم انہیں سے رفع و نصب اسما اور افعال دونوں پر آتے ہیں مگر جر اسماء اور جزم افعال سے خاص ہے پس اسم کے تین اعراب ہوئے رفع نصب اور جر۔ امثلہ ذیل میں اسم کے عوامل اور اعراب پر غور کرو

جَاءَ زَیْدٌ - اسمیں زید کا اعراب دال کی رفع بصورت (ٌ) اور جاء اُس کا عامل رافع ہے۔

رَأَیْتُ زَیْدًا - اسمیں زید کا اعراب دال کی نصب بصورت (ً) اور رأیت اسکا عامل ناصب ہے۔

ذَهَبْتُ اِلٰی زَیْدٍ - اسمیں زید کا اعراب دال کی جر بصورت (ٍ) اور اِلٰی اسکا عامل جار ہے

ان مثالوں میں زید کا لفظ اختلاف آخر کے باعث پہلی جگہ فاعل۔ دوسری جگہ مفعول اور تیسری جگہ مضاف الیہ ہے۔

+ مبنی اور معرب کی رباعیت مختصر لو اسمجھو۔ مبنی آن باشد کہ ماند بر قرار۔ معرب آن باشد کہ گردد بار بار۔

ے کے بھی تین اعراب ہیں رفع نصب اور جزم امثلہ ذیل میں فعل کے عوامل اور اعراب پر غور کرو۔

یضرب اس کا عامل رافع معنوی ہے یعنی خالی ہونا مضارع کا عامل ناصب وجازم سے۔

لن یضرب اسکا عامل ناصب لن ہے۔

لم یضرب اسکا عامل جازم لم ہے۔

ہ۔ معرب اور مبنی کی آخر حالت ظاہر کرنے کا طریق عام طور پر ایک ہے۔ مگر اعراب کے نامون

ق ہے۔ یہ اعراب جب معرب کو آئین تو ان کو رفع نصب جر اور جزم کہتے ہیں اور جب

لے آخر میں آئین تو ضمہ فتحہ کسرہ اور سکون کہلاتے ہین۔

منصرف و غیر منصرف کا بیان | جن اسما کے آخر مین حرکات ثلثہ اور تنوین آتی ہے اُن کو منصرف

ن جیسے زَیدٌ۔ اور جن اسما کے آخر مین صرف رفع و نصب آتی ہے اور جر و تنوین نہین آتی

منصرف۔ یہ اسما جر کے مقام پر ہمیشہ منصوب ہوتے ہیں جیسے جاءَ عُمَرُ۔

عُمَرَ۔ ذَهَبْتُ اِلیٰ عُمَرَ۔

صرف کی شناخت یہ ہے کہ اسمیں دو سبب منجملہ نو اسباب کے ہوں یا ایک جو قائم مقام دو کا

سباب ان شعرون مین جمع ہین اور اِن کو موانع صرف بھی کہتے ہین۔

صَرْفِ الاِسْمِ تِسْعٌ فَعُجْمَةٌ وَجَمْعٌ وَتَانِيثٌ وَعَدْلٌ وَمَعْرِفَةٌ

ثنا فعلان ثُمَّ تَرْكِيبٌ كَذٰلِكَ وَزْنُ الْفِعْلِ وَالتَّاسِعُ الصِّفَةُ

تم غیر منصرف ہونیکے نو سبب ہین عجمہ جمع تانیث عدل معرفہ اور الف نون زائدہ

ن کے آخر مین ہے پھر ترکیب اور وزن فعل اور نوین صفت۔

عامل دو طرح کے ہیں۔ ایک لفظی یعنی حروف افعال اور اسما۔ دوسرے معنوی جو

نظر نہیں مگر عامل لفظی سے کلمہ کا خالی ہونا اُن کا عامل سمجھا جاتا ہے

سبق نمبر (۴) بقیہ غیر منصرف

عدل وہ اسم ہے جو اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ صرفی کے نکالا گیا ہو۔ کبھی تو عدد سے نکالا جاتا ہے جیسے ثُلٰثُ و مَثْلَثُ کہ ہر ایک کے معنی ہیں تین تین تین اور قیاس یہ تھا کہ ان کے معنی صرف تین ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اصل میں ثلثۃً ثلثۃً تھا۔ کیونکہ معنی کا تکرار اصل لفظ کے تکرار پر دلالت کرتا ہے اسکو عدل تحقیقی کہتے ہیں اور اسمیں دوسرا سبب صفت ہے۔ کبھی عدل کا وزن اسم سے نکالا جاتا ہے جیسے عُمَرُ و زُفَرُ کہ یہ اسم عرب میں غیر منصرف استعمال ہوتے ہیں اور دوسرا اصل کوئی دلیل ان کے غیر منصرف ہونے پر نہیں اسواسطے انکو عامر اور زافر سے معدول مان لیا ہے اسکو عدل تقدیری کہتے ہیں اور اسمیں دوسرا سبب علمیت ہے

صفت جو اصل میں وصفی معنے کے واسطے وضع کیگئی ہو جیسے اَحْمَرُ (سرخ رنگ) اَسْوَدُ (سیاہ رنگ) اسمیں دوسرا سبب وزن فعل ہے۔

تانیث ہر علم جسکے آخر میں ۃ تانیث لفظاً ہو جیسے طَلْحَۃُ (نام مرد) مَکَّۃُ (نام شہر) یا تانیث معنوی ہو اور کلمہ تین حرف سے زائد یا متحرک الاوسط ہو جیسے زَیْنَبُ (نام عورت) سَقَرُ (نام دوزخ)۔ یا تانیث الف مقصورہ کے ساتھ ہو جیسے حُبْلٰی (زن حاملہ) یا الف ممدودہ کے ساتھ ہو جیسے صَحْرَاءُ (جنگل)۔ ان میں سے تانیث بالالف قائم مقام دو...

عجمہ جو اسم عرب کے سوا دوسری زبان میں علم ہو اور تین حرف سے زائد ہو جیسے اِبْرَاھِیْمُ (نام پیغمبر) یا ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے شَتَرُ (نام قلعہ ودیار بکر)

فائدہ — جو اسم ثلاثی ساکن الاوسط اور غیر عجمی ہو اسکو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح پڑھنا جائز ہے ان ہنا کو... تیسری جگہ مضاف ... (نام عورت)۔ اگر سکون اوسط کے علاوہ عجمہ ہو تو پھر ضرور غیر منصرف ہوگا جیسے ... کے نام میں آیا۔

معرفہ صرف وہ اسم جسمین علمیت پائی جائے جیسے زَیْنَبُ۔ اسمین دوسرا سبب تانیث ہے۔

جمع جو منتہی الجموع کے وزن پر ہو جیسے مَسَاجِدُ و مَصَابِیْحُ یہ جمع قائم مقام دو سببون کے ہے

ترکیب یعنے وہ دو کلمے جو اضافت اور اسناد کے بغیر مرکب ہوگئے ہون جیسے بَعْلَبَكّ (نام شہر) کہ بعل اور بک

سے مرکب ہے۔ اسمین دوسرا سبب علمیت ہے۔

وزن فعل ہر اسم جو فعل کے وزن خاص پر ہو جیسے دُئِلُ (نام قبیلہ) تَشَمَّرُ (نام اسپ)۔ یا مضارع کا کوئی

حرف اسکے پہلے آئے جیسے اَحْمَدُ (نام مرد)۔ تَغْلَبُ (نام قبیلہ) اسمیں دوسرا سبب علمیت ہے۔

الف نون زائدہ جب علم کے آخر مین ہو جیسے عُثْمَانُ۔ یا اُس صفت کے آخر میں ہو جو فعلان کے

وزن پر ہو اور اسکی مونث مین ۃ نہو جیسے سَکْرَانُ (متوالا) یا ایسا اسم ہو کہ اسکی مونث ہی نہین جیسے رَحْمٰنُ۔

تنبیہ منجملہ اسباب منع صرف کے پانچ سبب اسم نکرہ مین پائے جاتے ہین۔ عدل تحقیقی۔ فعل صفتی۔ تانیث بالالف

منتہی الجموع۔ فعلان صفتی جسکا مونث فعلانۃ نہو۔ اور چھ سبب معرفہ مین پائے جاتے ہین (۱) عدل تقدیری

(۲) تانیث بالتا۔ (۳) عجمہ (۴) ترکیب (۵) وزن فعل (۶) فعلان جبکہ علم ہو۔ اوران چھون مین سے

جب کوئی اسم نکرہ کیا جائے تو اُسپر منصرف کا حکم جاری ہوجاتا ہے جیسے جَاءَنِیْ طَلْحَۃٌ وَطَلْحَۃٌ اُخْرٰی۔

فائدہ ہر اسم غیر منصرف جبکہ اسپر الف لام آئے یا دوسری اسم کیطرف مضاف ہو تو اُسکو کسرہ دیا جاتا

ہے جیسے ذَھَبْتُ اِلٰی مَسَاجِدِکُمْ وَاِلَی الْمَسَاجِدِ۔

سوالات

۱۔ اعراب کسے کہتے ہین اور اُس سے کیا فایدہ ہے۔

۲۔ مبنی اور معرب مین تم کیا فرق کروگے۔

۳۔ کسرا اور جر مین تمہاری نزدیک کچھ فرق ہے یا نہین

۴۔ غیر منصرف کسے کہتے ہین اور اُسکو کیا اعراب آتا ہے۔

۵۔ احمر اور احمد مین منع صرف کے کیا اسباب ہین۔

۶۔ غیر منصرف پر الف لام آنیسے کیا اثر ہوتا ہے۔

فقرات ذیل مین جن کلمات پر خط کھینچا گیا ہے اُن کا عامل کون ہے اور اُس نے ان کلمات پر کیا عمل کیا۔

ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا۔ جَاءَ ھٰؤُلَاءِ۔ مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ۔ لِکُلِّ فِرْعَوْنَ

سبق نمبر (۵)

اسم معرب کا اعراب اسم کا اعراب ظاہر کرنیکے دو طریق ہیں (۱) حرکت یعنی پیش زبر اور زیر (۲) حرف یعنی واؤ الف وی۔ پہلا اعراب بالحرکت اور دوسرا اعراب بالحرف کہلاتا ہے۔

اعراب بالحرکت آٹھ اسموں سے خاص ہے۔

۱۔ مفرد منصرف صحیح یعنی وہ اسم جسکے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زَیْدٌ

۲۔ جاری مجریٰ صحیح یعنی وہ اسم جو صحیح کا قائم مقام اور اُسکے آخر میں واو یا ی ماقبل ساکن جیسے دَلْوٌ (ڈول) ظَبْیٌ (ہرن)

۳۔ جمع مکسر منصرف جیسے رِجَالٌ (لوگ)۔ قُلُوْبٌ (دل)۔

اِن تینوں اسموں کا رفع پیش سے۔ نصب زبر سے اور جر زیر سے ہوتا ہے۔ امثلہ ذیل پر غور کرو۔

حالت رفعی جیسے ھٰذا زیدٌ۔ دلوٌ۔ ظبیٌ۔ ھٰذہ رجالٌ۔

حالت نصبی جیسے رأیتُ زیدًا۔ دلوًا۔ ظبیًا۔ رجالًا۔

حالت جری جیسے مَرَرْتُ بِزیدٍ دلوٍ۔ ظبیٍ۔ رجالٍ۔

۴۔ جمع مونث سالم۔ اس کا رفع پیش سے۔ نصب و جر زیر سے ہوتا ہے جیسے ھُنَّ مسلماتٌ۔ رأیتُ مسلماتٍ ذھبتُ بمسلماتٍ۔

۵۔ غیر منصرف۔ اس کا رفع پیش (بلا تنوین) سے اور نصب و جر زبر (بلا تنوین) سے آتا ہے جیسے جاءنی عمرُ۔ رأیتُ عمرَ۔ ذھبتُ بعمرَ۔

۶۔ اسم مقصور یعنی وہ اسم جسکے آخر میں الف مقصورہ ہو جیسے موسیٰ۔

۷۔ جو اسم جمع مذکر سالم کے سوا یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غلامِی۔

ان دونوں کا اعراب تقدیری ہوتا ہے یعنی لفظوں میں کوئی علامت اعراب کی نہیں ہوتی

حالت رفعی نصبی اور جری میں پیش زبر اور زیر کا اظہار ایک صورت سے کیا جاتا ہے جیسے
جاءَ موسیٰ وغلامِی ۔ رایتُ موسیٰ وغلامِی ۔ ذهبتُ بموسیٰ وغلامِی

۸۔ اسم منقوص یعنی وہ اسم جسکے آخر میں یٓ ماقبل کسور ہو جیسے قاضِیٌ اس کا رفع تقدیر پیش سے اور جر تقدیر زیر سے ہوتا ہے جیسے جاءَ القاضِیُ و ذهبتُ بالقاضِی ۔ مگر نصب زبر لفظی سے جیسے رایتُ القاضِیَ ۔

اعراب بالحرف تین اسموں سے خاص ہے۔

۱۔ اسماء ستہ مکبرہ جبکہ یائے متکلم کے سوا کسی اسم کیطرف مضاف ہوں ۔ اور وہ یہ ہیں۔
ابٌ (باپ) اخٌ (بھائی) حَمٌ (برادر شوہر) هَنٌ (شرمگاہ) فَمٌ (منہ) ذو (صاحب) انکا رفع واؤ سے نصب الف سے اور جری سے ہوتا ہے جیسے جاءَ ابوہ ۔ رایتُ اباہ مررتُ بابیہ وغیرہ مگر جب یہ اسماء یائے متکلم کیطرف مضاف ہوں تو پھر ان کا اعراب مثل غلامی کے تقدیری ہوگا

۲۔ مثنیٰ جیسے رجلانِ یا شبہ مثنیٰ لفظاً جیسے اثنان یا شبہ مثنیٰ معناً جبکہ ضمیر کی طرف مضاف ہو جیسے کلاهما ۔ ان کا رفع الف سے نصب و جری ماقبل مفتوح سے آتا ہے جیسے
جاءَ الرجلانِ کلاهما ۔ رایتُ الرجلین کلیهما ۔ مررتُ بالرجلین کلیهما

۳۔ جمع مذکر سالم جیسے مسلمون ۔ یا شبہ جمع لفظاً جیسے عشرون یا شبہ جمع معناً جیسے اُولو ان کا رفع واو ماقبل مضموم سے نصب و جری ماقبل مکسور سے آتا ہے ۔ جیسے
جاءَ مسلمُونَ ۔ رایتُ مسلمینَ ۔ ذهبتُ بمسلمینَ ۔

تنبیہ تفصیل مندرجہ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ **رفع** کی تین علامتیں ہیں ضمہ واؤ اور الف ۔ **نصب** کی چار علامتیں فتحہ کسرہ الف اور یٓ ۔ اور جر کی تین علامتیں کسرہ فتحہ اور یٓ ۔

+ ستہ کے معنے چھ ۔ اور مکبرہ ضد مصغرہ کی ہے۔

سبق نمبر (۶) سوالات

الف (۱) زیر زبر اور پیش کے سوا اگر کوئی اعراب ہو تو بیان کرو۔

(۲) کونسا اعراب اسم اور فعل میں سے ہر ایک کے ساتھ خاص ہے۔

(۳) صرفیون اور نحویون نے صحیح کی تعریف میں کیا فرق رکھا ہے۔

(۴) وہ کون اسم ہے جو اعراب کی برداشت نہین کرسکتا۔

(۵) قاضی کا اعراب رفعی اور نصبی حالت مین کس طرح آئیگا۔

ب۔ فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے اعراب کی تشریح کرو

(۱) رایتُ مسلماتٍ۔ ذهبتُ یعمرَ۔ جاء غلامی۔

(۲) ذهب اثنان۔ کانتا تحت عبدین۔ خرجت بکلیهما۔

(۳) لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء۔ وکان بالمومنین رحیما۔

(۴) کان ابوهما صالحا۔ جاؤا اباهم عشاءً۔ ارجعوا الیٰ ابیکم۔

(۵) حُکی انّ رجلاً یسمی احمد دخل فی بیت امرأۃ فقالت انصرف انصرف۔ فقال الرجل انا احمد و احمد لا ینصرف فقالت نعم اذا نکر انصرف۔

(۶) یوم لا یغنی مَوْلیً عن مَولیً شیئًا۔ وانی خفتُ الموالِیَ من وَرائِی۔

ج۔ ان فقرات کے اعرابون کو صحیح کرو۔

(۱) هُنَّ مسلماتٍ۔ مررت باحمدِ۔ رأیتُ غلامِی۔

(۲) جاء اباها۔ رایتُ ابیهم۔ ذهبت بابوك۔

(۳) جاء الرجلین۔ رایت الرجلان۔ مررت بکلاهما۔

(۴) یا عمّ ومرمتْ رجلیهِ۔ ثم قال وصل الورمُ الیٰ رکبتاه۔

سبق نمبر (۷)

جملہ اسمیہ کا بیان

جملہ اسمیہ کے اصلی اجزا دو ہین مسند الیہ - اور مسند - مسند الیہ سے مراد اس جگہ مبتدا اور مسند سے مراد خبر ہے - جملہ انہی دو جزون سے پورا ہو جاتا ہے ان کے سوا جو کچھ کلام مین آئے وہ متعلق ہوگا -

مبتدا و خبر کا بیان مبتدا وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی اور مسند الیہ ہو - خبر وہ اسم ہے جو عامل لفظی سے خالی اور مسند ہو - یہ دونون ہمیشہ مرفوع ہوتے ہین اور عامل رافع ان کا لفظون مین کوئی نہین ہوتا - عامل لفظی سے ان کا خالی ہونا بمنزلہ عامل رافع کے سمجھا جاتا ہے - جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید نویسندہ ہے) اسمین زید مبتدا اور کاتب خبر دونوں مرفوع ہین عامل رافع ان کا لفظون مین کوئی نہین -

مبتدا اور خبر کی پہچان قواعد مندرجہ ذیل کے ملحوظ رکھنے سے ہو سکتی ہے -

- مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے اور خبر معرفہ و نکرہ دونون طرح سے آتی ہے جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ (دین خیر خواہی ہے) پہلی مثال مین مبتدا معرفہ اور خبر نکرہ ہے دوسری مثال مین مبتدا اور خبر دونون معرفہ ہین

- نکرہ علی العموم مبتدا نہین ہوتا جبتک اسمین صفت یا تقیید یا کسی نوع کی خصوصیت پائی جائے جیسے وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ (بیشک مومن آدمی مشرک سے بہتر ہے) اَرَجُلٌ فِی الدَّارِ اَمِ امْرَاَۃٌ (اس گھر مین مرد ہے یا عورت) پہلی مثال مین نکرہ صفت سے اور دوسری مثال مین تقیید سے خاص ہو کر مبتدا قرار پایا -

خبر عموماً مفرد ہوا کرتی ہے مگر کبھی جملہ بھی آجاتی ہے - اس صورت مین ایک ضمیر

عامل کی تعریف اور تقسیم سبق نمبر (۳) مین مذکور ہو چکی ہے -

ظاہر یا معنوی کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو جیسے زَيْدٌ اَبُوْهُ قَائِمٌ (زید اسکا باپ کھڑا ہے) یا زَيْدٌ يَضْرِبُ پہلی مثال میں ابوہ کی ضمیر ظاہر زید کی طرف راجع ہے۔ اور دوسری مثال میں ضمیر معنوی هُوَ يَضْرِبُ میں مستتر اور زید کی طرف عائد ہے۔

۴۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اسکے پہلے کوئی فعل یا شبہ فعل مقدر مانا جاتا ہے جیسے زَيْدٌ فِي الدَّارِ یعنی زید مستقر فیہا عندی مال ای موجود۔

۵۔ مبتدا مقدم اور خبر موخر ہوا کرتی ہے مگر جب مبتدا نکرہ اور خبر ظرف ہو تو خبر کی تقدیم واجب ہے جیسے فی الدار رجل۔ عَلَيْهِ دَيْنٌ (اسکے ذمہ قرض ہے)

۶۔ کبھی ایک مبتدا کی کئی خبریں آتی ہیں جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ فَاضِلٌ عَاقِلٌ۔

۷۔ جب قرینہ موجود ہو تو کبھی مبتدا محذوف ہوتا ہے جیسے اَلْهِلَالُ وَاللّٰهِ اس جگہ ھذا مبتدا محذوف ہے یعنی خدا کی قسم یہ نیا چاند ہے کبھی خبر محذوف ہوتی ہے جیسے خَرَجْتُ فَاِذَا السَّبُعُ اس جگہ وَاقِفٌ خبر محذوف ہے یعنی میں باہر نکلا تو ناگہاں درندہ کھڑا تھا۔

سوالات

(۱)۔ مبتدا اور خبر کن امور میں باہم متفق ہوتے ہیں۔

(۲)۔ مبتدا اور خبر کا عامل رافع کون ہوتا ہے۔

(۳) نکرہ کب مبتدا ہوسکتا ہے۔

(۴) جب خبر جملہ ہو تو مبتدا کے ساتھ اسکو ربط کا کیا طریق ہے

(۵) خبر سے پہلے کس وقت فعل مقدر مانا جاتا ہے۔

(۶) خبر کی تقدیم کس حالت میں واجب ہوتی ہے۔

سبق نمبر (٨)

نواسخ جملہ کا بیان

جملہ اسمیہ پر بعض قسم کے افعال اور حروف بھی داخل ہوتے ہیں۔ انکو نواسخ جملہ کہتے ہیں اور یہ پانچ ہیں
(١) افعال ناقصہ (٢) افعال مقاربہ (٣) حروف مشبہ بفعل (۴) ما ولا مشابہ بلیس (۵) لائے نفی جنس
ان کے مسند الیہ کو اسم اور مسند کو خبر کہتے ہیں

افعال ناقصہ یہ تیرہ فعل ہیں۔ کَانَ۔ صَارَ۔ اَصْبَحَ۔ اَمْسٰی۔ اَضْحٰی۔ ظَلَّ۔ بَاتَ۔ مَازَالَ۔ مَابَرِحَ۔ مَافَتِئَ۔ مَاانْفَکَّ۔ مَادَامَ۔ لَیْسَ انکو ناقصہ اس واسطے کہتے ہیں کہ یہ صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بنتے ان کے فاعل کی صفت بیان کرنیکی ضرورت رہتی ہے۔ فاعل کو اسم اور صفت کو خبر کہتے ہیں
افعال ناقصہ اور اُن کے مشتقات اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ استعمال کی صورت یہ ہے

کَانَ اپنے اسم کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرنیکے واسطے آتا ہے۔ خواہ وہ خبر منقطع ہو جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا) خواہ دائمی جیسے کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (خدا علیم ہے)۔
مضارع مجزوم کا نون حذف کرنے میں کَانَ کو خصوصیت ہے جبکہ ضمیر منصوب اور ساکن سے متصل نہ ہو جیسے لَمْ اَکُ بَغِیًّا (میں کبھی بدکارہ نہ تھی) کہ اصل میں لَمْ اَکُنْ تھا مگر لَمْ یَکُنْہُ اور لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ میں نون حذف نہ ہوگا کہ پہلی جگہ ہ ضمیر منصوب سے اور دوسری جگہ ساکن سے متصل ہے۔

صَارَ واسطے تبدیلی حالت کے آتا ہے جیسے صَارَ الطِّیْنُ خَزَفًا (مٹی ٹھیکرا بن گئی)۔

اَصْبَحَ و اَمْسٰی و اَضْحٰی تینوں فعل جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات یعنی صباح (صبح کا وقت) مسا (شام کا وقت)۔ ضحی (چاشت کا وقت) میں قریب کرنے کیواسطے آتے ہیں جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید صبح کے وقت کھڑا تھا)۔ باقی اسیطرح

ظَلَّ و بَاتَ جملہ کے مضمون کو اپنے دونوں وقتوں یعنے روز اور شب میں قریب کرنے کیواسطے

آتے ہیں جیسے ظَلَّ زَیْدٌ صَائِمًا (زید تمام دن روزہ دار رہا)۔ بَاتَ زَیْدٌ نَائِمًا (زید تمام رات سوتا رہا)

فائدہ اوپر والے پانچوں فعل کبھی صار کے معنی میں آجاتے ہیں جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید دولت مند ہو گیا) اس جگہ صرف تبدیلی حالت مقصود ہے۔ وقت صبح سے کوئی تعلق نہیں۔

مازال و مابرح و مافتئ و ماانفک یہ چاروں فعل خبر کے استمرار کے واسطے آتے ہیں اور ما نہیں نافیہ ہے جو استغراق کے معنی دیتا ہے جیسے مَازَالَ زَیْدٌ غَنِیًّا (زید ہمیشہ غنی رہا) یعنی کوئی زمانہ ایسا نہیں آیا کہ زید اس میں غنی نہ ہو۔

مادام میں ما مصدریہ ہے اور کسی کام کی تعیین وقت کیواسطے آتا ہے جو اسکی خبر کے زمانہ کے برابر ہو اور اسیواسطے جملہ سابقہ کا ہمیشہ محتاج ہوتا ہے جیسے اَوْصَانِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَادُمْتُ حَیًّا (مجھ کو حکم دیا کہ جبتک میں زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں)

لیس واسطے نفی مضمون جملہ کے آتا ہے جیسے لَیْسَ زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں) جب اسکی خبر پر بٰ آئے تو وہ مجرور ہوتی ہے جیسے اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ (کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو کافی نہیں) یہ اصل میں لَیِسَ تھا کثرت استعمال سے لَیْسَ ہو گیا اور ماضی کے سوا اس سے کوئی فعل نہیں آتا۔

فائدہ کان کبھی تامہ ہوتا ہے یعنی صرف فاعل پر تمام ہو جاتا ہے اور اس وقت ثَبَتَ و حَصَلَ کے معنی دیتا ہے جیسے اِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَۃٍ (اگر وہ تنگدست ہو) یہی حال اصبح وغیرہ پانچوں فعلوں کا ہے جبکہ ان سے دخول فی الوقت مراد ہو جیسے اَصْبَحَ زَیْدٌ ای دَخَلَ فِی الصَّبَاحِ (زید صبح کو آیا)۔

سبق نمبر (۹)

افعال مقاربہ یہ چار فعل ہیں عَسٰی۔ کَادَ۔ کَرُبَ۔ اَوْشَکَ۔ اور واسطے قرب فاعل کے وضع کئے گئے ہیں۔ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ انکی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔ استعمال کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ عسٰی واسطے امید کے آتا ہے اور اسکی خبر کے ساتھ اَنْ اکثر آتا ہے جیسے عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْ...

(نزدیک ہی امید ہو کہ اللہ فتح دی) یہ فعل جامد ہو اور اس سے ماضی کے سوا کوئی صیغہ نہیں آتا۔

۲۔ کادَ واسطے قُربِ حصول کے آتا ہے اور اسکی خبر اکثر بغیر اَنْ کے ہوتی ہے جیسے کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا (قریب ہے کہ لوگ اسکو چمٹ جائیں)۔

تنبیہ عسیٰ کی خبر سے کبھی اَنْ حذف ہوتا ہے اور کادَ کی خبر کے ساتھ کبھی آجاتا ہے مگر پہلے کی خبر پر اَنْ کا لانا اور دوسرے کی خبر سے اَنْ کا حذف کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۳۔ کَرُبَ وَاَوْشَکَ شروع کے واسطے آتے ہین پہلے کی خبر بغیر اَنْ کے اور دوسرے کی خبر مع اَنْ کے ہوتی ہے جیسے کَرُبَ الْقَلْبُ یَذُوْبُ (نزدیک ہو کہ دل پگھل جائے) اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَّاْتِیَ (نزدیک ہو کہ زید آئے)۔

فائدہ طَفِقَ جَعَلَ۔ اَخَذَ۔ بھی افعال مقاربہ ہین۔ اور مضارع پر داخل ہو کر اسلوب تجددی پیدا کرتے ہین۔ مگر ان کی خبر پر اَنْ کا لانا منع ہے جیسے طَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْہِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّۃِ (آدم اور حوا دونون اپنے بدن پر بہشت کے پتے سینے لگے)۔ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ (رسول خدا صلعم عمار بن یاسر کا سر سہلانے لگے)۔ اَخَذْتُ اَکْتُبُ (مین لکھنے لگا)۔

سوالات

(۱) کَانَ اور صَارَ ایک معنی مین مستعمل ہو سکتے ہین یا نہین مع وجہ کے بیان کرو۔

(۲) مادام زید جالس کو پورا جملہ بنانے کے واسطے کس چیز کی ضرورت ہو۔

(۳) اصبح زید قائماً اور اصبح زید غنیاً مین اَصْبَحَ کن کن معنون مین مستعمل ہوا ہو۔

(۴) عسیٰ اور کادَ کے استعمال مین کیا فرق ہو۔

(۵) جعل اور اَوْشَکَ مین علیحدہ علیحدہ کیا خصوصیتین پائی جاتی ہین۔

سبق نمبر (۱۰)

حروف مشبہ بفعل چھ ہیں۔ اِنَّ۔ اَنَّ۔ کَاَنَّ۔ لٰکِنَّ۔ لَیْتَ۔ لَعَلَّ۔ انکو فعل سے اس امر میں مشابہت ہے کہ ان کا آخر فعل ماضی کی طرح مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور سہ حرفی چار حرفی ہونے میں بھی فعل کی مشابہت ان میں پائی جاتی ہے۔ یہ حرف اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں استعمال کی یہ صورت ہے

اِنَّ و اَنَّ واسطے تحقیق مضمون جملہ کے آتے ہیں جیسے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (خدا بیشک بخشنے والا اور مہربان ہے) بَلَغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (مجھ کو معلوم ہوا کہ زید ضرور کھڑا ہے)

کَاَنَّ واسطے تشبیہ کے جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (زید گویا شیر ہے)

لٰکِنَّ واسطے استدراک یعنی دور کرنے وہم مضمون جملہ سابق کے آتا ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا جَالِسٌ (زید کھڑا مگر عمر بیٹھا ہے)۔

لَیْتَ واسطے تمنا کے آتا ہے یعنی آرزو کرنا ایک چیز کی خواہ ہو سکتی ہو جیسے لَیْتَ زَیْدًا قَائِمٌ (کاش زید کھڑا ہوتا) خواہ نہ ہو سکتی ہو جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ (کاش جوانی پھر آ[ئے])

لَعَلَّ واسطے رجا یعنی ممکن الحصول آرزو کے آتا ہے۔ جیسے لَعَلَّ السَّاعَۃَ قَرِیْبٌ (شاید)

فائدہ اِنَّ۔ اور اَنَّ کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ اِنَّ (مکسور) صدر کلام میں آتا ہے اسم و خبر سے ملکر کلام تام ہوجاتا ہے جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ اس جگہ اِنَّ اپنے اسم اور خبر ملکر جملہ اسمیہ ہے۔ اَنَّ (مفتوحہ) وسط کلام میں آتا ہے اور اپنے اسم و خبر سے ملکر مفرد کے حکم میں ہوتا ہے۔ اور ایک فعل یا اسم کا اسکے پہلے آنا ضروری ہے جبکہ یہ اَنَّ فاعل یا مفعول یا کوئی اور جزو جملہ بن سکے جیسے بلغنی اَنَّ زیدًا قائمٌ وعلمت اَنَّ [زیدًا] فاضلٌ کہ پہلی جگہ اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر بَلَغَ کا فاعل اور دوسری جگہ علم[ت] کا مفعول ہے۔

فائدہ إنَّ (مکسورہ) کی خبر پر کبھی لام تاکید مفتوحہ آتا ہے جیسے إنَّ ربَّكَ لَقائمٌ
اور علم کے بعد جب أنَّ (مفتوحہ) کی خبر پر یہ لام آئے تو اُس وقت أنَّ بھی مکسورہ ہو جاتا ہے
جیسے واللہ یعلم إنَّكَ لَرسولُہ (خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ تم بیشک اُس کے رسول ہو)

ان چھیوں حرفوں کے بعد جب ما ر کافہ آئے تو ان کے عمل کو زائل کر دیتا ہے
جیسے إنَّما إلٰهُكُمُ اللهُ واحِدٌ (تمہارا معبود ایک ہی خدا ہے) اور اس وقت یہ حروف
افعال پر بھی داخل ہوتے ہیں۔ جیسے إنَّما قامَ زيدٌ (زید ہی کھڑا ہے)۔ كأنَّما يُساقونَ
إلى الموتِ (گویا اُن کو موت کی طرف دھکیلا جاتا ہے)

سبق نمبر (۱۱)

ما و لا مشابہ بلیس یہ دونوں حرف نفی اور دخول جملہ اسمیہ میں لیس (فعل ناقص) کی
مانند عمل کرتے ہیں۔ (یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب دینا) اور مشابہ بلیس کہلاتے ہیں استعمال
کی یہ صورت ہے

ما۔ معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جیسے ما هٰذا بشرًا (یہ آدمی نہیں)۔
ما رجلٌ منطلقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں)

لا نکرہ پر آتا ہے جیسے لا رجلٌ افضلَ منكَ (تم سے بہتر کوئی آدمی نہیں)

جب ما کی خبر اپنے اسم سے مقدم ہو یا خبر پر الّا کا لفظ آئے تو پھر ما کا عمل باطل ہو جاتا
ہے جیسے ما قائمٌ زيدٌ۔ ما محمّدٌ الّا رسولٌ

اور جب لا کے آخر میں ت لاحق ہو تو پھر لفظ حین کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے جیسے لاتَ
حینَ مناصٍ (یہ وقت بچاؤ کا وقت نہیں) اس جگہ لات کا اسم الحینُ محذوف ہے
فقرہ یوں ہو گا لات الحینُ حینَ مناصٍ۔

لائے نفی جنس یہ حرف واسطے نفی جنس اسم نکرہ کے آتا ہے۔ اسم کو نصب بلا تنوین اور خبر کو رفع دیتا ہے اکثر نکرہ مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيفٌ ۔ لَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا لَكَ ۔ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد ہو تو مبنی بر فتحہ ہوتا ہے جیسے لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ اور جب اس کے بعد معرفہ ہو تو لَا کا تکرار دوسرے معرفہ کے ساتھ لازم ہے۔ اس وقت لا کا عمل کچھ نہیں ہوگا اور معرفہ مرفوع جیسے لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو ۔ اگر لا کے بعد نکرہ مفرد دوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہو تو پھر اختیار ہے خواہ نصب بلا تنوین دیں جیسے لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۔ حج کے دنوں میں نہ شہوت کی کوئی بات کریں اور نہ گناہ کی)

خواہ رفع تنوین جیسے يَوْمٌ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ (وہ دن جس میں نہ خرید و فروخت ہوگی اور نہ یاری آشنائی)

نحویوں نے اسی اصل پر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ میں پانچ وجہیں جائز کہی ہیں

۱۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ (فتحہ ہر دو)۔ دونوں جگہ لا نفی جنس۔

۲۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ (رفع ہر دو) دونوں جگہ لا بمعنی لیس۔

۳۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ (فتحہ اول و رفع دوم) پہلا لا نفی جنس اور دوسرا بمعنی لیس۔

۴۔ لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ (رفع اول و فتحہ دوم) پہلا لا بمعنی لیس اور دوسرا نفی جنس۔

۵۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً (فتحہ اول و نصب دوم) پہلا لا نفی جنس اور دوسرا زائدہ۔

سوالات

(۱) لَيْتَ اور لَعَلَّ کے استعمال میں کیا فرق ہے۔

(۲) اِنَّ اور اَنَّ کی شناخت کا کیا قاعدہ ہے۔

(۳) لَا مشابہ بلیس اور لا نفی جنس میں کس طرح تفریق ہو سکتی ہے۔

(۴) ان فقروں میں اِنَّ۔ مَا۔ لَا۔ نے اپنا عمل کیوں نہیں کیا۔

اِنَّمَا اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ وَاحِدٌ۔ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ۔ لَا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ

سبق نمبر (۱۴)

الف۔ ان فقروں میں پہلے اقسام مبتدا اور خبر کو پہچانو۔ اور پھر اردو میں ان کا ترجمہ کرو کلمات ربط (ہے۔ ہیں۔ ہوں) اپنی طرف سے بڑھاؤ۔

(۱) زیدٌ حاضرٌ۔ زینبُ قائمةٌ۔ بنو سعد قائمون

(۲) انتَ هندیٌّ۔ انتِ هندیةٌ۔ نحن قائمان۔ نحن قائمتان

(۳) الرجلان قائمان۔ النساء قاعداتٌ۔ هم صادقون

(۴) ارض الله واسعة۔ دارکم بعیدةٌ۔ سید القوم خادمهم

(۵) الحرص مفتاح الذل۔ القرض مقراض المحبة۔ الدنیا مزرعة الاخرة۔

(۶) فیها عینٌ جاریةٌ۔ اِنّ الینا ایابهم۔ عندی اٰیٰتٌ قائمٌ

(۷) کان الله ولم یکن معه شیٔ۔ ما الله بغافلٍ عمّا تعملون۔ لا علیک۔

ب۔ (۱) فقرات ذیل میں جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے انکو صحیح کرو۔ مبتدا اور خبر میں تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اور مرفوع کی مطابقت کا لحاظ رکھو۔

هندٌ صالحٌ۔ طلحةُ قائمةٌ۔ هم ظالمٌ۔ هو المومنون۔ نحن عالمین۔

(۲) فقرات ذیل کا اعراب صحیح ما کر کلمات کو اپنے اپنے موقعہ پر رکھدو۔

مال عندی۔ اخوک من۔ ان قائم زیدًا۔ ما قائمًا زیدٌ۔

---

(۱) زینب غیر منصرف۔ النساء معرف باللام۔ ارض مضاف ہے۔ اسلئے تینوں پر تنوین نہیں آئیگی۔

(۲) ہند کی خبر صالحۃٌ۔ اور طلحۃ کی خبر قائمٌ آئیگی۔ تاکہ تذکیر و تانیث میں مطابقت رہے۔

(۳) ہم کی خبر ظالمون۔ ہو کی خبر مومنٌ آئیگی تاکہ وحدت و جمعیت میں مطابقت رہے

(۴) نحن کی خبر عالمون آئیگی۔ تاکہ مبتدا اور خبر رفع میں مطابق ہوں۔

سبق نمبر(۱۴)
جملہ فعلیہ کا بیان۔

جملہ فعلیہ کے اصلی اجزا دو ہیں۔ مسند اور مسند الیہ۔ مسند سے مراد اس جگہ فعل اور مسند الیہ سے مراد فاعل ہے۔ جملہ اصل انہیں دو جزوں سے پورا ہو جاتا ہے مگر کبھی فاعل کے علاوہ اور معمولات کی بھی ضرورت پڑتی ہے جو متعلقات جملہ کہلاتے ہیں

فعل کا بیان ہر فعل معروف اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اس جملہ میں ذَهَبَ فعل لازم ہے اور زید اس کا فاعل جس پر رفع آیا۔ اگر فعل متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ خَالِدًا (زید نے خالد کو مارا) اس جملہ میں ضَرَبَ فعل متعدی ہے۔ جس نے زید کو بسبب فاعل ہونے کے رفع اور خالد کو بوجہ مفعول ہونے کے نصب دی۔

فاعل کا بیان فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف فعل یا شبہ فعل مقدم کی اسناد اس طور پر ہو کہ فعل یا شبہ فعل کا قیام اسکے ساتھ سمجھا جائے جیسے قَامَ زَيْدٌ (زید کھڑا ہوا)۔ زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوهُ (زید اسکا باپ مارنے والا ہے) پہلی مثال میں قَامَ فعل اور زید اس کا فاعل ہے جسکی طرف قَامَ کی اسناد ہے۔ اور دوسری مثال میں ضَارِبٌ شبہ فعل اور ابوہ اس کا فاعل جسکی طرف ضَارِبٌ کی نسبت کی گئی ہے۔

جب قرینہ پایا جائے تو فعل کا حذف کرنا جائز ہے جیسے کوئی شخص کہے مَنْ ضَرَبَ (کس نے مارا) تم کہو زَيْدٌ تو اس جگہ سے ضَرَبَ فعل محذوف ہوگا۔ کبھی یہ وجوبا حذف ہوتا ہے جیسے وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ کہ اس جگہ احدٌ کے پہلے استجارک فعل محذوف ہے۔ جب سوال کا جواب نَعَمْ یا بَلَىٰ سے ہو تو فعل اور فاعل دونوں کا محذوف ہوتے ہیں جیسے أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے جواب میں روحوں نے کہا تھا بَلَىٰ۔

فعل تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں کبھی اپنے فاعل کے مطابق اور کبھی اس سے مختلف ہوتا ہے اور اسکی کئی صورتیں ہیں :-

۱- جب فاعل اسم ظاہر یعنی فعل کے بعد مذکور ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ واحد آئیگا اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا جیسے قام المسلم۔ قام المسلمان۔ قام المسلمون۔ قامت ھندٌ۔ قامت ھندانِ قامت ھنداتٌ

۲- جب فاعل مونث حقیقی فعل کے بعد بلا فاصلہ ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ مونث آئیگا جیسے قالت امرأۃ عمران مگر جب فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ واقع ہو تو پھر اکثر فعل مونث ہوتا ہے جیسے اذا اصابتہم مصیبۃ اور کبھی فعل مذکر جیسے فمن جاءہٗ موعظۃٌ من ربہ۔

لکن علم مذکر جس کے بعد تے تانیث ہو اسکے واسطے ہمیشہ فعل مذکر لانا چاہیے جیسے جاءَ طلحۃُ ۔

۳- جب فاعل مونث غیر حقیقی یا جمع مکسر ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث دونوں طرح جائز ہے جیسے طلعتِ الشمسُ و طلع الشمسُ۔ قامت الرجال۔ و قام الرجال۔ قران مجید میں ہے وجمع الشمس والقمر

تنبیہ- اگر فاعل فعل کے بعد مذکور نہ ہو بلکہ ضمیر فاعل ہو جو فاعل مسبوق الذکر کیطرف راجع ہو تو فعل کا صیغہ ہمیشہ مونث ہوگا خواہ فاعل مونث حقیقی یا غیر حقیقی ہو جیسے اُختك قامت و الشمس طلعت مگر جب فاعل جمع مکسر واسطے مذکر ذوی العقول کے ہو تو فعل واحد مونث یا جمع مذکر دونوں طرح آسکتا ہے جیسے اَلرِّجالُ قامت یا قامُوا اور جب فاعل جمع مکسر واسطے مذکر (غیر ذوی العقول) یا مونث کے ہو تو فعل کا واحد مونث یا جمع مونث لانا جائز ہے جیسے الایام ذہبت یا ذہبن۔ النساء قامت یا قُمنَ۔

نائب فاعل کا بیان یہ اسم فعل مجہول میں قائم مقام فاعل کے ہوتا ہے اور فعل مجہول اسکی طرف نسبت کیا جاتا ہے اسکو مفعول مالم یسم فاعلہٗ کہتے ہیں (یعنی ایسا مفعول کہ اُسکے فاعل کا نام نہیں رکھا گیا) ہر فعل مجہول اُسکو رفع دیتا ہے جیسے ضُرِبَ زَیدٌ (زید مارا گیا) تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت میں اسکا حال مثل فاعل کے ہوتا ہے۔

سبق نمبر (۱۴)

متعلقات جملہ کا بیان

کبھی جملہ مین اصلی اجزا (مسند اور مسند الیہ) کے سوا اور جزین بھی آجاتی ہین جو جملہ کا اصلی رکن نہیں ہوتین بلکہ اسکے زوائد لمحقہ اور متعلقات شمار ہوتی ہین۔ انکو متعلقات جملہ کہتے ہین اور یہ آٹھ ہین مفعول بہ۔ مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ۔ حال۔ تمیز۔ جار مجرور۔ ان کا بیان علیحدہ علیحدہ حسب ذیل ہے۔

مفعول بہ وہ اسم ہے جسپر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا (مینے زید کو مارا) اس جملہ مین زیدًا مفعول بہ ہے۔ کبھی یہ فعل کے پہلے بھی آجاتا ہے جبکہ اس سے حصر مقصود ہو جیسے اَللّٰہَ اَعْبُدُ (مین خدا کی ہی پرستش کرتا ہون) مفعول بہ کے اور احکام بعد مین مذکور ہون گے۔

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور اس کا ہم معنی ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (مینے مار ماری) یہ مفعول تین طرح سے مستعمل ہوتا ہے (۱) تاکید کیواسطے جیسے اوپر کی مثال مین مذکور ہوا (۲) بیان نوع کے واسطے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِی (مین قاری کی نشست بیٹھا)

(۳) بیان عدد کے واسطے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً (مین ایک نشست بیٹھا)

کبھی یہ مفعول لفظ مین فعل کے مغائر ہوتا ہے اور معنی میں موافق جیسے قَعَدْتُ جُلُوْسًا کہ اسمین قعود اور جلوس کے الفاظ جداگانہ ہین اور معنی دونون کے بیٹھنا۔

جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے پہلے فعل محذوف ہوتا ہی جیسے باہر سے آنے والے کے واسطے کہین خَیْرَ مَقْدَمٍ کہ اسپر سے قَدِمْتَ محذوف ہی۔ یا جیسے کہ دعا کے موقعہ پر کہتے ہین رَعْیًا اور مراد یہ ہوتی ہی رَعَاكَ اللّٰہُ رَعْیًا (خدا تیرا حامی و مددگار رہے)۔

مفعول فیہ وہ اسم ہے جسمیں فعل واقعہ ہو۔ اس اسم کو ظرف بھی کہتے ہین اور اسکی دو قسمین ہین۔

ایک ظرف زمان جسمین وقت کے معنی ہون جیسے صُمْتُ یومَ الجمعۃِ (مینے جمعہ کے دن روزہ رکھا) اسمین یَومَ ظرف زمان ہے۔ دوسری ظرف مکان جسمین جگہ کے معنی ہون جیسے قُمْتُ خَلْفَکَ (مین تیرے پیچھے کھڑا ہوا) اسمین خلف ظرف مکان ہو۔

ظرف زمان کبھی محدود ہوتی ہے یعنی جسکی حد معین ہو جیسے یَوْمٌ (دن) لَیْلٌ (رات) شَھْرٌ (مہینا) کبھی مبہم (غیر محدود) جسکی حد معین نہو جیسے دَھْر (زمانہ) حِیْنٌ (وقت) اور یہہ دونون فی کے مقدر ہونیسے منصوب ہوتی ہین جیسے سافرتُ شَھْرًا و قُمْتُ دَھْرًا ای فی شہر و دھر۔ یہی حال ظرف مکان غیر محدود کا ہے جسمین جہات ستہ فوق (اوپر) تحت (نیچے) یمین (دہنا) شمال (بائین) خلف (پیچھے) قُدَّام (آگے) داخل ہین جیسے قام زیدٌ خلفًا و وقف بکرٌ یمینَ زیدٍ لکن ظرف مکان غیر محدود مین فی کا ذکر کرنا ضروری ہے جیسے جلستُ فی الدارِ و فی السوقِ و فی المسجدِ کہ اس جگہ جلستُ الدارَ وغیرہ نہین کہہ سکتے۔ البتہ باب دخلتُ کے بعد یہ الفاظ بلحاظ وسعت کلام کے منصوب مستعمل ہوتے ہین جیسے دخلتُ الدارَ و المسجدَ

مفعول لہٗ وہ اسم ہے جس کے واسطے فعل واقع ہو جیسے ضربتُہٗ تادیبًا (مینے اسکو ادب سکھانیکو واسطے) اس جگہ تادیبًا مفعول لہٗ ہے جسکی وجہ سے فعل ضرب واقع ہوا ایسا ہی حاربتُ شجاعۃً (مین بسبب شجاعت کے لڑا) یہ مفعول بہ تقدیر لام جر کے منصوب ہوتا ہے اور لام صرف اُس وقت حذف کیا جاتا ہے جبکہ مفعول لہٗ اور اسکے عامل کا فاعل متحد ہو اور نیز یہ دونون زمانے مین باہم قرین ہون۔ پس ذھبتُ الیہِ للسَّمنِ (مین اسکے پاس گھی لینے کیواسطے گیا) مین لام حذف نہ ہوگا۔

مفعول معہ وہ اسم ہے جو بعد واؤ (بمعنی مع) واسطے مصاحبت فاعل یا مفعول کے آئے جیسے جاءَ البردُ والطیالسۃَ (جاڑا چادرون کے ساتھ آیا)۔ اس جگہ طیالسۃ مفعول معہ ہے ایسا ہی کفاکَ و زیدًا درھمٌ (تجھکو زید سمیت ایک درہم کافی ہے)۔

سبق نمبر (۱۵)

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی ہیئت کو بیان کرے جیسے جَاءَ زَیْدٌ رَاکِبًا (زید آیا اس حال میں کہ سوار تھا) اس جگہ راکباً نے زید کی ہیئت فاعلیت کو بیان کیا۔ ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا درحالیکہ بندھا ہوا تھا) اس جگہ مشدودًا نے زید کی حالت مفعولیت کو بیان کیا لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ (میں زید سے ملا جس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے) اس جگہ راکبین دونوں سے حال ہے فاعل اور مفعول کو ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے لیکن جب ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم لاتے ہیں جیسے جَاءَنِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ (میرے پاس ایک شخص سوار ہو کر آیا)۔

کبھی حال جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور اسوقت واو اور ضمیر یا صرف واؤ کا ہونا اوسمیں ضروری ہے۔ جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی۔ یا کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔

جب حال جملہ فعلیہ ہو اور اسمیں فعل مضارع مثبت ہو تو صرف ضمیر کافی ہوتی ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ یَسْعٰی (زید دوڑتا ہوا آیا) فعل ماضی ہو تو اسپر حرف قد کا آنا ضروری ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ قَدْ خَرَجَ غلامہ۔

تمیز تمیز ایک اسم نکرہ ہے جو کسی مُبہم شے کے بعد اسکے ابہام و پوشیدگی کو دور کرے جیسے جَلَّ زَیْدٌ نَسَبًا (زید ازروئے نسب کے بزرگ ہے) فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (ہمنے زمین کو ازروئے چشموں کے جاری کیا)۔ ان مثالوں میں نسبًا اور عیونًا تمیز ہیں۔

فائدہ تمیز صرف فعلوں کا معمول نہیں بلکہ اسم تام‡ کا معمول بھی ہوتی ہے کبھی مفرد ذی مقدار* سے آتی ہے جیسے عِشْرُوْنَ رَجُلًا (بیس آدمی) قَفِیْزَانِ بُرًّا (گیہوں دو پیمانے) رَطْلٌ زَیْتًا (آدہ سیر روغن زیتون)۔ اور کبھی مفرد غیر ذی مقدار سے جیسے خَاتَمٌ فِضَّةً۔ مگر اکثر اسکو مجرور باضافت پڑھتے ہیں جیسے خَاتَمُ فِضَّةٍ (سونے کی انگوٹھی)

---

‡ اسم تام اوس اسم کو کہتے ہیں جو چار چیزوں یعنی تنوین یا نون تثنیہ یا نون جمع یا اضافت میں سے کسی ایک کے ساتھ تمام ہو جائے

* نحویوں کی اصطلاح میں مقدار سے مراد چار چیزیں ہیں ۔ عدد۔ پیمانہ۔ وزن۔ مساحت فقط

سبق نمبر (۱۶ و ۱۷)

مجرورات مجرور وہ اسم ہے جس کو بواسطہ حرف جر کے زیر آئے۔ اگر حرف جر لفظ مین ظاہر ہو تو اسکو جار مجرور کہتے ہین جیسے فی الدارِ۔ فی جار الدار مجرور۔ اگر لفظ مین ظاہر نہ ہو تو اسکو مضاف مضاف الیہ جیسے کتابُ زیدٍ کتاب مضاف۔ زید مضاف الیہ۔ گویا مضاف کے بعد لام حرف جر چھپا ہوا ہے کہ مضاف الیہ کو زیر دیتا ہے۔

حرف جر کی حرکت مین کبھی تغیر نہین ہوتا مگر مضاف کی حرکت عامل کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے کبھی اسکو رفع آتا ہے کبھی نصب اور کبھی جر۔ امثلہ ذیل مین مضاف کی تینون حرکتون پر غور کرو۔

ذھب صاحبُ الکرمِ (صاحب بخشش گیا)۔ اس جگہ صاحب مضاف اور فاعل ہے اس واسطے اسکو رفع آیا قرأ خالدٌ کتابَ اللہِ (خالد نے خدا کی کتاب پڑہی) اس جگہ کتاب مضاف اور مفعول ہے اسواسطے اسکو نصب آیا۔ مررتُ بولدِ الرشید (میں رشید کے بیٹے کے ساتھ گیا) اس جگہ ولد مضاف اور مجرور ہے اسواسطے اسکو جر آیا

مضاف کے واسطے یہ شرط ہے کہ آلْ تعریف سے خالی ہو اور اضافت کیوقت تنوین و نون تثنیہ و نون جمع اس سے گر جاتے جیسے خرج غلاما زیدٍ (زید کے دو غلام نکلے) غلاما اصل مین غلامانِ تہا۔ یا جاءَ مسلمو مصرَ (مصر کے مسلمان آئے) مسلمو اصل مین مسلمون تھا۔

اضافت کی دو قسمین ہین (۱) معنوی جو اسم فاعل اور مفعول کے سوا کوئی اور صیغہ مضاف ہو یہ اضافت بہ تقدیر حرف جر کئی طرح سے آتی ہے کبھی تقدیر مِن سے جبکہ مضاف جنس مضاف الیہ سے ہو جیسے خاتمُ فضةٍ یعنے یعنی خاتم من فضة کبھی تقدیر فی سے جبکہ مضاف الیہ ظرف ہو جیسے ضربُ الیومِ یعنی ضرب فی الیوم۔ اور کبھی تقدیر لام سے جبکہ اوپر کی دونون صورتین نہ ہون جیسے کتابُ زیدٍ یعنی کتابٌ لزیدٍ۔ اس اضافت کا فائدہ یہ ہے کہ اسم نکرہ معرفہ کیطرف مضاف ہو تو تعریف حاصل کرتا ہے اور نکرہ کیطرف مضاف ہو تو تخصیص مگر لفظ مثل غیر سوا اور شبہ مین تعریف یا تخصیص نہین ہوتی جیسے مررتُ برجلٍ غیرِ زیدٍ۔

(۲) لفظی جو صفت کا صیغہ اسم فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو جیسے ضاربُ زیدٍ اس اضافت کا فائدہ صرف تخفیف لفظی ہے یعنی تنوین وغیرہ گر جاتے ہیں تعریف یا تخصیص حاصل نہیں ہوتی اس واسطے اس پر الف لام بھی آجاتا ہے جیسے الضاربُ الرجل

فائدہ - موصوف صفت کی طرف باوجود قائمی معنی وصفی اضافت نہیں ہو سکتا - کیونکہ ترکیب توصیفی اور ترکیب اضافی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں - جو ایک دوسرے کی جگہ مستعمل نہیں ہو سکتیں .... مسجد الجامع - جانب الغربی - صلوٰۃ الاولے بقلۃ الحمقاء میں جو موصوف صفت کی طرف مضاف ہے تو یہاں ایک ایک لفظ محذوف مانا گیا ہے یعنی یہ الفاظ اصل میں تھے مسجد الوقت الجامع - جانب المکان الغربی - صلوٰۃ الساعۃ الاولی - بقلۃ الحبۃ الحمقاء - پس اس صورت میں یہ اضافت موصوف کی صفت کی طرف نہ ہوئی - ایسا ہی جرد قطیفۃ (چادر کہنہ) اخلاق ثیاب (پارچا کہنہ) کہ اصل میں قطیفۃٌ جردٌ اور ثیابٌ اخلاقٌ تھا گویا صفت کو موصوف پر مقدم کر کے مضاف کیا ہے - اس جگہ جرد اور اخلاق صفت نہیں بلکہ مطلق اسم ہیں اور قطیفہ و ثیاب ان کی تمیز جو واسطے رفع ابہام کے اضافت کے طور پر آئے ہیں - پس یہ اضافت ممیز کی تمیز کی طرف ہوئی نہ صفت کی اضافت موصوف کی طرف

جب ایک اسم دوسرے اسم کا ہم معنی یا دونوں کا مصداق ایک ہو تو ان میں بھی اضافت جائز نہیں کیونکہ اس اضافت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا مثل لَیث و اَسد (شیر) منع و حبس (روکنا) انسان و ناطق - پس لیثُ اسدٍ یا اسدُ لیثٍ کہنا بیفائدہ ہوگا - یہی حال باقی الفاظ کا ہے -

سبق نمبر (۱۸)

الف (۱) فعل معروف کیا عمل کرتا ہے۔

(۲) فعل اور فاعل کے درمیان کن امور میں مطابقت ضروری ہے۔

(۳) متعلقات جملہ کا اعراب سب جگہ یکساں آتا ہے یا کسی جگہ مختلف بھی ہوتا ہے۔

(۴) ذوالحال کیسا اسم ہوتا ہے اور وہ کس چیز کا حال بیان کرتا ہے۔

(۵) جارمجرور اور مضاف مضاف الیہ میں کیا فرق ہے۔

ب - ان فقروں میں جملہ کے اصلی اجزا اور نیز متعلقات کی شناخت کرو۔ اور پھر اردو میں اُن کا ترجمہ کرو اور جہاں فعل مذکر کا فاعل مونث یا واحد مونث کا فاعل جمع آیا ہو اسکی وجہ ظاہر کرو

(۱) أَكَلَ زَيْدٌ خُبْزًا ۔ سَمِعَ الصَّبِيُّ كَلَامًا ۔ شَرِبَ بَكْرٌ كُوزَ مَاءٍ ۔

(۲) قُتِلَ الْإِنْسَانُ ۔ لَا يُغْلَقُ الْبَابُ ۔ فُتِحَتِ السَّمَاءُ ۔

(۳) جَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ ۔ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ ۔ قَامَتِ الرِّجَالُ

(۴) خَرَجْتُ مَخَافَةَ الشَّرِّ ۔ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ۔ حَسْبُكَ وَالضَّحَّاكَ سَيْفٌ مُهَنَّدٌ

(۵) ذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا ۔ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۔ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

(۶) إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ ۔ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ ۔ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ ۔

(۷) ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا فِي دَارِهِ ضَرْبًا شَدِيدًا أَمَامَ الْأَمِيرِ تَادِيبًا

ج (۱) جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے انکو تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت اور غیبت و خطاب کے لحاظ سے درست کرو

قَامَ زَيْنَبُ ۔ الْمُسْلِمُونَ قَامَا ۔ يَقْرَؤُونَ الطَّالِبُونَ ۔ الْوَلَدُ الْحُرُّ تَقْتَدِي بِآبَائِهِ الْغُرِّ

(۲) ۔ فقرات ذیل کا اعراب صحیح مانکر کلمات کی ترتیب ٹھیک کرو۔

تَحْتَ الشَّجَرَةِ نَامَ زَيْدٌ ۔ جَلَسَ اسْتِرَاحَةً بَكْرٌ ۔ كَفَاكَ دِرْهَمٌ زَيْدًا ۔ جَاءَنِي رَجُلٌ رَاكِبًا ۔

سبق نمبر (۱۹)

مرفوعات منصوبات اور مجرورات کی تقسیم

جملہ اسمیہ و فعلیہ کے اصلی اجزا اور اجزاء لاحقہ جو مذکور ہوئے ہیں نحویوں نے رفع نصب اور جر کے لحاظ سے اُن کے تین حصے کئے ہیں

۱۔ **مرفوعات** - اور یہ آٹھ ہیں۔ فاعل۔ نائب فاعل۔ مبتدا۔ خبر۔ اسم کان اور اسکے ساتھیوں کا۔ خبر انّ اور اسکے ساتھیوں کی۔ اسم مَا و لَا مشابہ بلیس کا۔ خبر لائے نفی جنس۔

۲۔ **منصوبات** - اور یہ بارہ ہیں۔ مفعول بہ۔ مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ۔ حال۔ تمیز۔ خبر کان اور اسکے ساتھیوں کی۔ اسم اِنّ اور اسکے ساتھیوں کا۔ خبر ما و لا مشابہ بلیس کی۔ اسم لائے نفی جنس۔ مُستثنیٰ (اسکا حال عنقریب بیان ہوگا)۔

۳۔ **مجرورات** اور یہ دو ہیں۔ مضاف الیہ۔ مجرور۔

ان کے سوا منادیٰ۔ اضمار علی شرط التفسیر۔ مستثنیٰ۔ ممیز اسماء اعداد بھی اجزاء لاحقہ سے ہیں۔ مگر یہ چاروں کبھی منصوب ہوتے ہیں اور کبھی نصب کے سوا کوئی اور اعراب ان پر آتا ہے۔ اس واسطے ان کو علیحدہ لکھا گیا۔

منادیٰ اُس اسم کو کہتے ہیں جس پر حرف ندا آکے یہ حرف قائم مقام اَدْعُوْ محذوف کے ہوتا ہی جیسے یَا زَیْدُ کہ اصل میں تھا اَدْعُوْ زَیْدًا (میں زید کو بلاتا ہوں) ادعو کثرت استعمال کے باعث حذف ہوکر حرف ندا کو اس کا قائمقام کیا۔ پس منادیٰ مفعول بہ ہوا اور یہ کئی طرح سے آتا ہے۔

۱۔ اگر مفرد معرفہ یا نکرہ معین ہو تو مبنی بر رفع ہوتا ہے جیسے یا زیدُ و یا رجلُ۔ جب منادیٰ پر لام استغاثہ (فریادی) داخل ہو تو مجرور ہوتا ہے جیسے یا لَزیدٍ اور اخیر میں الف کے لاحق ہونے سے مفتوح مگر اس وقت اسپر لام نہیں ہوتا جیسے یا زیدا یا زیداہ

فائدہ - جب منادیٰ مضموم لفظ ابن سے موصوف ہو جو دو علموں کے درمیان واقع ہی تو منادیٰ مع ابن کے مفتوح پڑھا جائیگا۔ جیسے یا زیدَ بنَ عمرٍو۔ اگر دو علموں میں نہ ہو تو پھر مثل عام اسموں کے پڑھا جائیگا۔

۲-جب منادی مضاف یا شبہ مضاف یا نکرہ غیر معین ہو تو یہہ منصوب ہوتا ہے جیسے یا اھل الکتاب یا طالعًا جبلاً ویا رجلاً خذ بیدی -اگر معرف باللام ہو تو لفظ ایھا اور ایتھا حرف ندا اور منادی کے درمیان لے آتے ہین جیسے یا ایھا النبیّ مگر لفظ اسد اس قاعدہ سے مستثنی ہے وہان یا اللہ کہتے ہین یا ایہا اللہ نہین کہتے -

۳-جو منادی مثل غلامی کے یائے متکلم کیطرف مضاف ہو اسمین یا غلامی- یا غلامیَ یا غلامِ یا غلاما چارون طرح پڑہنا درست ہے یا ابی اور یا امی کی ی کبھی ت سے بدلکر یا ابتِ ویا امتِ بہی پڑہی جاتی ہے

۴-کبھی منادی کے آخر کا حرف گرا دیتے ہین جیسے یا حارِ یا حارث ہین اور یا عبّ یا عباس ہین اور اسکو ترخیم کہتے ہین-کبھی حرف ندا کا حذف ہوتا ہے جیسے یوسف اعرض عن ھذا یعنی یا یوسف ایسا ہی السلام علیک ایھا النبیّ کبھی حرف ندا کے عوض لفظ اللہ کے بعد میم مشدد زیادہ کرتے ہین جیسے اللّٰھُمَّ

۵-جب کسی کو حرف یا یا وا کے ساتھ پکار کر روئین تو اسکو مندوب کہتے ہین-یہہ ہر امر مین مثل منادی کے ہوتا ہے جیسی یا زیداہ (ہائے زید) وا مصیبتاہ (وای مصیبت) وا مندوب کے ساتھ خاص ہے اور یا منادی اور مندوب دونون مین مشترک ہے

اضمار علی شرط التفسیر

وہ اسم جس کا عامل ناصب (فعل) بشرط تفسیر مضمر (مقدر) ہو اس اسم کے بعد جو فعل آئے وہ اپنے ما بعد مین عمل کرنیسے اسی مین الجھا رہتا ہے اور ماقبل مین کچھ عمل نہین کرتا جیسے زیدًا ضربتُہٗ اس فقرہ مین زیدًا اسم منصوب ہے ما بعد اسکے فعل ضربتُ ہے جو اپنے عمل مین الجھ رہا ہے اور اس سبب سے زید مین عمل نہین کرتا پس اسمین عمل کرنیکے واسطے ایک فعل مقدر ٹھرایا جائیگا جیسے ضربتُ زیدًا ضربتُہٗ -مگر اسمین تکرار فعل لازم آتا ہے اس واسطے فعل کو مقدر اور مضمر کیا-قرآن مجید مین آیا ہے والقمر قدرناہ منازل یعنی قدرنا القمر قدرناہُ -ایسے اسم کے پہلے اگر اذا کے سوا کوئی حرف شرط کا مثل لو- ان متی اینما حیثما کے آوے یا کوئی حرف تحضیض کا ہو تو اس اسم کو ضرور نصب آئیگی-

سبق نمبر (۲۰)

مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو اِلَّا یا اس جیسے الفاظ کے ساتھ ماقبل کے حکم سے خارج کریں جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (میرے پاس قوم آئی مگر زید نہیں آیا) اسمیں زید مستثنیٰ ہے جو قوم میں داخل تھا مگر اِلَّا کے ساتھ اس سے الگ ہوا اور آنے کا حکم جو قوم پر جاری تھا اس سے مستثنیٰ ہو گیا۔ پس قوم مستثنیٰ منہ ہے یعنی وہ جس سے کوئی چیز الگ کی گئی۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں۔ ایک متصل جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو جیسے اوپر کی مثال میں زید قوم کی جنس سے تھا۔ دوم منقطع جو مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو جیسے جَاءَنِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی مگر گدھا نہیں آیا) اسمیں حمارًا مستثنیٰ ہے جو قوم کی جنس سے نہیں۔

مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مگر مستثنیٰ متصل جب اِلَّا کے بعد آئے اور کلام مثبت تام ہو (یعنی نفی اور نہی اور استفہام انکاری اسمیں نہ ہو) تو منصوب ہوگا جیسے فَشَرِبُوا مِنْهُ اِلَّا قَلِيلًا۔ اور اگر کلام غیر مثبت ہو تو اسکے اعراب کی دو صورتیں ہیں۔ جس صورت میں مستثنیٰ منہ مذکور اور متصل ہو تو اسکو منصوب پڑھنا اور مستثنیٰ منہ کے موافق اعراب دینا دونوں جائز ہیں جیسے وَلَمْ يَكُنْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ اس جگہ شہداء کے لحاظ سے اِلَّا اَنْفُسُهُمْ بھی پڑھ سکتے ہیں جس صورت میں مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو پھر مستثنیٰ کا اعراب عامل کے موافق ہوگا جیسے لَا يُهْلَكُ اِلَّا الْفَاسِقُ۔ لَا تَقُولُوا اِلَّا الْحَقَّ پہلی مثال میں سے احد مستثنیٰ منہ محذوف ہے جو فاعل واقع ہوا ہے اس واسطے اِلَّا الْفَاسِقُ مرفوع ہوگا۔ دوسری مثال سے شَيْئًا مستثنیٰ منہ محذوف ہے جو مفعول واقع ہوا ہے اس واسطے اِلَّا الْحَقَّ منصوب ہوگا۔ اس قسم کے مستثنیٰ کو مستثنیٰ مفرغ کہتے ہیں۔

اگر مستثنیٰ لفظ خلا و عدا کے بعد آئے تو اکثر منصوب ہوتا ہے جیسے اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ۔ اور اگر لفظ غیر اور سوا کے بعد آئے تو ہمیشہ مجرور ہوگا جیسے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

سبق نمبر (۳۱)

ممیز اسماء عدد اسماء اعداد کی تمیز تین طرح سے آتی ہے۔

۱۔ ثلٰثۃٌ سے عشرۃٌ تک مجرور اور مجموع خواہ عدد مذکر ہو یا مؤنث جیسے سَبعَ لَیَالٍ وَّثَمَانِیَۃَ اَیَّامٍ (سات راتیں اور آٹھ دن)۔

۲۔ احد عشر سے تسعٌ وتسعون تک منصوب اور مفرد جیسے رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَبًا (میں نے گیارہ تارے دیکھے)۔ فَانۡفَجَرَتۡ مِنۡہُ اثۡنَتَا عَشۡرَۃَ عَیۡنًا (اس میں سے بارہ چشمے پھوٹے)۔

۳۔ مائۃٌ۔ الفٌ۔ اور ان کے تثنیہ وجمع کی مجرور و مفرد جیسے عِندِي مِائَۃُ دِرۡہَمٍ۔ مِائَتَا ثَوۡبٍ وَمِأٰتُ فَرَسٍ۔ اَلۡفُ بَقَرٍ وَّاَلۡفَا عَبۡدٍ وَّاٰلَافُ حِمَارٍ

فائدہ۔ تمیز اعداد کے متعلق یہ دو بیتیں یاد رکھنی کافی ہیں

ممیز از عدد بر سہ جہت دان | زسہ تا دہ ہمہ مجموع و مکسور
زدہ تا صد ہمہ منصوب و مفرد | زصد برتر ہمہ فرد است و مجرور

تنبیہ۔ واحد اور اثنان بغیر معدود کے مستعمل ہوتے ہیں اور انمیں مذکر کیواسطے عدد مذکر اور مؤنث کیواسطے عدد مؤنث آتا ہے جیسے اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ۔ ھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ مگر ثلٰثۃ سے عشرۃ تک مذکر کے سوا اور مؤنث بغیرۃ کے آتا ہے جیسے ثلٰثۃُ رِجَالٍ وَّثَلٰثُ نِسَاءٍ اسکے بعد اَحَدَ عَشَرَ اور اِثۡنَا عَشَرَ کی تذکیر وتانیث موافق قیاس کے ہوتی ہے جیسے اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا وَّاِحۡدٰی عَشۡرَۃَ امۡرَاَۃً مگر تیرہ سے ننانوے تک پھر خلاف قیاس جیسے ثَلٰثَۃَ عَشَرَ مذکر کے واسطے اور ثَلٰثَ عَشۡرَۃَ مؤنث کے واسطے اس ترکیب میں مذکر کے لئے عشر اور مؤنث کے لئے عشرۃ کا استعمال قائم رہیگا۔

عقود یعنی دہاکوں میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہوتے ہیں جیسے عِشۡرُوۡنَ رَجُلًا وَّعِشۡرُوۡنَ امۡرَاَۃً اور عقود کے ساتھ جب اکائی لگائی جائے تو واو عاطفہ بڑھائی جاتی ہے جیسے اَحَدٌ وَّعِشۡرُوۡنَ رَجُلًا وَّاِحۡدٰی وَّعِشۡرُوۡنَ امۡرَاَۃً

سبق نمبر (۳۶)
توابع کا بیان

توابع اُن اسمون کو کہتے ہین جن کا اعراب موافق اسم ماقبل کے ہو اور وہ پانچ ہین۔ صفت عطف۔ تاکید۔ بدل۔ عطف بیان۔ ہر ایک کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

صفت جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِس مثال مین رب کا لفظ اللہ کی صفت واقع ہے اور اعراب مین اپنے اسم ماقبل (اللہ) کی تابع ہے۔ پس اللہ متبوع اور رب اسکا تابع ہے صفت کو نعت بھی کہتے ہین اور یہ تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جبکہ دونوں نکرہ ہوں جیسے تحریر رقبۃٍ مومنۃٍ اور توضیح کا فائدہ اُس سے حاصل ہوتا ہے جبکہ دونون معرفہ ہوں جیسے وامرأتہ حمّالۃَ الحطب۔ اور کبھی صرف تاکید ہوتی ہے جیسے نفخۃٌ واحدۃٌ۔

ہر لفظ جو وصفی معنی پر دلالت کرے نعت واقع ہو سکتا ہے پس تمام صفات مثل اسم فاعل اسم مفعول اور صفت مشبہ بلحاظ اصل وضع کے نعت مستعمل ہوا کرتے ہیں جیسے رجلٌ صالحٌ۔ زیدُ المضروبُ۔ زمانٌ طویلٌ۔ ایسا ہی اسمائے جوامد جب کہ اُن سے وصفی معنے حاصل ہوں۔ خواہ استعمال عام ہو۔ جیسے شمسٌ قمریٌّ۔ رجلٌ ذو مالٍ۔ یا خاص۔ جیسے ھذا الرجل جاءنی رجلٌ ایُّ رجلٍ۔

صفت کی دو قسمین ہین۔ ایک باعتبار اُس وصف کے جو خود موصوف مین ہو جیسے رجلٌ صالحٌ اور اسکو صفت بحال موصوف کہتے ہین۔ دوسری باعتبار اُس صفت کے جو موصوف کے متعلق مین ہو جیسے جاء زیدُ العالمُ ابوہ کہ اس جگہ علم زید کے باپ کی ذات مین قائم ہے خود زید مین نہین اور اسکو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہین۔ پہلی قسم دس باتون مین متبوع کی موافق ہوتی ہے رفع۔ نصب۔ جر۔ تعریف۔ تنکیر۔ وحدت۔ تثنیہ۔ جمع۔ تذکیر۔ تانیث جیسے رجلٌ عالمٌ۔ رجلانِ عالمانِ۔ رجالٌ علماءُ۔ زیدٌ العالمُ۔ امرأۃٌ عالمۃٌ۔ اور دوسری قسم پہلی پانچ باتون مین جیسے ھو رجلٌ عالمۃٌ ابنتہ (وہ ایسا شخص ہے کہ اسکی بیٹی عالم ہے)۔ ھذا الرجلُ عالمٌ غلمانہٗ (یہ شخص کا ہے جسکے غلام عالم ہیں)۔

حمّالۃَ الحطب حالت رفعی میں امرأۃ کا وصف ہے ۱۲

فائدہ کبھی نکرہ کی صفت میں جملہ واقع ہوتا ہے اور اس جملہ میں ضمیر ہوتی ہے جو موصوف کی طرف پھر کر آتی ہے جیسے مررت برجلٍ ابوہٗ عالمٌ موصوف اور صفت دونوں اسم ظاہر ہوتے ہیں ضمیر موصوف ہوسکتی ہے اور نہ صفت

سبق نمبر (۲۳)

عطف جیسے جاء زیدٌ وعمرٌو اسمیں زید معطوف علیہ اور عمر معطوف ہے جب ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیا جائے تو پہلے ضمیر منفصل سے اسکی تاکید لانی چاہئے جیسے ضربتُ انا وزیدٌ اس جگہ انا ضمیر منفصل ہے جو حرف عطف سے پہلے تاکید کیواسطے آیا۔ مگر جب بیچ میں فاصلہ ہو جاوے تو پھر اس تاکید کا ترک کرنا بھی جائز ہے جیسے ما اشرکنا ولا اٰباءُنا۔ اور جب ضمیر مجرور پر عطف کریں تو جار کا اعادہ واجب ہوتا ہے جیسے مررتُ بک وبزیدٍ اسجگہ زید ضمیر مجرور (بک) پر معطوف ہے۔ اس واسطے ب جارہ کا اعادہ کر کے بزیدٍ کہا۔ معطوف ہمیشہ معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے ایک عامل کے دو معمولوں پر عطف کرنا بالاتفاق جائز ہے جیسے ضرَبَ زیدٌ عمرًا وعمرٌو خالدًا البتہ دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا اُس وقت جائز ہوگا۔ جب کہ مجرور مرفوع پر مقدم ہو۔ جیسے فی الدار زیدٌ والحجرۃِ عمرٌو

تاکید اسکی دو قسمیں ہیں۔ ایک لفظی جسمیں لفظ مکرر ہو جیسے کلا اذا دُکّتِ الارض دکًّا دکًّا۔ دوسری معنوی جو لفظ نفس عین۔ کلا۔ کل۔ اور اجمع میں سے کسی کے ساتھ آئے انمیں سے نفس اور عین واحد تثنیہ وجمع کے واسطے مستعمل ہوتے ہیں۔ مطابقت ضمیر تینوں میں شرط ہے اور مطابقت صیغہ صرف واحد وجمع میں ہے اور تثنیہ کے واسطے جمع کا صیغہ آئے گا جیسے قام زیدٌ نفسہ۔ قام الزیدان انفسھما۔ قام الزیدون انفسھم۔ قامت ھندٌ نفسھا۔ قامت الھندان انفسھما۔ قامت الھندات انفسھن یہی کیفیت عین کے استعمال کی ہے۔ کِلا تثنیہ مذکر اور کلتا تثنیہ مونث کیواسطے آتا ہے جیسے جاء الرجلان کلاھما جاءت الامرأتان کلتاھما کُل اور اجمع دونوں واحد وجمع کیواسطے مستعمل ہیں۔ کل مطابقت ضمیر سے تاکید واقع ہوتا ہے اور اجمع مطابقت صیغہ سے جیسے قرأت الکتاب کُلَّہٗ وجاء القوم کلُّھم شریتُ العبدَ اجمعَ وجاء الناس اجمعون اکتع۔ ابتع۔ ابصع بھی تاکید کیواسطے ہیں اور

کُل کے معنی دیتے ہیں مگر یہ تینوں اجمع کے تابع ہوتے ہیں جبتک اجمع نہ آجائے انہیں سے کوئی نہیں آتا جیسے
جاء الناسُ اجمعونَ اکتعونَ۔ ابتعونَ۔ ابصعونَ۔

سبق نمبر (۴۴)

بدل جیسے جاء زیدٌ اخوکَ (تیرا بھائی زید آیا) اسمیں زید مبدل منہ اور اخوک اسکا بدل ہے اسکی چار قسمیں ہیں
(۱) بدل کل جسمیں بدل اور مبدل منہ کا مدلول ایک ہو جیسے اھدنا الصراط المستقیم کے بعد صراط الذین بدل ہے
(۲) بدل البعض کہ مبدل منہ کا جزو ہو جیسے للہِ علی الناس حج البیت کے بعد مَنِ استطاع الیہ سبیلا بدل ہے الناس سے
(۳) بدل اشتمال کہ مبدل منہ سے علاقہ رکھتا ہو جیسے یسئلونک عن الشھر الحرام کے بعد قتالٍ فیہ بدل ہے الشھر الحرام سے
(۴) بدل غلط کہ سبقت لسانی سے کوئی بات منہ سے نکل جائے جیسے جاء رجلٌ حمارٌ آدمی آیا نہیں نہیں گدہا
فائدہ بدل مبدل منہ کبھی دونوں معرفہ ہوتے ہیں جیسے جاء زیدٌ اخوک کبھی دونوں نکرہ جیسے جاءنی رجلٌ غلامٌ
لک۔ اور جب بدل نکرہ مبدل منہ معرفہ ہو تو پھر اس کا نعت لانا ضروری ہے جیسے لنسفعاً بالناصیۃ
ناصیۃٍ کاذبۃٍ کہ اس جگہ دوسرا ناصیہ بدل نکرہ اور کاذبہ بھی موصوف ہے
بدل کل میں بدل کی مطابقت تذکیر و تانیث اور صیغہ میں مبدل منہ سے لازم ہے۔ بدل البعض
اور بدل اشتمال میں صرف ضمیر کی مطابقت اور وہ بھی تذکیر و تانیث اور واحد و تثنیہ و جمع میں کرلیتے ہیں
اور بدل غلط میں سوائے اتحاد اعراب کے اور کچھ شرط نہیں۔

عطف بیان وہ اسم جو صفت کے سوا اپنے متبوع کی وضاحت کرے جیسے جاءنی زیدٌ ابو عبدِ اللہ۔
جعل اللہ الکعبۃَ البیتَ الحرامَ پہلی مثال میں ابو عبد اللہ اور دوسری میں البیت الحرام عطف بیان ہے
کبھی اس سے تخصیص مقصود ہوتی ہے جیسے او کفارۃٌ طعامُ مسٰکین کبھی توضیح یا تخصیص مقصود نہیں ہوتی بلکہ صرف
ازالہ وہم مدنظر ہوتا ہے جیسے اٰمنّا بربّ العٰلمین ربِّ موسٰی وھٰرون فرعون کے ساحرین نے
رب موسیٰ وہارون کا لفظ اس واسطے بڑہایا کہ فرعون بھی عولے ربوبیت کرتا تھا۔

سبق نمبر (۴۵)

الف (۱) مرفوعات میں کون کون چیزیں شمار ہوتی ہیں۔

(۲) جن اسما کا اعراب نصب کے سوا اور بھی آتا ہے انکی تفصیل بیان کرو۔

(۳) مستثنےٰ کن صورتوں میں منصوب ہوتا ہے۔

(۴) کن اعداد کی تمیز مجرور آتی ہے۔

(۵) صفت کتنی باتوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے

ب ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کے اعراب کی وجہ بیان کرو۔

(۱) یاجبالُ اوّبی معه - یاحسرةً علی العباد

(۲) ما فعلوه الا قلیلٌ منهم - لا عاصمَ الیوم من امر الله الا من رحمَ

(۳) انا کلّ شیٔ خلقناه بقدر - وربّك فکبّر -

(۴) علیها تسعةَ عشرَ - انّ اخی له تسع وتسعون نعجة

(۵) اعوذ بالله من الشیطان - من هذه القریةِ الظالمِ اهلها

(۶) وجاء ربك والملك صفًّا صفًّا - لاغوینّهم اجمعین

(۷) یا ادمُ اسکن انت وزوجك الجنة - انعمت علیهم غیرِ المغضوب علیهم -

ج (۱) جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے انکو صحیح کرو - یا الزیداہ - ما جاءنی احد زیدًا -

رایتُ احدَ عشر امرآة - الرجل فیاض محبوب - ذهبت وزیدٌ -

(۲) فقرات ذیل کا تسلسل درست کرکے ان کے اعراب درست کرو -

یا عبدُ اللهِ - جاء نی زیدٌ الاحمارُ - رایتُ احد عشر رجلٍ -

جاء الناس کُلِهم - هذا رجلٌ تمیم

سبق نمبر (۳۶) اسمائے مبنیہ کا بیان

اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمار اشارہ (۳) موصولات (۴) اسمار الافعال (۵) الاصوات (۶) مرکبات امتزاجی (۷) کنایات (۸) ظروف۔ اسم مبنی کا آخر عامل کے مختلف ہونیسے متغیر نہیں ہوتا اور اسکی حرکات کو ضمہ فتحہ کسرہ اور سکون کو وقف کہتے ہیں اسکی تفصیل سبق (نمبر ۲) میں مذکور ہوچکی ہے۔

مضمرات ۱۔ضمیر کی تین قسمیں ہیں۔مرفوع منصوب اور مجرور۔ضمیر مرفوع فاعل یا مبتدا کے موقع پر آتی ہے جیسے هُوَ الْغَفُوْرُ۔ ہو مبتدا غفور خبر۔ضمیر منصوب مفعول یا اسم ان کے موقعہ پر جیسے ایاك نعبد۔ نعبد فعل با فاعل۔ایاک مفعول۔ضمیر مجرور محل مجرور یا مضاف الیہ کے موقعہ پر۔ضمائر کا مفصل بیان کتاب الصرف میں کورہے

۲۔جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ یا اسم تفضیل من سے مستعمل ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان صیغہ مرفوع منفصل مطابق مبتدا کے لاتے ہیں اور اسکو فصل کہتے ہیں جو گویا خبر اور صفت کے بیچ میں فاصل ہے جیسے اولئاك هم المفلحون۔ زیدٌ افضل من عمرٍو۔

۳۔جملہ کے پہلے کبھی ایک ضمیر غائب بلا مرجع آیا کرتی ہے۔جب مذکر ہو تو اسکو ضمیر الشان اور جب مونث ہو تو اسکو ضمیر القصہ کہتے ہیں یہ مبہم ہوتی ہے اور جملہ ما بعد اُسکی تفسیر کرتا ہے جیسے هو زیدٌ قائمٌ کان زیدٌ قائمٌ۔ انّها هند قاعدةٌ

اسماء الاشارہ ۱۔اسم اشارہ کیواسطے پانچ لفظ مفرد ہیں ۔ ذا۔ذان۔تا۔تان۔اولاء۔ کبھی ھا حرف تنبیہ اِن لفظوں کے پہلے اور کبھی کاف خطاب ان لفظوں کے پیچھے آجاتا ہے اور ان کی تفصیل کتاب الصرف میں مذکور ہوچکی ہے۔جس اسم کیطرف اشارہ کیا جائے اسکو مشار الیہ کہتے ہیں۔اسم اشارہ ترکیب کلام میں موصوف ہوتا ہے اور مشار الیہ اُسکی صفت جیسے ذٰلك الكتٰبُ لاريب فيه۔کبھی اسم اشارہ مبتدا ہوتا ہے اور مشار الیہ خبر جیسے هٰذه جهنّمُ الّتي كنتم توعدون۔

۲- جب مخاطب کا افراد و تثنیہ و جمع اور تذکیر و تانیث ظاہر کرنی مقصود ہو تو اسکے واسطے خطاب کے پانچ حرف مقرر ہین کَ - کُمَا - کُم - کِ - کُنَّ اور یہ چھ صیغون مین مستعمل ہوتے ہین کیونکہ کُمَا تثنیہ مذکر اور مونث دونون مین مشترک ہے - مثالون پر غور کرو -

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ - ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ — ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ — فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ

اسی طرح باقی صیغے ہین جیسے تلک - تلکما - ذانک - ذانکما - تانک - تانکما - اولٰئک - اولئکما

موصولات ۱- اسم موصول کیواسطے یہ لفظ مقرر ہین الَّذِيْ - اللَّذَانِ - الَّذِيْنَ - الَّتِيْ - اللَّتَانِ - اللَّاتِيْ اور انکی تفصیل کتاب الصرف مین مذکور ہو چکی ہے - اسم موصول تنہا بغیر صلہ اور عائد کے جملہ کی پوری جزو نہین ہو سکتا صلہ اسکا جملہ خبریہ ہوتا ہے اور عائد ایک ضمیر جو موصول کیطرف پھرے جیسے الخناس الذی يُوَسْوِسُ - اسمین الذی موصول یوسوس فعل - ضمیر راجع بطرف موصول اس کا فاعل - فعل مع فاعل کے جملہ ہو کر صلہ ہوا - سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ - اسمین التی تجادلک جملہ صلہ ہے - ضمیر عائد جب مفعول ہو تو اس کا حذف بھی جائز ہے جیسے قَامَ الَّذِيْ ضَرَبْتُ اسے ضربتہ

۲- مَنْ - مَا - اَيٌّ بمعنے الذي - اَيَّةٌ بمعنے التی - ذا بعد ماء استفہامیہ - اَلْ اسم فاعل اور اسم مفعول بمعنی الذی یہ سب موصول کے معنون مین آتے ہین - مَنْ اکثر ذوی العقول کیواسطے مستعمل ہوتا ہی جیسے اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاءُ - ما اکثر غیر ذوی العقول کیواسطے اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ حَصَبُ جَهَنَّمَ

۳- مَن - ما - ايّ موصول کے علاوہ استفہامیہ شرطیہ - موصوفہ بھی ہوتے ہین ان مثالون پر غور کرو -

من ھذا	من یعمل سوأ یجز بہ	کفے بنا فضلا علی من غیرنا
ما عندک	ما تصنع اصنع	اضربہ ضربا ما
ایہم اخوک	ایا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنے	یا ایہا الرجل

انمین سے ماء استفہامیہ پر جب حرف جر داخل ہو تو الف گرجاتا ہے جیسے عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ (عن ما يتساءلون)

سبق نمبر (۲۷)

اسماء الافعال یہ نو اسم ہیں۔ رُوَیْدَ۔ بَلْهَ۔ علیك۔ حَیَّهَل۔ ها۔ دُونَكَ۔ هیهات۔ شتّان۔ سَرعان اور فعل کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں

۱۔ بمعنی امر حاضر یہ اسم کو نصب دیتے ہیں اور تعداد میں چھ ہیں (۱) دُونَكَ بمعنی خُذ جیسے دُونَكَ اللّبن (دودھ لے)۔ (۲) بَلْهَ بمعنی دَعْ جیسے بله التفکر فیما لا یعنیك (بیفائدہ چیزمیں فکر کرنا چھوڑ)۔ (۳) علیك بمعنی اِلزم جیسے علیك الرفق (رفق اختیار کر)۔ (۴) حیهل بمعنی ایت جیسے حیهل الثرید (ثرید لاؤ)۔ ثرید وہ کھانا کہ روٹی دودھ یا شوربے میں ملی ہو (۵) ها بمعنی خُذ جیسے ها زیدًا (زید کو پکڑ)۔ یہ لفظ تین طرح سے آتا ہے۔ ها۔ هاءِ۔ هاءَ۔ انمیں سے پہلا فصیح تر ہے اور اس سے واحد تثنیہ وجمع کے صیغے مستعمل ہیں جیسے هاءَ هاءَما هاءُم۔ خدا تعالی فرماتا ہے هاءُم اقرؤا کتابیه (۶) رُوَید بمعنی اَمهِل جیسے رُوَید زیدًا (زید کو جانے دو)۔ کبھی یہ مصدر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے جیسے اَمهِلهُم رُوَیدًا

۲۔ بمعنی ماضی یہ اسم کو رفع دیتے ہیں اور تعداد میں تین ہیں (۱) هیهات بمعنی بَعُدَ جیسے هیهات زیدٌ (زید دور ہوا)۔ (۲) شتان بمعنی اِفتَرَقَ جیسے شتان زیدٌ وعمروٌ (زید وعمر الگ ہوئے)۔ (۳) سرعان بمعنی اَسرَعَ جیسے سرعان زیدٌ (زید نے جلدی کی)

تنبیہ بعض اسموں میں فعل کی نسبت کسیقدر مبالغہ ہوتا ہے جیسے شتان ما بین خمرٍ وخلٍّ

فائدہ۔ اِن کے سوا چند اور اسم بھی اسماء الافعال کے معنے دیتے ہیں جیسے آمین (استجب)۔ مَه (اکفف)۔ صَه (اسکت)، فقط (اکتف)، الیك (تنحّ عنی)۔ علی به (جئ به)۔ هَیتَ لك (هلم)، هاتِ (اعط)۔ ایک نحوی کا قول ہے کہ ہاتِ اصل میں آتِ صیغہ امر کا باب اتی یؤتی سے ہے اور اس سے واحد تثنیہ وجمع کے صیغے مستعمل ہیں جیسے هاتِ هاتیا هاتوا خدا تعالی فرماتا ہے قُل هاتوا برهانکم۔

الاصوات وہ اسم ہیں جن سے کسی جانور یا بیجان چیز کی آواز کی حکایت کی جائے جیسے غاقِ غاقِ کوّے کی آواز کی نقل۔ نخّ نخّ وہ آواز جس سے اونٹ کو بٹھلاتے ہیں۔ اُح اُح وہ آواز جو کھانسنے وقت آدمی کے منہ سے نکلتی ہے۔

مرکبات امتزاجی وہ دو کلمے جو مرکب ہو کر ایک اسم بنگئے ہوں اور ان دونوں میں کچھ نسبت اضافی یا اسنادی نہ ہو اور اسکی تین صورتیں ہیں۔ (۱) اگر دوسری جزو حرف ہو تو دونوں جزو مبنی بر فتحہ ہوتے ہیں جیسے احد عشر سے تسع عشر تک سوائے اثنا عشر کے کہ وہ معرب ہے۔ (۲) اگر دوسری جزو اسم صوت ہو تو پہلی جزو مبنی بر فتحہ اور دوسری جزو مبنی بر کسرہ ہوگی جیسے سِیْبَوَیْہِ جو سیب اور وَیْہ سے مرکب ہے (۳) اگر دوسری جزو اسم صوت نہ ہو تو پہلی جزو مبنی بر فتحہ ہوگی اور دوسری جزو معرب باعراب غیر منصرف جیسے بَعْلَبَکُّ کہ مرکب ہے بعل (نام بت) اور بک (نام بانئے شہر) سے۔

کنایات وہ اسم ہیں جو مبہم چیز کی تعبیر کے واسطے آئیں۔ یہ چار لفظ ہیں کَمْ وکذا۔ کنایہ عدد مبہم سے اور کَیْتَ وذَیْتَ کنایہ بات مبہم سے ہوتا ہے۔ کم کے واسطے صدر کلام ضروری ہے اگر استفہامیہ ہو تو اسکی تمیز منصوب مفرد ہوگی جیسے کم درھما عندک (تیرے پاس کس قدر درہم ہیں) اگر خبریہ ہو تو اسکی تمیز مجرور مفرد ہوگی جیسے کم دینارٍ عندی (تیرے پاس بہت درہم ہیں) یا مجرور مجموع جیسے کم رجالٍ لقیتُہ۔ مِن جارہ دونوں کی تمیز پر آتا ہے جیسے کم من رجلٍ ضربتُ وکم من ملکٍ فی السموات۔ جب قرینہ پایا جائے تو کم کی تمیز حذف بھی ہوتی ہے جیسے کم مالُکَ (کم دینارا مالک)۔ کم ضربتَ (کم ضربۃً ضربتَ)۔

کذا ہمیشہ مکرر آتا ہے اسکے واسطے صدر کلام کی ضرورت نہیں اور اسکی تمیز منصوب مفرد آتی ہے جیسے قبضتُ کذا وکذا درھما (میں نے اتنے درہم لئے)۔

* بلا ترکیب، نحویان، ششم؛ بیاد، لیکر، کرتا ف زوفتی؛ چار اسنادی و توصیفی و فرحی؛ اضافی دان تعدادی رصوتی *

سبق نمبر (۴۸)

ظروف مبنیہ | بعض ان میں سے ضمہ پر بعض فتحہ پر اور بعض سکون پر مبنی ہیں۔

۱- اسمائے جہات ستہ مثل قبل۔ بعد۔ تحت۔ فوق۔ قدام۔ خلف مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں جبکہ ان کا مضاف الیہ محذوف اور دل میں مقصود ہو جیسے سُنَّۃَ الّتی قد خلت من قبلُ ای من قبل ذٰلک الزمان۔ پس ذٰلک الزمان قبل کا مضاف الیہ تھا جو اس جگہ سے محذوف ہے۔ ان ظروف مقطوع الاضافت کو نحویوں کی اصطلاح میں غایات کہتے ہیں۔

فائدہ۔ اسمائے جہات ستہ کا حذف مضاف الیہ سماعی ہے قیاسی نہیں۔ اسی واسطے لفظ یمین اور شمال کا قطع اضافت مسموع نہیں ظروف مبنیہ کے شمار سے خارج ہیں۔

۲- حَیثُ۔ ظرف مکان مبنی بر ضمہ اور لازم الاضافت ہے اور اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتی ہے جیسے اِجلِس حَیثُ زیدٌ جالِسٌ۔ قُم حَیثُ قامَ زیدٌ

۳- اذا مستقبل کے واسطے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو اور اسمیں شرط کے معنی ہوتے ہیں جیسے اِذا جاءَ نصرُ اللّٰہِ کبھی اس سے استمرار زمانی مراد ہوتا ہے جیسے واذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انّما نحنُ مُصلِحون یعنی ہٰذا دابُہم وعادتُہم المستمرۃ۔ کبھی مفاجات کے معنی دیتا ہے اور اس وقت اسکے بعد مبتدا کا ہونا ضروری ہے جیسے خرجتُ فاذا السبعُ واقفٌ

۴- اِذ۔ ماضی کے واسطے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو۔ اسکے بعد کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے جیسے واذکروا اِذ انتم قلیلٌ اور کبھی جملہ فعلیہ جیسے واِذ یرفعُ ابراھیمُ القواعدَ من البیتِ کبھی مفاجات کے معنی دیتا ہے جبکہ بَینا و بَینَما کے جواب میں واقع ہو جیسے بَینا انا جالِسٌ اِذ اقبلَ زیدٌ

۵- اَینَ و اَنّٰی دونوں ظرف مکان کیواسطے آتے ہیں خواہ استفہامیہ جیسے اَینَ المفرّ۔ اَنّٰی لکِ ھٰذا۔ خواہ شرط کے واسطے جیسے اَینَ تجلِس اَجلِس اَنّٰی تکُن اَکُن۔ لیکن اَنّٰی کبھی کیف کے معنی دیتا ہے جیسے انّٰی یکونُ ولدٌ ولم یمسسنی بشر

۶۔ متیٰ زمان کیواسطے آتاہی کبھی استفہامیہ ہوتاہی جیسے مَتیٰ تُسَافِرُ اور کبھی شرطیہ جیسے مَتیٰ تَقُمْ اَقُمْ۔

۷۔ اَیَّانَ مبنی بفتحہ زمان کیواسطے آتاہی اور استفہام کے معنی دیتاہی جیسے اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ۔

فائدہ۔ ایّان زمانہ مستقبل سے خاص ہی اور امور عظیمہ کیواسطے مستعمل ہوتاہے مگر متیٰ عام ہے۔

۸۔ کَیْفَ مبنی بر فتحہ اور استفہام حال کیواسطے آتاہے جیسے کَیْفَ اَنْتَ۔

۹۔ مُذْ و مُنْذُ کبھی یہ دونون اول مدت کے معنی دیتے ہین اور اس صورت مین ان کے بعد مفرد معرفہ آتاہے جیسے مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ (او) مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اور کبھی تمام مدت کے معنی اور اس صورت مین ان کے بعد مقصود بالعدد ہوتاہے خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یا جمع جیسے مَا رَأَیْتُ مُذْ (او) مُنْذُ یَوْمٌ یَوْمَانِ۔ ثَلٰثَۃُ اَیَّامٍ۔

فائدہ۔ جمہور نحوی مُذْ اور مُنْذُ کو ترکیب مین مبتدا اور اسکے مابعد کو خبر کہتے ہین۔

۱۰۔ لَدٰی و لَدُنْ یہ دونون عند کے معنی دیتے ہین جیسے اَلْمَالُ لَدَیْکَ اور ان کا استعمال عند کے مقابلہ مین خاص ہی کیونکہ چیز کی موجودگی ان مین شرط ہی اور عند مین شرط نہین پس اَلْمَالُ عِنْدَ زَیْدٍ ہر حالت مین کہہ سکتے ہین خواہ مال زید کے سامنے موجود ہو یا اُسکے گھر مین رکھا ہو ہو مگر اَلْمَالُ لَدٰی زَیْدٍ صرف اسوقت کہیں گے جبکہ مال زید کے سامنے موجود ہو۔

۱۱۔ قَطُّ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ ماضی منفی کے آتاہے جیسے مَا رَأَیْتُہٗ قَطُّ۔

۱۲۔ عَوْضُ مبنی بر ضم واسطے استغراق زمانہ مستقبل منفی کے آتاہے جیسے کَا اُعْطِیْہِ عَوْضُ۔ یہ لفظ بسبب قطع اضافت کے مبنی بر ضمہ ہے مثل اسماے جہات ستہ۔

فائدہ ظروف غیر مبنی کو جب جملہ یا اِذْ کی طرف اضافت کرین تو وہ مبنی بر فتحہ ہوجاتی ہین جیسے ھٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصَّادِقِیْنَ صِدْقُھُمْ۔ یَوْمَئِذٍ یَصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا اس جگہ یومئذ اصل مین تھا یوم اِذْ کَانَ کذا۔ اسی طرح الفاظ مثل وغیر حیکہ ما یا اَنْ یا اَنَّ کے پہلے آئین۔

سبق نمبر (۳۹)

الف (۱) اسماے مبنیہ کی حرکات کے کیا نام ہیں۔

(۲) ضمیر فصل کا استعمال کس جگہ ہوتا ہے۔

(۳) اسم اشارہ خطابی کیواسطے کتنے حروف ہیں اور کتنے صیغوں کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں۔

(۴) اسم موصول کے جزو تام بننے کیواسطے کتنی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے

(۵) اسماء الافعال اور فعل کے معنے میں کچھ فرق ہے یا نہیں۔

(۶) مرکب امتزاجی کی دوسری جزو مبنی بر کسرہ کس صورت میں ہوتی ہے۔

(۷) کذا کے استعمال کیواسطے کتنی شرطیں ہیں

(۸) متی اور ایان کے استعمال میں کیا فرق ہے۔

(۹) لدی کی جگہ عند کب مستعمل ہو سکتا ہے

(۱۰) قط اور عوض کس کس جگہ مستعمل ہوتے ہیں۔

ب۔ ان فقروں کا اردو میں ترجمہ کرو اور جن الفاظ پر خط کھینچا گیا ہے انکا استعمال بیان کرو

(۱) قل هو الله احد۔ انها زینب قائمة

(۲) تلك الرسل۔ ذلك الكتاب

(۳) انا الذی سمتنی امی حیدرہ۔ ثم لننزعن من كل شيعة ايهم اشد على الرحمن عتيا۔

(۴) غلقت الابواب قالت هيت لك۔ يقال للسيد يوم القيمة اتذكر يوم كذا وكذا۔

(۵) اذا اخرجه الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن

ج۔ فقرات مندرجہ ذیل کو صحیح کرو۔ انه هند قاعدة۔ هذه كتاب۔ جاء التي ضربته۔

عليك الرفق۔ هذا سيبويه۔ عندك كم درهم۔ ايان تسافر۔ لا آمله قط

سبق نمبر (۳۰)

معرفہ و نکرہ اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ایک معرفہ دوسری نکرہ۔ ہر کلمہ خواہ معرفہ ہو یا نکرہ اصل وضع کے لحاظ سے اسکی چار صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) یہ کہ وضع بھی خاص ہو اور موضوع لہ بھی خاص جیسے سقراط کہ یہ ایک خاص فلاں کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

(۲) یہ کہ وضع عام ہو اور موضوع لہ خاص جیسے اَنَا کہ واسطے زید متکلم اور دیگر ہر متکلم کے خاص ہے۔

(۳) یہ کہ وضع عام ہو اور موضوع لہ بھی عام جیسے انسان کہ ہر حیوان ناطق پر بولا جا سکتا ہے

پس اعلام قسم اول میں مضمرات و مبہمات قسم دوم میں اور نکرات قسم سوم میں داخل ہوں گے۔

(۴)۔ یہ کہ وضع خاص ہو اور موضوع لہ عام۔ مگر ایسا کوئی کلمہ نہیں

معرفہ نکرہ کا بیان اور انکے تثنیہ و جمع کے قاعدے کتاب الصرف میں مذکور ہو چکے ہیں۔

مونث سماعی مونث سماعی میں لفظاً کوئی علامت تانیث کی نہیں ہوتی اور نہ اسمیں نر و مادہ ہونے کی قابلیت پائی جاتی ہے۔ پھر بعض لفظ ایسے ہیں کہ وہ ہمیشہ مونث مستعمل ہوتے ہیں اور بعض ایسے کہ انکی تذکیر و تانیث اختیاری ہوتی ہے۔ اس واسطے تانیث سماعی کی پہچان ایک سخت دقت طلب کام ہے اور عربی زبان میں اسپر مستقل کتابیں تحریر ہو چکی ہیں۔ شیخ ابن حاجب نے مونثات سماعی کے مشہور الفاظ ایک قصیدہ میں منضبط کئے ہیں جنمیں سے ساٹھ* لفظ اسکے نزدیک واجب التانیث اور سترہ جائز التانیث ہیں۔ تفصیل انکی یہ ہے۔

مونث سماعی واجب التانیث

(۱)۔ اعضائے انسانی کے متعلق۔ عَیْنٌ (آنکھ) اُذُنٌ (کان) خَدٌّ (رخسارہ) ثَدْیٌ (پستان)
کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ (بازو) یَدٌ (ہاتھ) کَفٌّ (ہتھیلی) وَرِکٌ (سرین) فَخِذٌ (ران)۔
ساقٌ (پنڈلی) رِجْلٌ (پاؤں) قدمٌ (معروف) عَقِبٌ (ایڑی)،
سِنٌّ (دانت) کَبِدٌ (جگر) کَرِشٌ (اوجھ) اِستٌ (مقعد) اصبع (انگلی)۔

*مونثات کی یہ تعیین ابن حاجب کے نزدیک مسلم ہے مولوی عبدالرحیم صاحب نے رسالہ ضرورۃ الادیب میں اکیاسی لفظ واجب التانیث

(۲) حیوانوں کے نام۔ عقرب (بچھو) ثعلب (لومڑی)۔ ارنب (خرگوش)۔ افعی (اژدہا)۔

فرس (گھوڑی)۔ عنکبوت (مکڑی)۔

(۳) قدرتی اشیا۔ ارض (زمین)۔ ریح (ہوا)۔ نار (آگ) لظی (شعلہ) ملح (نمک) ذھب (سونا)

ضرب (شہد)۔ عین وینبوع (چشمہ)۔ شمس (سورج) یمین (داہنا) شمال (بایاں)

(۴) مصنوعی اشیا۔ دار (گھر) دلو (ڈول) عصی (لاٹھی) فلک (کشتی) ذراع (گز)

فاس (تبر) قوس (کمان) منجنیق (مشہور) خمر (شراب) بیر (کنواں) درع (زرہ)

فرش (بچھونا) کاس (پیالہ)۔ موسی (استرہ) سراویل (ازار)

(۵) دوزخ کے نام۔ جھنم۔ سعیر۔ جحیم۔ سقر۔

(۶) متفرقات۔ نفس (جان) غول (مصیبت) فردوس (باغ) عروض (میزان شعر)

حرب (لڑائی) صبع (بجو)

عنق (گردن)۔ قفا (گدی) لسان (زبان) رحم (بچہ دان) بیت (گھر) قِدر (ہنڈیا)۔

سِلم (صلح) صلاح (بہتری) حال (وقت) ضحی (چاشت)۔ مِسک (مشک) سما (آسمان)

ثری (خاک نمناک) طریق وسبیل (رستہ) سکین (چھری) سرطان (کیکڑا)

تنبیہ پہلی قسم کی مونثات کی طرف جب کوئی فعل یا اسم اسناد کیا جاوے یا کوئی ضمیر انکی طرف راجع ہو تو اس عامل یا ضمیر کا مونث لانا واجب ہوتا ہے جیسے ما انتہ ہذہ نفسی یا بی ارضی نموت اور مونثات قسم دوم کی اسناد میں تذکیر و تانیث کلمہ کی اختیاری ہے جیسے ضاق سبیلی۔ ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا۔

فائدہ عرب کے لوگ بعض اوقات کسی مذکر لفظ کو اسکے ہم معنی مونث لفظ پر حمل کر کے مونث کا صیغہ لا آتے ہیں چنانچہ ابو عمر بن العلا النحوی سے منقول ہے کہ اس نے یمن کے ایک شخص کو جب یہ کہتے ہوئے سنا فلان لغوب اتتہ کتابی فاحتقرھا تو کہا کہ اتتہ مونث کا صیغہ فاعل مذکر کتاب کے واسطے تمنے کیوں استعمال کیا اس نے کہا کتاب بمعنی صحیفہ مونث ہے۔

سبق نمبر (۳۱)

تذکیر و تانیث کے متعلق فقرے اور حکایتین

ان فقروں اور کہانیوں کا اُردو میں ترجمہ کرو اور مونثات سماعی و قیاسی کو پہچانو۔

الف (۱)۔ اِتَّصَلَتِ السفینةُ الی الجزیرۃ

(۲) اُنظر الی الدجاجة کیف تجمع فروخها تحت اجنحتها

(۳) لما القٰی موسیٰ عصاہُ فاذا ھی حیّةٌ تسعیٰ

(۴) عند احتکاك الاحجار تظهر النارُ

(۵) اَوحینا الی اُمِّ موسیٰ ان ارضعیه فاذا خفتِ علیه فالقیه فی الیمّ۔

ب۔ صبیٌّ مرّۃً کان یصید الجرادَ فنظر عقربًا فظنّ انّها جرادۃٌ کبیرۃٌ۔ فمدّ یدہ لیاخذها ثم تبعّد عنها فقالتِ العقربُ له لو انّك قبضتنی فی یدیك لخلّیتُك عن صیدِ الجرادِ

ج۔ البطنُ والرِّجلانِ تخاصموا فیما بینهم ایّهم یحمل الجسمَ فقالتِ الرِّجلانِ نحن بقوّتنا نحمل الجسمَ وقال الجوفُ انا ان لم اَغذ من الطعام شیئًا فلا کنتما تستطیعانِ علی المشیِ فضلًا عن اَن تحملا شیئًا

د۔ سلحفاۃٌ وارنبٌ مرّۃً تسابقتا فی العدو وجعلتا الحدّ بینهما الجبلَ لتسابقا الیه۔ فاما الارنبُ فلاجلِ دلّتها وخِفّتِها وسرعتها توانتْ فی الطریق ونامتْ۔ واما السلحفاۃُ فلاجل ثقل طبیعتها لم تکن تستقرّ ولا تتوانی فی الجری فوصلتْ الی الجبل۔ فعندما استیقظتِ الارنبُ من نومها وجدتْ السلحفاۃ قد سبقتْ فندمتْ حیث لا تنفعها الندامة۔

سبق نمبر (۳۲)

اسمائے عاملہ مشبہ بفعل

یہ پانچ اسم ہیں۔ مصدر۔ اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل او پانچوں فعل کیطرح رفع و نصب کا عمل کرتے ہیں۔ بیان انکا حسب ذیل ہے۔

مصدر اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے۔ اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع او مفعول کو نصب دیتا ہے۔ اور اکثر اپنے فاعل یا مفعول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے اَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٍ (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا) اس جگہ قیام مصدر لازم اپنے فاعل (زید) کی طرف مضاف ہے اور زید اگرچہ مضاف الیہ ہونے کے لحاظ سے مجرور ہے مگر حقیقت میں محل رفع میں سمجھا جاتا ہے کیونکہ وہ مصدر کا فاعل ہے۔

عجبتُ من دَقِّ القَصّارِ الثوب (میں حیران ہوا دھوبی کے کپڑا کوٹنے سے) اس جگہ قصّار (فاعل) لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہے۔

عَجِبْتُ مِنْ ضربِ اللّصِ الجلّادُ (میں حیران ہوا جلاد کے چور کو مارنے سے)۔ اِس جگہ لصّ (مفعول) لفظاً مجرور اور محلاً منصوب ہے۔

اسم فاعل یہ اسم اپنے فعل معروف کی مانند عمل کرتا ہے جیسے ذاهِبٌ غلامُنا (ہمارا غلام جانے والا ہے)۔ الضّاربُ زيدٌ عمرًا (زید عمرو کو مارنے والا ہے)۔ یہ اسم اکثر اوقات اپنے فاعل یا مفعول کیطرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے کامل الوجود ضاربُ عمرٍو

اسم مفعول یہ اسم اپنے فعل مجہول کی مانند عمل کرتا ہے یعنی اس اسم کو جو قائممقام اسکے فاعل کا ہو رفع دیتا ہے جیسے المضروبُ زيدٌ (زید مارا گیا ہے)۔ یہ اسم اکثر باضافت مستعمل ہوتا ہے جیسے مقطوعُ الانف (جسکی ناک کٹی ہوئی ہو یعنی نکٹا)۔

تنبیہ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے عمل کرنے کیواسطے شرائط ذیل کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ یہ کہ حال یا استقبال کے معنی ہوں

۲۔ یہ کہ مبتدا۔ ذو الحال۔ موصوف۔ اسم موصول (بمعنی الذی)، ہمزہ استفہام حرف نفی میں سے کسی ایک کے پیچھے آئیں۔ امثلہ ذیل پر غور کرو۔

بیان شرط	امثلہ اسم فاعل	امثلہ اسم مفعول
مبتدا کے بعد	زید قائم ابوہ الآن او غدا ۔ زید اس کا باپ کھڑا ہونیوالا ہے اسوقت یا روز آئندہ	زید مضروب غلامہ الآن او غدا ۔ زید اس کا غلام مارا گیا ہے اس وقت یا روز آئندہ
ذو الحال کے بعد	جاء زید راکبا غلامہ الآن او غدا ۔ زید ایسے حال میں آیا کہ اسکا غلام سوار ہونیوالا ہے اسوقت یا روز آئندہ	جاء زید مضروبا غلامہ الآن او غدا ۔ زید اس حال میں آیا کہ اسکا غلام مارا گیا ہے اسوقت یا روز آئندہ
موصوف کے بعد	ھذا رجل ضارب ابوہ الآن او غدا ۔ یہ ایسا شخص ہے کہ اسکا باپ مارنیوالا ہے اس وقت یا روز آئندہ	ھذا رجل مضروب ابوہ الآن او غدا ۔ یہ ایسا شخص ہے کہ اسکا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا روز آئندہ
اسم موصول کے بعد	جاء الضارب ابوہ خالدا الآن او غدا ۔ وہ شخص آیا جس کا باپ خالد کو مارنیوالا ہے اس وقت یا روز آئندہ	جاء المضروب ابوہ الآن او غدا ۔ وہ شخص آیا جس کا باپ مارا گیا ہے اس وقت یا روز آئندہ
ہمزہ استفہام کے بعد	اقائم زید الآن او غدا ۔ کیا زید کھڑا ہونے والا ہے اس وقت یا روز آئندہ	امضروب ابوہ الآن او غدا ۔ کیا اسکا باپ مارا گیا ہے اسوقت یا روز آئندہ
حرف نفی کے بعد	ما ضارب زید خالدا الآن او غدا ۔ زید خالد کو مارنیوالا نہیں اس وقت نہ روز آئندہ	ما مضروب ابوہ الآن او غدا ۔ اسکا باپ نہیں مارا گیا اسوقت اور نہ روز آئندہ

فائدہ۔ جب اسم فاعل نکرہ اور ماضی کے معنی اس سے مقصود ہوں تو اُسکا مضاف لانا ضروری ہے جیسے زید ضاربُ عمرٍو امس اور جب معرف باللام ہو تو پھر اسمیں تمام زمانے برابر ہوتے ہیں جیسے زید الضارب ابوہ عمرًا الآن او غدا او امس۔

سبق نمبر (۳۴)

صفت مشبہ یہ صفت اپنے فعل لازم کیطرح فاعل کو رفع دیتی ہے جیسے زیدٌ حسنٌ وجہُہٗ اور اسکے عمل کیواسطے صرف یہ شرط ہے کہ مبتدا ذوالحال موصوف نکرہ استفہام حرف نفی مین سے کسی کے پیچھے آئے۔ اسکا صیغہ کبھی معرف باللام ہوتا ہے کبھی غیر معرف باللام اور ہر صورت مین اسکا معمول مضاف ہوگا یا معرف باللام یا ان دونون سے خالی۔ یہ چھ قسمین ہوئین لیکن ان مین سے ہر ایک کا معمول باعتبار فاعل اور مفعول اور مضاف الیہ ہونے کے یا مرفوع ہوگا یا منصوب یا مجرور۔ پس اس لحاظ سے صفت کی اٹھارہ قسمین ہوئین انکی مفصل کیفیت نقشہ مندرجہ ذیل مین دیکھو۔

	قسم معمول	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جری
صفت مشبہ غیر معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	حسنٌ وجہُہٗ ا	حسنٌ وجہَہٗ ح	حسنُ وجہِہٖ خ
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	حسنٌ الوجہُ ق	حسنٌ الوجہَ ا	حسنُ الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونون سے خالی ہو	حسنٌ وجہٌ ق	حسنٌ وجہًا ا	حسنُ وجہٍ ا
صفت مشبہ معرف باللام	جبکہ معمول مضاف ہو	الحسن وجہُہٗ ا	الحسنُ وجہَہٗ ح	الحسنُ وجہِہٖ م
	جبکہ معمول معرف باللام ہو	الحسن الوجہُ ق	الحسن الوجہَ ا	الحسنُ الوجہِ ا
	جبکہ معمول ان دونون سے خالی ہو	الحسن وجہٌ ق	الحسنُ وجہًا ا	الحسنُ وجہٍ م

فائدہ۔ جب صفت کا معمول مرفوع ہو تو اسمین ضمیر نہین ہوتی کیونکہ اسوقت اس کا معمول اسکا فاعل ہوتا ہے پس صفت کا صیغہ اس صورت مین ہمیشہ واحد آئیگا خواہ معمول واحد ہو یا تثنیہ یا جمع اور اگر معمول منصوب یا مجرور ہو تو صفت مین ضمیر ہوگی جو موصوف کی طرف راجع اور اسکی فاعل ہو ضمیر تذکیر و تانیث اور تثنیہ و جمع مین موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔ پس نو صیغے جنمین ایک ضمیر ہے احسن کہلاتے ہین اور دو صیغے جن مین دو ضمیرین ہین حسن اور چار صیغے جسمین کوئی ضمیر نہین قبیح۔ ان کے علاوہ ایک مختلف اور دو ممتنع ہین نقشہ مین احسن کیواسطے ا حسن کیواسطے ح قبیح کیواسطے ق مختلف کیواسطے خ اور ممتنع کیواسطے م لکھا گیا ہے۔

سبق نمبر (۳۴)

اسم تفضیل یہ اسم اپنے فعل کی مانند عمل کرتا ہے اور اسکا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے

۱- مِنْ سے جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید عمرو سے بہتر ہے)۔ اس صورت مین اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے جیسے زَیْدٌ افضل مِنْ عَمْرٍو و هِنْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔

۲- اَلْ سے جیسے زَیْدُنِ الْاَفْضَلُ (زید بہتر ہے)۔ اس صورت مین اسم تفضیل کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ صیغہ مین لازم ہے جیسے زیدٌ الافضل وهندن الفُضْلیٰ

۳- اضافت سے جیسے زیدٌ افضل القوم (زید قوم سے بہتر ہے) اس صورت مین اسم تفضیل کی مطابقت موصوف سے اختیاری ہے جیسے زیدٌ افضل الناس وهندٌ افضل النساء یوں کہیں زیدٌ افضل الناس وهندٌ فُضْلی النساء۔

تنبیہ - اسم تفضیل کا استعمال مذکورہ بالا صورتون کے سوا جائز نہیں مگر جب مفضل علیہ معلوم اور معین ہو تو اس وقت حذف جائز ہوتا ہے جیسے الله اکبر یعنی اکبر کل شیٔ یا اکبر من کل شیٔ - اور منجملہ تین صورتون کے دو کا جمع کرنا بھی ناجائز ہے جیسے زیدٌ الافضل من عمرٍو۔

فائدہ تینون صورتون مین اسم تفضیل کا فاعل ضمیر ہوتی ہے اور اسم تفضیل اسم مضمر مین عمل کرتا ہے اسم مظہر مین نہین کرتا مگر ایسی صورت مین کہ اسم تفضیل باعتبار لفظ کے صفت کسی چیز کی ہو اور باعتبار معنی کے صفت ایسی چیز کی کہ پہلی شے اور اسکے غیر مین مشترک ہو اور نیز اسم تفضیل منفی ہو جیسے مَا رَاَیْتُ رَجُلاً اَحْسَنَ فِی عَیْنِهِ الْکُحْلُ مِنْهُ فِی عَیْنِ زَیْدٍ (یعنی کوئی آدمی ایسا نہین دیکھا کہ اسکی آنکھ مین سرمہ بہت اچھا ہو اس سرمہ سے جو زید کی آنکھ مین ہے) اس مثال مین احسن مفضل باعتبار لفظ کے رجلاً کی صفت ہے اور حقیقت مین کحل کی جو باعتبار چشم رجل کے مفضل اور باعتبار چشم زید کے مفضل علیہ ہے پس احسن نے اس جگہ کحل اسم مظہر مین عمل کیا یہ فقرہ یون بھی کہا جا سکتا ہے ما رایت رجلا احسن فی عینه الکحل من عین زیدٍ۔

سبق نمبر (۳۵)

الف (۱) جب مصدر مضاف ہو تو حالت فاعلیت میں اُسپر کیا اعراب آئیگا۔

(۲) اسم فاعل اور اسم مفعول کے عامل ہونیکے واسطے کیا شرط ہے۔

(۳) صفت مشبہ کے کون کون سے صیغے حسن ہیں اور انکے احسن کہلانیکی کیا وجہ ہے۔

(۴) جب اسم تفضیل مِن سے مستعمل ہو تو وحدت و جمعیت کی کیا صورت ہوگی۔

(۵) جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو اُس سے کونسا زمانہ مفہوم ہوگا۔

ب۔ فقرات ذیل کا ترجمہ کرو اور جن الفاظ میں اسماے مشبہ بالفعل نے عمل کیا ہے اُنکو ظاہر کرو۔

(۱) الفتنۃُ اشدُّ من القتل۔ واللہ اعلم بالصواب

(۲) خیرُ الامور اوساطُھا۔ اَشَدَّ تنکیلا

(۳) دفعُ اللہِ النّاس والمقیمی الصلوۃ

(۴) اِنَّ المقیم حسنۃٌ اشوارہ۔ جادِلھُم بِالّتی ھِیَ+ احسَنُ

(۵) قال السّماکُ قد اَعجبنِي ھجومُ السّماکِ فی الدجلۃ ولذٰلکِ بلع السّماکَ الشصَّ

(۶) الطریقُ مُندرِسۃٌ جادّتہٗ والسّبیلُ مُدرِسٌ اِنجِدادُہٗ۔

(۷) الصّبیا حُذُو الشّبکۃِ مقطوعۃٌ اَمراسہ الیوم اوغدا

ج۔ فقرات ذیل کو صحیح کرو اور ہر ایک درستی کی وجہ بیان کرو۔

(۱) زیدین الافضل من عمرٍو۔ الزیدانِ افضلان من عمرٍو

(۲) زیدٌ حسنَ وجہٗ۔ زیدٌ حسنٌ وجھہ

(۳) قائم زیدٌ الآن او غدًا۔ ھذا ابوہ الآن او غدا

(۴) عجبتُ فیا مُزیدٍ۔ اعجبنی زیدٌ ضربَ عمرًا

+ ہِیَ مبتدا اور احسن خبر۔ اِس جگہ اسم تفضیل کا استعمال اضافت سے ہے اور الطریق مضاف الیہ محذوف پس ضمیر عائد اور مبتدا کی مطابق

سبق نمبر (۳۶)
فعل کا بیان

فعل کی تقسیم فعل کی تین قسمین ہین (۱) ماضی (۲) مضارع (۳) امر- انہین سے ماضی مبنی بر فتحہ ہوتا ہے امر مبنی بر جزم اور مضارع معرب- مضارع کے معنی لغت مین مشابہ کے ہین اور وہ دو باتون مین اسم کے مشابہ ہے

اول تعداد حروف اور موافقت حرکات وسکنات مین جیسے یضرب و ضارب

دوم زمانہ حال اور استقبال کی مشارکت مین جیسے اسم فاعل مین پائی جاتی ہے

یہ فعل سَ اور سوف کے آنے سے استقبال کے ساتھ خاص ہوجاتا ہے جیسے سَیَضْرِبُ وسَوْفَ یَضْرِبُ- اور لام مفتوحہ کے آنے سے حال کے معنی دیتا ہے جیسے انی لیحزننی

مضارع کا اعراب مضارع کے تین اعراب ہین رفع- نصب وجزم- اس اعراب کے لحاظ سے مضارع کے صیغے چار حصون مین تقسیم کئے گئے ہین

۱- مفرد صحیح کے پانچ صیغے سوائے واحد مونث مخاطب کے انکا رفع ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم سکون سے ہوتا ہے

حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
یفعلُ تفعلُ- افعلُ نفعلُ	لن یفعلَ لن تفعلَ لن افعلَ لن نفعلَ	لم یفعلْ لم تفعلْ لم افعلْ لم نفعلْ

۲- مفرد ناقص واوی و یائی جیسے یَدْعُوْ و یَرْمِیْ ان کا رفع تقدیر ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم حذف لام سے ہوتا ہے امثلہ ذیل کو دیکھو

حالت رفعی- وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ- ھو یَرْمِیْ

حالت نصبی- لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُوْنِہٖ اِلٰھًا- ھو لن یرمیَ-

حالت جزمی- کَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَا اِلٰی ضُرٍّ مَّسَّہٗ- ھو لم یَرْمِ

۳- مفرد ناقص الفی جیسے یَرْضٰی و یَخْشٰی اسکا رفع تقدیر ضمہ سے نصب تقدیر فتحہ سے اور جزم حذف لام سے ہوتا ہے جیسے لَا یَرْضٰی لِعِبَادِہِ الْکُفْرَ لَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَہُوْدُ - لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ

۴- صحیح اور ناقص کے چار تثنیے اور دو صیغے جمع مذکر غائب و مخاطب اور ایک صیغہ واحد مؤنث مخاطب ان سب کا رفع اثبات نون سے نصب و جزم اسکے حذف سے ہوتا ہے امثلہ ذیل کو دیکھو -

قسم صیغہ	حالت رفعی	حالت نصبی	حالت جزمی
تثنیہ	یفعلانِ - یدعوانِ - یرمیانِ یرضیانِ	لن یفعلا لن یدعوا - لن یرمیا لن یرضیا	لم یفعلا لم یدعوا لم یرمیا - لم یرضیا
جمع	یفعلونَ یدعونَ - یرمونَ یرضونَ	لن یفعلوا لن یدعوا لن یرموا لن یرضوا	لم یفعلوا - لم یدعوا - لم یرموا - لم یرضوا
واحد مؤنث مخاطب	تفعلینَ تدعینَ - ترمینَ - ترضینَ	لن تفعلی لن تدعی لن ترمی - لن ترضی	لم تفعلی لم تدعی لم ترمی لم ترضی

جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے دو صیغے نون ضمیر کے ساتھ متصل ہونیسے مبنی بر سکون ہوتے ہیں اور نصب و جزم کے داخل ہونے سے انمیں کچھ تغیر نہیں ہوتا -

سبق نمبر (۳۷)

مضارع کی حالت اعرابی عوامل کے لحاظ سے مضارع کی تین صورتیں ہیں مرفوع - منصوب اور مجزوم -

مرفوع - مضارع کا عامل رفع معنوی ہے یعنی یہ کہ فعل عامل نصب اور جزم سے خالی ہو جیسے یَضْرِبُ

منصوب - مضارع کے عامل نصب پانچ ہیں

۱- اَنْ یہ حرف مضارع کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے جیسے اُحِبُّ اَنْ تَقُوْمَ ای احب قیامک

۲- لَنْ یہ حرف مضارع کو نفی تاکید مستقبل کے معنی میں کرتا ہے جیسے لن اَفْعَلَ

۳- کَیْ یہ حرف واسطے تعلیل و سببیت کے آتا ہے یعنی اسکا ما بعد ما قبل کا سبب ہوتا ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ

۴- اِذَنْ یہ حرف واسطے جواب اور جزا کے مضارع مستقبل کے ساتھ آتا ہے جیسے اذن تدخل الجنہ

۵- اَنْ مقدرہ اور یہ چھ مقام پر آتا ہے

(۱) بعد حَتّٰی جیسے سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ

(۲) بعد لام کَے جیسے سرتُ لادخلَ المدینہ

(۳) بعد لام جحد جیسے ماکان اللهُ لِیُعَذِّبَهُم

فائدہ - یہ تینوں حرف جارہ ہیں چونکہ فعل پر ان کا داخل ہونا ممتنع تھا اسواسطے اَنْ مصدریہ مقدر تھا

(۴)- بعد اُس فَ کے جو امر کے پیچھے آئے جیسے زُرْنِی فَاُکْرِمَكَ - یا نہی کے بعد جیسے لاتطغوا فیہ فیحلَّ علیکم غضبی - یا استفہام کے بعد جیسے اَیْنَ بَیْتُكَ فَاَزُرَكَ یا نفی کے بعد جیسے ما تاتینا فتحدثنا - یا تمنی کے بعد جیسے لیتَ لِی مالًا فَاُنْفِقَهُ - یا عرض کے بعد جیسے الا تَنْزِلُ بنا فتصیب خیرًا

(۵) بعد اُس وَاؤ کے جو مواضع مذکورہ بالا کے پیچھے آئے جیسے اَسْلِمْ وَتَسْلَم وغیرہ -

فائدہ - ف اور واو کے بعد اَنْ مقدر ہونے کی یہ وجہ ہے کہ یہ دونوں حرف عطف ہیں اور ماقبل انکا جملہ انشائیہ - اور عطف جملہ خبریہ کا جملہ انشائیہ پر منع ہے اسواسطے ان کے مابعد کو اَنْ مصدریہ کے مقدر کرنے سے مفرد کیا پھر مفرد کا مفرد پر عطف ڈالا -

(۶) بعد اُس اَوْ کے جو اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو جیسے لالزمنك او تعطینی حقی

تنبیہ - جو اَنْ مشتقات علم کے بعد واقع ہو مضارع کو نصب نہیں دیتا بلکہ وہ مخففہ اَنْ مثقلہ سے ہوتا ہے جیسے علم اَنْ سیکونُ منکم مرضٰی - اور جو اَنْ ظن کے بعد آئے اسکی دو حالتیں ہیں اگر مصدریہ ہے تو نصب دیگا جیسے خَشِیْتُ اَنْ تَرجع - اور اگر اَنْ مثقلہ سے مخففہ ہے تو رفع جیسے ظَنَنْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ -

--- جملہ انشائیہ وہ ہے جسمیں کسی طرح کی خواہش پائی جائے جیسے اِضْرِبْ جملہ خبریہ وہ ہے جسمیں کسی طرح کی خبر پائی جائے جیسے ضَرَبَ دیکھو صفحہ ۱۱

سبق نمبر (۳۸)

مجزوم ۔ مضارع کے عامل جزم پانچ حرف ہین

۱۔ لم یہ حرف مضارع کو ماضی منفی کے معنی مین کر دیتا ہے جیسے لم یلد ولم یولد ای ما ولد و لا وُلد

۲۔ لمّا یہ حرف مثل لم کے عمل کرتا ہو جیسے لما یضرب ای ما ضرب فرق دونون مین اس قدر ہے کہ لما کی نفی ماضی کے تمام زمانون کو مستغرق ہوتی ہو پس لمّا یضرب کے یہ معنی ہون گے کہ ضارب نے کبھی کسی زمانہ مین ازمنہ گذشتہ مین سے نہین مارا ۔

۳۔ لام امر یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنی طلب فعل کے پیدا کرتا ہو جیسے لِیَضْرِبْ زَیْدٌ جب اس لام کے پہلے واو یا فا آئے تو ساکن ہوتا ہو جیسے فَلْیَضْحَکُوا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا ۔

۴۔ لائے نہی یہ حرف مضارع پر داخل ہو کر معنی ترک فعل کے پیدا کرتا ہے جیسے لَا یَضْرِبْ زَیْدٌ

۵۔ اِنْ شرطیہ یہ حرف دو فعلون پر آتا ہے جنمین سے پہلا فعل دوسرے فعل کا سبب ہوتا ہو جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ پہلے کو فعل شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہین ۔ یہ حرف ہمیشہ مستقبل کے معنی دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے ان ضربتَ ضربتُ اور اس جگہ جزم تقدیری ہو گی کیونکہ ماضی مبنی ہے اور اسکو اعراب نہین آسکتا

فائدہ ۔ اِنْ شرطیہ کے معنی مین مندرجہ ذیل نو کلمے مستعمل ہوتے ہین مہما ۔ اذما ۔ حیثما ۔ این متی ۔ ما ۔ من ۔ ایّ ۔ انّی اور انکو کلم المجازات یعنی کلمات شرط و جزا کہتے ہین جیسے مھما تأتنا بہ من آیۃ لتسحرنا بھا ۔ اذ ما دخلت علی الرسول فقل لہ حقًا حیثما تقصد اقصد ۔ اینما تکونوا یدرککم الموت متی تضع العمامۃ تعرفونی ۔ ما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ من یعمل سوءًا یجز بہ ۔ ایًّا ما تدعوا فلہ الاسماء الحسنٰی ۔ انّی تکن اکن ۔

تنبیہ۔ جب شرط اور جزا دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط مضارع ہو تو مضارع میں جزم واجب ہو گا جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ۔ اِنْ تضربنی ضربتك اور اگر جزا مضارع ہو تو جزم اور رفع دونوں جائز ہیں جیسے ان جئتنی اکرمك او اکرمُك

جب جزا فعل ماضی بغیر قد کے ہو تو اسکے پہلے ف کا لانا جائز نہیں جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ۔ مگر جب جزا فعل مضارع مثبت یا منفی بہ لا ہو تو ف کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں جیسے ان یکن منکم الف یغلبوا الفین ومن عاد فینتقم اللہ منہُ۔

اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو ف کا لانا واجب ہے جیسے اِنْ یسرق فقد سرق اخٌ لہٗ من قبل۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دینًا فلن یقبل منہ۔

کبھی اذا جملہ اسمیہ کے ساتھ ف کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے جیسے وان تُصِبْھُمْ سَیِّئَۃٌ بما قدمت ایدیھم اذا ھُمْ یقنطُون ای فھم یقنطون

سبق نمبر (۳۹)

فعل کی تقسیم بلحاظ عمل فعل علی العموم عامل قیاسی ہوتا ہے جو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے مگر بعض فعل سماعی ہیں اور اپنی خصوصیات کے باعث اسکے سوا عمل کرتے ہیں اور یہ پانچ ہیں (۱) افعال ناقصہ (۲) افعال مقاربہ (۳) افعال قلوب (۴) افعال مدح وذم (۵) فعل تعجب ان میں سے پہلے دو فعلوں کا بیان نواسخ جملہ اسمیہ کے تحت آچکا ہے۔ باقی تینوں کا بیان اس جگہ لکھا جاتا ہے۔

٭ عوامل کی پہلی تقسیم باعتبار لفظی اور معنوی کے صفحہ   میں مذکور ہو چکی ہے۔ پھر لفظی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قیاسی جس کے لئے ضابطہ کلیہ مقرر ہے اور ہر فرد کا اسپر قیاس ہو سکتا ہے۔ دوسری سماعی جسکا مدار سماع یعنی عرب کے محاورات سننے پر ہے اور کوئی قاعدہ کلیہ اس کیواسطے مقرر نہیں۔

افعال قلوب | یہ سات فعل ہیں۔ حَسِبَ ظَنَّ۔ خَالَ شک کے واسطے عَلِمَ رَاٰی۔ وَجَدَ یقین کے واسطے اور زَعَمَ شک ویقین دونوں ہیں مشترک ہی۔ ان کو افعال قلوب اسواسطے کہتے ہین کہ ان کا تعلق دل سے ہے اور ہاتھ پانوں کوان کے صدور مین کچھہ دخل نہین ہوتا اور چونکہ ان مین شک ویقین کے معنی پائے جاتے ہین۔ اس واسطے ان کو افعال شک ویقین بھی کہتے ہین یہ فعل مبتدا وخبر پر آتے ہین اور دونون کو بوجہ مفعولیت کے نصب دیتے ہین جیسے حَسِبْتُ الجوکَ خبیرًا۔ ظَنَنْتُ زیدًا عالمًا۔ خِلْتُ الدارَ خالیۃً۔ علمتُ زیدًا امینًا۔ رایتُ اللّٰہَ اکبرَ کلِّ شئٍ۔ وجدتُکَ عائلًا۔ زعمتُ اللّٰہَ غفورًا۔ زعمتُ الشیطانَ شکورًا۔

تنبیہ۔ افعال قلوب کے دو مفعولون مین سے جب ایک کا ذکر کیا جائے تو دوسرے کا ذکر کرنا واجب ہوتا ہے کیونکہ یہ دونون مفعول بمنزلہ ایک مفعول بہ کے ہوتے ہین۔ مگر جب ظَنَّ بمعنے اِتَّہَمَ وعلم بمعنی عرف ورای بمعنی ابصر ووجد بمعنی اصاب کے ہو تو صرف ایک مفعول کو نصب آئیگا اور اُس وقت یہ فعل افعال قلوب سے نہ ہون گے جیسے ظَنَنْتُ زیدًا (ای اتھمتہ)۔ علمت بکرًا (ای عرفت شخصہ) وغیرہ۔

اور جب یہ فعل مبتدا وخبر کے بیچ مین آئیں یا دونون سے موخر ہون تو اس وقت انکا عمل زائل ہوجاتا ہی جیسے زیدٌ ظننتُ قائمٌ۔ زیدٌ قائمٌ ظننتُ۔ ایسا ہی جب ہمزہ استفہام یا نفی یا لام ابتدا کے پہلے واقع ہون تو اُسوقت بھی عمل باطل ہوتا ہی۔

فائدہ۔ صَیَّرَ۔ اِتَّخَذَ۔ جَعَلَ۔ خَلَقَ۔ تَرَکَ افعال تصییر کہلاتے ہین یعنی وہ فعل جو ایک چیز کو اُسکے اصلی حال سے پھرا دین یہ بھی دو اسمون پر آتے ہین اور دونون کو نصب دیتے ہین جیسے صَیَّرْتُ الطین خزفًا اتخذ اللّٰہُ ابراہیمَ خلیلًا۔ جعل الارضَ فراشًا۔ خلق اللّٰہُ الانسانَ ھلوعًا۔ ترکتہ حیرانًا۔

سبق نمبر (۴۰)

افعال مدح وذم یہ چار فعل ہیں نِعْمَ۔ حَبَّذَا۔ بِئْسَ۔ سَاءَ۔ پہلے دو فعل مدح اور توصیف کے واسطے آتے ہیں اور آخری دونوں ہجو اور ذم کے واسطے۔ ان میں سے نعم بئس اور ساء کا فاعل اکثر اسم ذو اللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو ذو اللام کی طرف مضاف ہو اور اس کے بعد ایک اور اسم مرفوع ہوتا ہے جسکی توصیف یا ہجو مقصود ہوتی ہے اور اسکو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں جیسے نعم الرجل زید۔ نعم غلام الرجل زید۔ بئس الرجل بکر۔ بئس غلام الرجلِ بکرٌ اور یہی حال ساء کا ہے کبھی نعم کے ساتھ ما آتا ہے جو شئے کے معنی میں ہوتا ہے جیسے فَنِعِمَّا هِیَ اسے نعم شئے ہی

حبذا مرکب ہے حَبَّ فعل ماضی اور ذا اسم اشارہ سے جو اس حَبَّ کا فاعل ہے اور اسکے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ

فائدہ۔ ترکیب میں مخصوص بالمدح یا بالذم مبتدا موخر ہوتا ہے اور فعل مع فاعل اسکی خبر مقدم۔ اور بعض کے نزدیک مخصوص خبر مبتدا محذوف کی ہے جو ایک ضمیر منفصل ہوتی ہے اس صورت میں نعم الرجل زید کی تقدیر ہوگی نعم الرجل هو زید

اور جب قرینہ پایا جائے تو مخصوص محذوف ہوتا ہے جیسے نعم العبد اسے ایوب۔

افعال تعجب فعل تعجب کے دو صیغے ہیں (۱) مَا اَفْعَلَهٗ (۲) اَفْعِلْ بِهٖ اور یہ دونوں واسطے اظہار تعجب کے آتے ہیں جیسے ما احسن زیدًا ای ای شئے اَحْسَنَ زیدًا۔ اَحْسِنْ بِهٖ ای اَحْسَنَ زَیْدٌ۔ پہلے فعل میں ما مبتدا ہے اور احسن کا فاعل ھو اور زید مفعول بہ۔ دوسرے فعل میں اَحْسِنْ صیغہ امر بمعنی ماضی اور زید مجرور فاعل فعل جسکے پہلے ب جارہ زائد ہے۔

فائدہ۔ یہ صیغے صرف ان فعلوں سے آتے ہیں جنسے افعل التفضیل بنایا جاتا ہو اگر ثلاثی مزید فیہ یا رباعی سے اسکے معنے ادا کرنے ہوں تو لفظ اشد اس فعل کے مصدر کے ہمراہ ذکر کیا جاتا ہے جس سے فعل تعجب بنانا مقصود ہو جیسے ما اشد اخضراره واشدد باخضراره

سبق نمبر (۴۱)

جملہ کی تقسیم | جملہ کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ جملہ اسمیہ جسکی پہلی جزو اسم ہو جیسے زیدٌ قائمٌ

۲۔ جملہ فعلیہ جسکی پہلی جز فعل ہو جیسے قامَ زیدٌ

(حرف چونکہ نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ اس واسطے یا زیدُ۔ ان زیدًا قائمٌ مین حرف کا کچھہ لحاظ نہ ہوگا کیونکہ پہلا قائممقام اَدْعُو کے ہے پس فعلیہ ہُوا اور دوسرا جملہ اسمیہ)

۳۔ جملہ ظرفیہ جسکی پہلی جز ظرف اور اُسکا آخر اسم مرفوع ہو جیسے عندِی مالٌ

۴۔ جملہ شرطیہ جسکے پہلے حرف شرط اور دو جملون سے مرکب ہو۔ جملہ اول کو شرط کہتے ہین اور جملہ ثانی کو جزا یہ دونون جملے خواہ فعلیہ ہون جیسے ان تکرمنی اکرمك یا ایک فعلیہ اور دوسرا اسمیہ جیسے ان تضربنی فانا ضاربك۔

فائدہ - اس تقسیم سے ظاہر ہے کہ درحقیقت جملہ کی دو قسمین ہین ایک اسمیہ دوم فعلیہ - کیونکہ ظرفیہ ایک طرح سے جملہ فعلیہ ہے اور بقول بعض جملہ اسمیہ ہے - اور شرطیہ دو جملہ فعلیہ یا ایک فعلیہ اور اسمیہ سے ملکر بنتا ہے

جملہ خبریہ و انشائیہ | مفہوم کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمین ہین۔

۱۔ خبریہ جسکے کہنے والے کو جھوٹا یا سچا کہہ سکین جیسے جاء احمدُ۔

۲۔ انشائیہ جسکے کہنے والے کی طرف جھوٹ یا سچ کی نسبت نہ ہو سکے جیسے اِضرِبْ ۔

پس جس جملہ مین کسی قسم کی خبر پائی جاوے وہ جملہ خبریہ ہے اور جسمین کسیطرح کی خواہش پائی جائے وہ جملہ انشائیہ - جملہ انشائیہ مین امر۔ یا نہی ۔ یا استفہام ۔ یا تمنی ۔ یا ترجی ۔ یا عقود ۔ یا ندا ۔ یا عرض ۔ یا قسم ۔ یا تعجب مین سے کسی چیز کا ہونا ضرور ہے بغیر اسکے جملہ انشائیہ نہین ہوسکتا جملہ انشائیہ ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اور جملہ خبریہ کبھی فعلیہ ہوتا ہے اور کبھی اسمیہ۔

سوالات

الف (۱)۔ مضارع کن امور میں اسم سے مشابہ ہے۔

(۲)۔ جو اَنْ مشتقات علم کے بعد آئے وہ مضارع پر کیا اثر کرتا ہے۔

(۳)۔ کلم المجازات کی تفصیل بیان کرو اور بتلاؤ کہ وہ کیا عمل کرتے ہیں۔

(۴)۔ اِنْ شرطیہ کے بعد کس حالت میں فَ کا لانا واجب ہے۔

(۵)۔ افعال قلوب میں سے کون کون فعل اور کس وقت متعدی بیک مفعول ہوتے ہیں۔

ب (۱)۔ ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب میں مضارع کا ناصب کون ہے

(۲)۔ من وجد خیرا فلیحمد اللہ میں لام پر جزم کیوں ہے

(۳)۔ ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت میں علم کا دوسرا مفعول کیوں نہیں آیا

(۴)۔ والارض فرشناھا فنعم الماھدون میں نعم کا مخصوص بالمدح کون ہے

(۵)۔ ما احسن بزید میں احسن کیا کلمہ ہے اور اسکا فاعل کون ہے۔

ج ۔ فقرات ذیل میں جن لفظوں پر خط کھینچا گیا ہے اُن کی کیفیت عمل بیان کرو۔

(۱) ذرھم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا یومھم الذی یوعدون

(۲) لا تفتروا علی اللہ کذبا فیسحتکم بعذاب۔

(۳) ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا یضاعفہ لکم۔

(۴) الدنیا والاخرۃ ضرتان ان ارضیت احدیھما اسخطت الاخری۔

(۵)۔ الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتاب یدعون الی کتاب اللہ لیحکم بینھم۔

(۶) بئس الاسم الفسوق بعد الایمان۔ نعم اجر العاملین۔

(۷) ما اصبرھم علی النار۔ اسمع بھم وابصر۔ فانظر ماذا تری۔ انی ارانی اعصر خمرا

سبق نمبر (۴۲)

مندرجہ ذیل کہانیوں کا ترجمہ کرو۔ مرفوعات منصوبات مجرورات و توابع کو پہچان کر ان کے اعراب بیان کرو اور جو اسمائے مبنی ہیں ان کو علیحدہ علیحدہ مع قسم کے لکھو۔

(۱) قِیْلَ اِنَّ بعضَ الادباءِ مرَّ ذاتَ یومٍ من الایّامِ علی نحویٍّ یدرّسُ فِی دارۃٍ لہٗ وبینَ یدیہ صبیٌّ یقرأُ فی النحوِ فوقف بازاءِ بابہٖ لیسمع قرأۃَ الصبی۔ فسمعہ یقول یا سیدی اذا اقلتَ خرج الناس الّا زیدًا او قیل لی لایِّ سببٍ لم یخرج زید فما اقول فقال الشیخ قل انہ مشتغل بضربِ عمروٍ قال الصبی احسنتَ۔ فاذا اقلتُ قام القوم الا الحمار او قیل لی لایِّ علۃٍ لم یقم الحمارُ فما اقولُ۔ فقال الشیخ قل انہ مشتغل باکلِ العلفِ قال الصبی احسنتَ فاذا قلتُ جاء الامیرُ الجیشُ و قیل لی ما الّذی جاء بالامیر و جیشہ فما اقول۔ قال الشیخ قل انہم جاؤا بحکم ھذا الشیخ لضربی فصرخ الصبی و نادٰی یا امّتٰہ یا محمد یا ذکرکونی یا اخی اغث اخاک یا ابت الوحا الوحا ھیا قومی العجل العجل فان الشیخ قد جُنّ ولذا امر بضربی ثم ولّٰی ھاربًا فضحک الادیب منہما و مضٰی لشانہٖ۔

(۲) قیل ان الکسائی کان جالسًا ذات یوم فی دارہ اذ سمع قائلًا یقول اعلمُ ایھا الناس انّ حماری ھذا الذی انا راکبٌ علیہ ھو الکسائی النحویُّ فلیعلم الحاضر الغائبَ۔ فامتلاء الکسائی غیظًا حین سمع کلامہ و خرج من الدار مسرعًا لینظر من الذی جعلہ حمارًا فاذا ھو رجل طویل القامۃ عظیم الھامۃ فدنا منہ و قال لہ ایھا الشیخ علمنا بالکسائی انّہ آدمیٌّ فکیف صار حیوانًا ناھقًا۔ قال نعم انی دعوتُ ربی البارحۃ ان یمسخ حماری النحوَ عمرو و من ضرب زید فانہ السبب فی ذلک وکنتُ مضطجعًا علی فراشی ثم انی انزلتُ من علی السریر لاغلق بابَ الدار فوجدتُ ھذا الحمارَ فی الدھلیز فعلمتُ ان اللہ قد استجاب دعائی و جعلہ کما تری۔ فضحک الکسائیُّ و رجع الٰی منزلہ و ھو یُحَوْقِلُ من کلامہ الدالِ علی غباوتہ و جھلہ۔

حروف کا بیان

حروف کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) حروف غیر عاملہ- ان دونوں کا بیان قسم و ارکتاب الصرف میں مختصراً مذکور ہو چکا ہے اس جگہ تشریحات زائد کے ساتھ بہ ترتیب تہجی لکھا جاتا ہے

حرف ہمزہ

ہمزہ (۱) ندائے قریب کے واسطے جیسے اَفَاطِمُ مَهْلاً بعض هٰذَا التدلل یعنے اے فاطمہ-

(۲) استفہام کے واسطے جیسے اَزَیْدٌ قَائِمٌ (۳) مساوات کے واسطے جیسے سَوَاءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ یہ ہمزہ مصدر کی جگہ آتا ہے پس ءَاَنْذَرْتَهُمْ کے معنی ہوں گے سواء اِنْذَارُهُمْ-

اَجَلْ حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے آتا ہے -

اِذْ و اِذَا- ان دونوں حرفوں کا بیان ظروف مبنیہ میں درج ہو چکا ہے-

اِذَنْ و اِذْمَا- ان دونوں کا بیان اعراب مضارع میں مذکور ہو چکا ہے -

اَلْ حرف تعریف ہے اور چار معنوں میں مستعمل ہوتا ہے-

(۱) جنسی جیسے اَلرَّجُلُ اَفْضَلُ مِنَ الْمَرْاَةِ-

(۲) عہد خارجی جبکا مدخول متکلم اور مخاطب کو معلوم ہو جیسے جاءَ الامیرُ

(۳) عہد ذہنی جو متکلم کے ذہن میں ایک فرد غیر معین مراد ہو جیسے اَخَافُ اَنْ یَّاکُلَهُ الذِّئْبُ

(۴) استغراقی جو تمام افراد کو شامل ہو جیسے اَلْاِنْسَانُ حَیَوَانٌ

اَلْ - موصولہ بھی ہوتا ہے جبکہ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو جیسے الضَّارِبُ

والمضروب اور کبھی زائدہ جیسے اَلَآنَ یُدُّ۔

اَلَا (۱) تنبیہ کے واسطے جیسے اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ (۲) توبیخ والکار کیواسطے جیسے الازیدٌ قائمٌ (۳) تمنی کے واسطے جیسے الاَ نزل عندی (۴) عرض یعنی کسی چیز کا نرمی ہو اگنا جیسے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ۔

اَلَّا حرف تحضیض ہے جیسے الا تصلی

اِلَّا (۱) استثنا کے واسطے جیسے فشربوا منہ الاقلیل (۲) صفت بمعنی غیر جیسے لوکان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا (۳) برائے عطف جیسے لئلا یکون للناس علیکم حجۃ الا الذین ظلموا منھم اے ولا الذین ظلموا۔

اِلٰی (۱) واسطے انتہاے غایت کے خواہ زمانی ہو جیسے ثم اتموا الصیام الی اللیل خواہ مکانی جیسے اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ ۔(۲) بمعنی معیت جیسے لاتاکلوا اموالھم اِلٰی اموالکم (۳) بمعنی عند جیسے ام لاسبیل الی الشباب وذکرہ۔ اشھی اِلیَّ من الرحیق السلسل۔

اَمْ ۔(۱) متصلہ جبکہ اسکا مابعد اسکے ماقبل سے مربوط ہو اور ہمزۂ استفہام اسکے پہلے آئے جیسے آزیدٌ عندك ام عمرو (۲) منقطعہ جو اسکے خلاف ہو جیسے اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰہِ شُرَکَاءَ۔

اَمَا بمعنی اَلَا کے آتا ہے اور اکثر اسکے بعد قسم ہوتی ہے جیسے اما واللہ لو تجدین وجدی۔

اَمَّا حرف شرط تفصیل وتاکید آتا ہے اور فَ اسکے جواب میں لازم ہوتی ہے جیسے فمنھم شقیٌّ وسعید فاما الذین شقوا ففی النار واما الذین سعدوا ففی الجنۃ اور اس صورت میں اما ہمیشہ مکرر آتا ہے مگر کبھی شروع کلام کے واسطے آتا ہے اور تفسیر مقصود نہیں ہوتی جیسے اما بعد اور اس وقت اما مکرر نہیں ہوتا۔

اِمّا (۱) تخییر کے واسطے جیسے اما ان تعذب واما ان تتخذ فیہم حسنا (۲) تفصیل کے واسطے جیسے انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا واما کفورا (۳) شک کے واسطے جیسے جاءنی اما زید واما عمرو۔

اِنْ۔ (۱) شرطیہ جیسے ان ینتھوا یغفر لھم (۲) نافیہ جیسے ان الکافرون الا فی غرور (۳)۔ مخففہ اِنَّ مثقلہ سے جیسے اِنْ کلٌّ لما جمیع لدینا محضرون

اَنْ۔ (۱) حرف ناصب فعل مضارع جیسے الم یأنِ للذین اٰمنوا اَنْ تخشع قلوبھم لذکر اللہ (۲) حرف مصدر جیسے فما کان جواب قومہ الا اَنْ قالوا (ای قولھم) (۳) حرف زائدہ جیسے لما اَنْ جاء البشیر (۴) ضمیر مخاطب جیسے اَنْتَ انتما اور یہ اسمیہ ہے۔

اِنَّ و اَنَّ۔ یہ دونوں حروف مشبہ بفعل ہیں اور ان کا بیان جملہ اسمیہ کے تحت میں آ چکا ہے

اَوْ۔ (۱) تخییر کے واسطے آتا ہے جیسے تزوّج زینب او اختہا (۲) شک کے واسطے جیسے لبثنا یوما او بعض یوم۔

جب ایک چیز کا عطف دوسری چیز پر اَوْ سے کیا جاوے تو معطوف علیہ کے صدر میں اِمّا آ سکتا ہے جیسے جاءنی اِمّا زیدٌ او عمرٌو۔ اور صرف جاءنی زیدٌ او عمرٌو کہنا غلط ہے۔

اِیْ۔ حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے آتا ہے اور اسکے بعد قسم کا ہونا ضروری ہے جیسے اِیْ واللہ۔

اَیْ (۱) حرف ندا جیسے ای زیدُ (۲) حرف تفسیر جیسے عندی عسجدٌ ای ذھبٌ ۔

اَیَا۔ حرف ندا ہے جیسے ایا منازل سلمٰی فاین سلماکِ ۔

حرف ب

ب ۔ (۱) الصاق یعنے اتصال کے واسطے جیسے مررتُ بزیدٍ۔ بہ داءٌ (۲) استعانت کے واسطے جیسے کتبتُ بالقلم (۳) سببیت کیواسطے جیسے اِنکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم

اَلْعِجْلُ۔ (۴) مصاحبت کے واسطے جیسے خرج زید بعشیرتہ (۵) مقابلہ ومبادلہ کیواسطے جیسے بعت الفرس بِمائۃ دِیْنَارٍ (۶) تعدیہ کے واسطے جیسے ذَھَبْتُ بِزَیْدٍ (۷) ظرفیت کے واسطے جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ (۸) بمعنی مِن جیسے عَیْناً یَشْرَبُ بِھَا الْمُقَرَّبُوْنَ (۹) قسم کے واسطے جیسے باللہ لافعلنّ کذا۔ (۱۰) زائد قیاسی جو نفی یا استفہام کی خبر میں آئے جیسے مَا زَیْدٌ بقائم۔ لیس زیدٌ بشاعرٍ۔ ھل زید بقائمٍ۔ زائد سماعی جیسے کفی باللہ شھیدًا (کفی اللہ)۔ القی بیدہٖ (یدہٗ)

بَلْ۔ حرف عطف ہے پہلی چیز سے اعراض اور دوسری چیز کے اثبات کے واسطے آتا ہے جیسے جاءنی زیدٌ بل عمروٌ یعنی بل جاءنی عمروٌ۔

بَلٰی۔ حرف جواب ہے اور نفی استفہام کے واسطے خاص ہے جیسے اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی۔

بَیْدَ۔ (۱) اسم اور اَنَّ کی طرف اس کا مضاف ہونا لازم ہے جیسے نحن الاٰخرون السابقون بَیْدَ اَنَّھُمْ اوتوا الکتاب من قبلنا یہ غیر کے معنی دیتا ہے اور ہمیشہ استثنائے منقطع میں واقع ہوتا ہے (۲) حرف بمعنی مِن اجل جیسے اَنَا افصح من نطق بالضاد بَیْدَ اَنّی مِن قریشٍ

حرف ت

ت۔ (۱) قسم کے واسطے اور لفظ اللہ سے مختص ہے جیسے تاللہ۔ (۲) خطاب کے واسطے آخر اسماء میں جیسے اَنْتَ وَاَنْتِ (۳) ضمیر آخر افعال میں جیسے ضَرَبْتَ (۴) علامت تانیث جیسے ضَرَبَتْ

حرف ث

ثُمَّ۔ تین چیزوں کا خواستگار ہے۔ اشتراک حکم معطوف علیہ میں۔ ترتیب اور مہلت جیسے جاءَنِی زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو۔

حرف ج

جَیْرِ - حرف جواب ہے اور تصدیق کلام متکلم کے واسطے آتا ہے

حرف ح

حاشا - (۱) حرف استثنا اور اس صورت مین مستثنے کو جر دیتا ہے جیسے جَاءَ فِی الْقَوْمُ حاشا زَیْدٍ (۲) فعل جامد اس وقت نصب دیتا ہے اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے جیسے جاء نی القوم حاشا زیداً (۳) بمعنے تنزیہ اس وقت اسم ہوتا ہے اور بحذف الف آتا ہے جیسے حَاشَ لِلّٰہِ مَا عَلِمْنَا عَلَیْہِ مِنْ سُوْءٍ ۔

حتیٰ (۱) انتہائے نہایت جیسے نمت البارحۃ حتی الصباح - سرت البلد حتی السوق (۲) بمعنی مع جیسے قدم الحاج حتی المشاۃُ - مات الناس حتی الانبیاء -
(۳) بمعنی کے اور اس وقت مضارع کو بتقدیر اَنْ نصب دیتا ہے جیسے اسلمت حتی ادخل الجنۃ

حرف خ

خلا - (۱) حرف استثنا ہے اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے جیسے جاء نی القوم خلا زیداً (۲) فعل اور اس وقت نصب دیتا ہے جیسے قاموا خلا زیداً

حرف ر

رُبَّ یہ حرف جر ہے ہمیشہ صدر کلام مین آتا ہے اور مجرور اس کا اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے اور اس کا متعلق فعل ماضی مذکور اور تکثیر و تقلیل دونون معنی مین آتا ہے جیسے رُبَّ رجل کریم لقیتہ - اور کبھی فعل حذف ہوتا ہے جیسے ربّ رجل کریم ای لقیتہ - جب ما کافہ اسکو لاحق ہو تو جملہ پر داخل ہوتا ہے جیسے ربما یود الذین کفروا -
رُبَّ کی ب مشدد اور مخفف دونون طرح سے آتی ہے -

حرف س

س ۔ مضارع پر آتا ہے اور اسکو مستقبل قریب کے معنی مین خاص کر دیتا ہو جیسے فسیکفیکھم اللہ

سوف ۔ مضارع پر داخل ہو کر اسکو مستقبل بعید کے معنی مین کر دیتا ہے جیسے سوف یغنیکم اللہ ۔

اور اسپر لام تاکید بھی آتا ہے جیسے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضیٰ ۔

حرف ع

عدا حرف استثناء ہے اور مستثنی کو نصب دیتا ہے جیسے جآءَنِی الْقَوْمُ عدا زیدًا

علی ۔ (۱) استعلا کے واسطے جیسے عَلَی الْفُلْکِ تُحْمَلُوْنَ (۲) ضرر کیواسطے جیسے علیھا ما اکتسبت

(۳) شرط کے واسطے جیسے اصفح عن زلاتک الماضیۃ علی ان تصلح اعمالک الاٰتیۃ ۔

(۴) تعلیل کے واسطے وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلیٰ مَا ھَدٰکُمْ (۵) بمعنی لکن جیسے فلانٌ جَھَنَّمِیٌّ علی

انہ لا ییأس من رحمۃ اللہ ۔ (۶) بمعنی فی جیسے دخل المدینۃ علی حین غفلۃ

(۷) بمعنی من جیسے ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون ۔

اور جب پہلے من آوے تو اسوقت علی اسم ہوتا ہے جیسے نزلت من علی الفرس ۔

عن (۱) تجاوز کے واسطے جیسے رمیت السھم عن القوس اخذت العلم عنہ

(۲) تعلیل کے واسطے جیسے ما ینطق عن الھویٰ (۳) بدل کے واسطے جیسے واتقوا یوما لا تجزی

نفس عن نفس شیئا (۴) بمعنے من جیسے ھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ۔ جب پہلے

من آئے تو اسوقت عن اسم ہوتا ہے جیسے جلس زید من عن یمینی ۔

عوضُ ۔ ظرف استغراق مستقبل منفی کیواسطے بمعنے ابد کے جیسے لا اضربہ عوضُ ۔

حرف ف

ف ۔ (۱) واسطے ترتیب کے جیسے جاء زیدٌ فعمرو (جبکہ زید کے بعد عمرو آیا ہو) یا واسطے تعقیب کے

جیسے تزوج الرشید فولد له (جبکہ نکاح اور ولادت مین صرف مدت حمل ہو)۔ (۴) واسطے
سببیت کے جیسے انزل من السماء ماءً فاخرج به من الثمرات رزقا لکم۔

فائدہ۔ بعض نحویون کے نزدیک ف جارہ بھی جیسے فمثلك حبلی قد طرقت ومرضع
مگر حق یہ ہے کہ اس جگہ ربّ حرف جر محذوف ہے۔

فی۔ (۱) ظرفیت جیسے الماء فی الکوز (۲) بمعنی علی جیسے ولاصلبنکم فی جذوع
النخل (۳) مصاحبت جیسے فخرج علی قومه فی زینته (۴) مقائسہ جیسے فما متاع الحیوۃ
الدنیا فی الاخرۃ الا قلیل۔

حرف ق

قد (۱) اسم بمعنی یکفی یا حسب جیسے قد زیداً درهم۔ قدنی درهم
(۲) حرف تحقیق جب ماضی کے پہلے آئے جیسے قد افلح من زکّٰها
(۳) حرف تقلیل جب مضارع کے پہلے آئے جیسے قد یصدق الکذوب
(۴) حرف تقریب ماضی بطرف حال جیسے قد قام

قطّ (۱) صرف واسطے استغراق ماضی منفی کے جیسے ما فعلته قطُّ (۲) اسم فعل بمعنی اِنتهِ
اور اس وقت ط ساکن ہوتی ہے اور اکثر ف شروع مین آتی ہے جیسے قام زید فقط

حرف ک

ک (۱) حرف تشبیہ جیسے زید کالاسد (۲) حرف خطاب جیسے ذٰلك وایاك (۳) تمثیل
مضمون جملہ بجملہ دیگر جیسے اجعل لنا الٰهاً کما لهم اٰلهة (۴) زائدہ جیسے لیس کمثله شیٔ
کَ اسمیّہ دو معنون مین آتا ہے (۱) مرادف لفظ مثل جیسے یضحکن عن کالبرد المنهم تحت غضاریف
الانوف الشم (۲) اسم ضمیر منصوب ومجرور جیسے ما ودّعک ربّک۔

کَیْ (۱) مختصر کیف کا جیسے کی تجنحون الی سلم وما نثرث۔ (۲) بمنزلہ لام تعلیل جبکہ استفہامیہ سے جیسے یرجی الفتی کیما یضرو ینفع۔ (۳) بمنزلہ اَنْ مصدریہ جیسے لِکَیْلَا تَأْسَوْا۔

کَلَّا۔ حرف ردع و زجر کا ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔

کِلَا و کِلْتَا۔ یہ دونوں لفظوں میں مفرد اور معنی میں تثنیہ ہیں اور ہمیشہ مضاف مستعمل ہوتے ہیں جیسے کلا الرجلین وکلتا الجنتین وکلاھما۔

کَاَنَّ حرف تشبیہ ہے جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ۔

کیف اس کا بیان پہلے ہو چکا ہے۔

حرف ل

ل۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) عامل جر (۲) عامل جزم (۳) غیر عامل

لام جارہ جب اسم ظاہر پر آئے تو مکسور ہوتا ہے مگر مستغاث پر مفتوح جیسے لزید۔ یا لَلْامیر لِزَید اور جب اسم ضمیر پر آئے تو مفتوح ہوتا ہے مگر واحد متکلم میں مکسور جیسے لنا۔ لکم۔ لھم۔ لی۔ اور لام جارہ کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔

(۱) اختصاص کیواسطے جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۲) تعلیل کے واسطے جیسے ضربت زیدا للتادیب (۳)، تاریخ یعنے مہینہ کی شب کی تعیین کے واسطے جیسے مات زید لثلث بقین من شہر رمضان (۴)۔ انشاء تعجب کے واسطے جیسے للہ درک (۵) عاقبت یعنی انجام کار کی برائی ظاہر کرنیکے واسطے جیسے لِدُوا لِلْمَوْتِ وابنوا للخراب (۶) حصول منفعت کے واسطے جیسے لھا ما کسبت

لام جازمہ (لام امر) فعل مضارع کو جزم دیتا ہے اور معنی طلب کے پیدا کرتا ہے جیسے لیضرب۔

لام غیر عاملہ کی کئی قسمیں ہیں (۱) لام ابتدا جو مضمون جملہ کی تاکید کے واسطے آتا ہے جیسے لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَھْبَۃً (۲) لام زائدہ جیسے اَلَا اِنَّھُمْ لَیَاْکُلُوْنَ الطَّعَامَ (۳) جواب لَوْ و لَوْلَا و قسم جیسے لو تزیلوا لعذبنا

لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض لفسدت الارض۔ تالله لقد اٰثرك الله علينا

لا۔ اسکی تین قسمیں ہیں (۱) لائے نافیہ (۲) لائے نہی۔ (۳) لائے زائدہ۔

لائے نافیہ کبھی نفی جنس کے واسطے آتا ہے جیسے لاریب فیہ اور کبھی لیس کے معنی دیتا ہے جیسے لارجلٌ قائم۔ لائے نہی مضارع کے پہلے آتا ہے جیسے لایضرب۔ لائے زائدہ تاکید کلام کے واسطے آتا ہے جیسے لئلا یعلم اھل الکتاب

لعلّ حرف ہی اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لعل الساعۃ قریب

لکنّ۔ حرف استدراک ہی اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے ماھذا ساکنا لکنہ متحرك

لکنْ۔ (۱) مخففہ مثقلہ سے اور اس وقت کچھہ عمل نہیں کرتا جیسے لکن کانوا ھم الظالمون۔

(۲) حرف استدراک اور اسکے پہلے نفی یا نہی کا ہونا لازم ہے جیسے ماجاءنی زید لکن عمرو۔ لایقم زید لکن عمرو

لم۔ مضارع کو جزم دیتا ہے جیسے لم یضرب

لمّا۔ (۱) مضارع کو جزم دیتا ہے جیسے لما یضرب (۲) بمعنے حین واو۔ اس وقت خاص ماضی پر آتا ہے اور دو جملوں کا ہونا اسکے واسطے ضروری ہے جیسے لما جاء زید اکرمته

(۳) حرف استثنا جیسے ان کل نفسٍ لما علیها حافظ۔

لن۔ مضارع کو نصب دیتا ہے جیسے لن یضرب۔

لو۔ (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بسبب نفی جملہ اول کے نفی جملہ ثانی پر دلالت کرتا ہی جیسے لوکان فیهما اٰلهة الا الله لفسدتا۔ (۲) حرف تمنی جیسے لو ان لنا کرّۃ۔

لولا (۱) حرف شرط دو جملوں پر آتا ہے اور بسبب وجود اول کے انتفائے ثانی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے لولا علیٌّ لهلك عمرُ (۲) حرف تخصیص جیسے لولا تستغفرون الله۔

لوما - بمعنے لولا کے ہے جیسے لَومَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰئِکَةِ

لَیْتَ - حرف تمنی ہے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اور اکثر امور ممتنع پر آتا ہے جیسے یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا -

حرف م

ما - اسمی کا بیان اسم موصول مین ہو چکا ہے حرفی کا استعمال کئی طریق سے ہوتا ہے -

(۱) نافیہ جیسے مَا ھٰذَا بَشَرًا (۲) کافہ جیسے اِنَّمَا اِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ (۳) بمعنی ما دام جیسے اقوم ما جلس الامیر

فائدہ - بیّما و طالما مین جو ما آتا ہے اسکی کئی صورتین ہین - طالما مین ما مصدریہ ہے جیسے طالما انتظرتک (اے طال انتظاری لک) - سیما مین بعض کے نزدیک ما زائدہ ہے اور اس صورت مین اسکا مابعد مجرور ہوتا ہے جیسے جاء القوم لا سیما اخیک (اے لا مثل اخیک) - اور بعض کے نزدیک ما موصولہ بمعنی الذی اس صورت مین اس کا مابعد مرفوع ہوگا جیسے جاء القوم لا سیما اخوک (اے لا مثل الذی ہو اخوک) سیما پر اکثر لا اور کبھی ولا بھی آتا ہے اور یہ لا زائدہ ہوتا ہے اور اسکے معنی ہین خصوصًا -

مُذ و مُنذ (۱) حرف جارہ جبکہ ان کا مابعد مجرور ہو اور مِن یا فی یا من والی کے معنی دیتے ہین جیسے ما رایتہ مُذ یوم الخمیس (اے من یوم الخمیس) ما رایتہ مُذ یومنا (اے فی ہذا الیوم) - ما رایتہ مذ ثلثة ایام (اے من ثلثة یا الی ثلثة ایام) -

(۲) مبتدا جبکہ ان کا مابعد اسم مرفوع ہو جیسے مذ یوم الخمیس -

(۳) ظرف جبکہ جملہ کیطرف مضاف ہون جیسے ما زال مذ عقدت یداہ ازرہٗ و ما زلت ابغی المال مذ انا یافع -

مِن (۱) ابتدائیہ جیسے مررت من البصرة الی الکوفة (۲) تبعیضیہ جیسے قطفت من الاثمار (۳) بیانیہ جیسے فاجتنبوا الرجس من الاوثان (۴) سببیہ جیسے لا استطیع الحرکة من الضعف (۵) بدل جیسے ارضیتم بالحیوة الدنیا من الاخرة۔ (۶) فصل جو دو متضاد چیزوں پر آوے جیسے واللہ یعلم المفسد من المصلح

حرف نون

ن - اس کا استعمال چار طرح سے ہے - تاکید - تنوین - جمع - وقایہ -

۱ - نون تاکید اسکی دو قسمیں ہیں - ایک ثقیلہ دوسری خفیفہ اور یہ دونوں فعل سے مختص ہیں جیسے لیسجنن ولیکونن من الصاغرین -

۲ - نون تنوین جو ساکن ہو اور کلمہ کے آخر حرف میں حرکت کے بعد بغیر تاکید کے آئے اور اسکی پانچ قسمیں ہیں (۱) تنوین تمکن جو اسم معرب کے آخر میں واسطے اظہار اسکے منصرف ہونیکے آئے جیسے زیدٌ وضاربٌ (۲) تنوین تنکیر جو بعض اسموں کے آخر میں ان کے معرفہ و نکرہ کی تفریق کے واسطے آتے اور یہ اسماء الافعال میں سماعی ہے جیسے صهٍ یعنی اسکت سکوتاً ما فی وقتٍ ما - بخلاف صه بلا تنوین جسکے معنی ہیں اسکت السکوت الآن - (۳) تنوین عوض جو مضاف کے عوض میں آئے جیسے فضلنا بعضهم علی بعضٍ (۴) تنوین مقابلہ جو جمع مونث سالم کے آخر میں آئے جیسے مسلماتٍ یہ چاروں قسمیں اسم سے مختص ہیں - (۵) تنوین ترنم جو آخر اشعار میں واسطے تحسین صوت اور ترنم کے آئے جیسے اقلی اللوم عاذلَ والعتابن ؛ وقولی ان اصبتُ لقد اصابن ؛ عتابن اصل میں عتاب اور اصابن، اصاب ہے اور عاذل اصل میں عاذلہ تھا حرف ندا کو حذف کر کے منادی کو مرخم کیا چونکہ اس تنوین سے محض حصول ترنم مقصود ہے اس واسطے اس کا استعمال کلمہ کی کسی قسم سے مختص نہیں بلکہ فعل اور اسم معرف باللام پر بھی آجاتی ہے -

(۳) - نون جمع مونث جیسے یذھبْنَ -

(۴) - نون وقایہ جو یائے متکلم کے پہلے آئے جیسے ضربنی -

نعم - حرف جواب ہے جو واسطے تصدیق کلام متکلم کے مستعمل ہوتا ہے -

حرف واو

واو - (۱) عاطفہ جیسے فانجیناہُ واصحابَ السّفینۃ (۲) حالیہ جیسے جاء زید والشمس طالعۃٌ (۳) ناصب مفعول معہ جیسے جاء البردُ والطیالسۃَ (۴) قسمیہ جیسے واللہ - (۵) بمعنی اَوْ وقت تقسیم ہیں جیسے ھی اسمٌ وفعلٌ وحرفٌ -

وا - (۱) حرف ندا مختص ندبہ سے جیسے وازیداہ (۲) اسم فعل بمعنی اعجب جیسے وابابی انت و وفوک الاشنبُ

حرف ہ

ہ - (۱) ضمیر غائب مقام جر اور نصب ہیں جیسے قال لہ صاحبہ (۲) حرف غیبت ایّاہُ ہیں (۳) ہائے سکتہ جو آخر کلمہ میں واسطے بیان حرکت کے آئے جیسے ماھِیَہْ

ہا - (۱) اسم فعل بمعنی خذ (۲) ضمیر مونث مقام نصب وجر ہیں جیسے فالھمہا فجورَھا وتقوٰیھا (۳) حرف تنبیہ جو اسم اشارہ پر آئے جیسے ھٰذا (۴) ای کے بعد ندا معرفہ میں جیسے یا ایُّھا الرجلُ -

ہل - (۱) حرف استفہام جیسے ھل تسافر (۲) بمعنی ہر آئینہ جیسے ھل اتیٰ علی الانسانِ -

حرف ی

ی - ضمیر واحد مونث حاضر ہے جیسے تفعلینَ وافعلی -

یا - ندائے بعید کیواسطے حروف ندا میں سے یہ کثیر الاستعمال ہے اور منجملہ حروف ندا کے اسکے سوا اور کوئی حرف حذف نہیں ہوتا - لفظ اللہ ومستغاث وایہا وایتہا کی ندا اس سے خاص ہے -

ضمیمہ محاورات روزمرّہ

اَرْجُوكَ (میں آپ سے التماس کرتا ہوں)	اَعْطِنِی (مجھکو دو)	خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ (یہ کتاب لو)
هَاتِ قَلَمَكَ (اپنا قلم لاؤ)	اِسْتَعْجِلْ (جلدی کرو)	لَا تَعْجَلْ (جلدی نہ کرو)
اَنَا مَشْغُولٌ (میں مصروف ہوں)	قِفْ قَلِيلًا (ذرہ ٹھہرو)	سَاَرْجِعُ عَنْ قَرِيبٍ (میں ابھی آتا ہوں)
اِنْتَظِرْنِي (میرا انتظار کرو)	لَا تَضْحَكْ (مت ہنسو)	اِصْغِ اِلَيَّ (میری بات سنو)
اِهْدَاْ (چپ رہو)	اِرْجِعْ حَالًا (ابھی آؤ)	لَا تَتَكَلَّفْ (دیر نہ کرو)
تَعَالَ اِلٰى هُنَا (یہاں آؤ)	اِذْهَبْ اِلٰى هُنَاكَ (وہاں جاؤ)	اُحْضُرْهُ لِي (اسکو میرے پاس لاؤ)
اِطْلَعْ - اِصْعَدْ (اوپر آؤ)	اُنْزُلْ (نیچے جاؤ)	اُدْخُلْ (اندر آؤ)
اُخْرُجْ (باہر جاؤ)	اُقْعُدْ (بیٹھو)	قِفْ - اِنْتَصِبْ (اٹھو)
اَنَا مُنْصَرِفٌ (میں جانیوالا ہوں)	اِفْتَحِ الْبَابَ (دروازہ کھولو)	اَغْلِقِ الشُّبَّاكَ (کھڑکی بند کرو)
الدَّرَقَةُ الْمَكْسُورَةُ (کھنی ٹوٹی ہوئی ہے)	هَلِ الْمِفْتَاحُ مَعَكَ (تمہارے پاس چابی ہے)	تَرَكْتُهُ عَلَى الطَّاوِلَةِ (میز پر رکھدی ہے)

اِلٰى اَيْنَ اَنْتَ ذَاهِبٌ (تم کہاں جاتے ہو)	لَسْتُ ذَاهِبًا اِلٰى مَكَانٍ (میں کہیں نہیں جاتا)

اَيْنَ مُعَلِّمُكَ (تمہارا استاد کہاں ہے)	ذَهَبَ اِلٰى بَيْتِهِ (اپنے گھر گیا ہے)	مِنْ اَيْنَ اَنْتَ اٰتٍ (تم کہاں سے آتے ہو)

اَنَا اٰتٍ مِنَ الْمَدِينَةِ (میں شہر سے آتا ہوں)	اِقْرَعِ الْبَابَ (دروازہ کھٹکھٹاؤ)
مَنْ هُنَاكَ - مَنْ يَدُقُّ (کون ہے)	اَشْتَهِي اَنْ اَنْظُرَكَ (میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں)
اُرِيدُ اَذْهَبُ (میں جانا چاہتا ہوں)	اَرْغَبُ بِاَنْ اَبْقٰى (میں ٹھہرنا چاہتا ہوں)
اَنَا مُرْتَاحٌ هُنَا (میں یہاں آرام سے ہوں)	اَنَا تَعْبَانُ (میں تھک گیا ہوں)
تَفَضَّلْ خُذْ كُرْسِيًّا (مہربانی سے کرسی لیجئے)	مَمْنُونٌ جِدًّا (میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں)

جاوبني (مجھے جواب دو) | ماذا قلت (تم نے کیا کہا) | لم اقل شيئاً (میں نے کچھ نہیں کہا)

تکلم بصوت عال (اونچی آواز سے بات کرو) | صوتي واطئ جداً (میری آواز بہت دھیمی ہے)

كيف (کس طرح) هلا تسمع (تم نہیں سنتے) انت نعسان (تم نیند میں بھرے ہوئے ہو)

اتريد تقبل هذه الهدية (تم یہ تحفہ قبول کرو گے) | شكراً لك يا سيدي (آپ کا شکریہ ہے)

اانت مستعد (کیا تم تیار ہو) | نعم (جی) | لا (نہیں) | لماذا (کیوں)

ابتدئ (شروع کر) تقدم (آگے بڑھے جاؤ) | اكمل (پورا کرو)

هل لا الشي مصعبة (کیا یہ مشکل) | لا هي سهلة جداً (نہیں بہت آسان ہے)

دق الجرس (گھنٹی بجاؤ) | ما وجدته (مجھکو نہیں ملا) | اقترب الي (میرے پاس آؤ)

اعرني مبراتك (مجھے اپنا چاقو مستعار دو) | ليس معي مبراة (میرے پاس نہیں)

سا ستعير ها من صديقي (میں اپنے ایک دوست سے لے دیتا ہوں)

هل خلصت (تم ختم کر چکے) | اوشكت ان انتهي (میں ختم کرنے کے قریب ہوں)

مرّ عليه (اس کو دیکھ جاؤ) | هو غائب (وہ موجود نہیں) | من قال لك هكذا (تم سے کس نے کہا)

شخص ما (کسی شخص نے) | اتعرف (تم جانتے ہو) | اتفهم (کیا تم سمجھتے ہو)

متى تنتقل الى البيت الجديد (تم نئے گھر میں کب جاؤ گے) | في نحو خمسة عشر يوما (تقریباً دو ہفتہ میں)

ارني صورتك (مجھے اپنی تصویر دکھاؤ) | اضعتها (وہ مجھ سے کھو جاتی رہی) | املأ الكباية (گلاس بھر دو)

اخوك كسرها (تمہارے بھائی نے توڑ ڈالا) | هو خبيث جداً (وہ بہت شریر ہے)

اغسل وجهك (اپنا منہ دھو) | امسح يديك (اپنے ہاتھ پونچھو)

ارسل لی الخادم (نوکر کو میرے پاس بھیجو) | ماذا تعوذ یا سیدی (آپ کیا چاہتے ہیں)

اضوء القندیل (لیمپ جلا دو) | اطفی الشمع (بتی گل کرو) | اترید تلبس ھذا الخاتم (تم یہ انگوٹھی پہنو گے)

لست ارید (میں نہیں چاہتا) | البس برنیطتاک (اپنی ٹوپی پہنو) | اخلع لستبکک (بوٹ اتار دو)

لا تتعوق (دیر مت کرو) | لا تزعل (ناراض مت ہو) | ماذا ترید منی (تم مجھ سے کیا چاہتے ہو)

انا الآن وصلت (میں ابھی آیا ہوں) | صدقنی (میرا یقین کرو)

اظن ھکذا (میں ایسا ہی خیال کرتا ہوں) | الاوفق ان تاخذہ (بہتر ہے کہ تم اسے لیو)

کیف تسمی ذلک (تم اسے کیا کہتے ہو) | ھذا اسمہ (اسے یہ کہتے ہیں) | بکم ھذا (اس کی کیا قیمت ہے)

کم تطلب بذلک (تم اس کا کیا لوگے) | عشرین روفیہ (بیس روپے) | ھذا الثمن غال جدًا (یہ قیمت زیادہ ہے)

ارید شیأ رخیصًا (میں کوئی ارزاں چیز چاہتا ہوں) | ھذا غال جدًا (یہ بہت گراں ہے) | بکم انا مدیون لک (مجھ پر تمہارا کتنا قرض ہے)

لی عندک عشر روفیہ (تمہارے ذمہ میرے دس روپے ہیں) | ھل ذلک فقط (یہی سب کچھ ہے) | ھذا یکفی (یہ کافی ہے)

دعنی وحدی (مجھے اکیلا چھوڑ دو) | ماذا صائر (کیا معاملہ ہے) | لا تتوکا علی الطاولۃ (میز پر ٹیک مت لگاؤ)

اقعد منتصبا (سیدھے بیٹھو) | اعمل معروفا و قل لی (مہربانی کر کے مجھے بتاؤ) | لا اقدر اتذکر (میں نہیں کہہ سکتا)

ھل ضیعت شیأ (تم نے کوئی چیز کھوئی ہے) | کتاب مانا قص (کتاب گم ہے) | اجتہد بان تجدہ (تلاش کی کوشش کرو)

ما الفائدۃ من ذلک (اس کا کیا فائدہ ہے) | لیس منہ فائدۃ (اس سے کچھ فائدہ نہیں) | لا یصلح لشئ (یہ کسی کام کا نہیں)

باسرع ما یمکن (جہاں تک جلد ممکن ہو) | دفعۃ واحدۃ (یکبارگی)

ان شاء اللہ (اگر خدا نے چاہا) | لا باس (کچھ مضائقہ نہیں) علی الراس (بسر و چشم)

ناد ابن عمک (اپنے چچیرے بھائی کو بلاؤ) | ارفع راسک (اپنا سر اونچا کرو)

تمم شغلک (اپنا کام پورا کرو) | انتظرنی (میرا انتظار کرو) لا تسد الشباک (کواڑ بند کرو)

اطرد الکلب (کتے کو نکالو) | علق الصورۃ (تصویر لٹکا دو)

السلام علیکم	وعلیکم السلام	السلام علیکم	وعلیکم السلام
کیف حالک	بغایة الانشراح	آپ کا مزاج کیسا ہے	بہت اچھا ہے
کیف صحتک	انی فی غایة ما یکون	آپ کی طبیعت کیسی ہے	ہر طرح خیریت ہے
انی سعید برؤیاک	ما اجزل لطفک	مین آپ سے ملکر خوش ہوا	آپ کی بڑی مہربانی
انی اشتقت فی الحقیقة لمشاہدتک	انی ممنون لک جدا	مین آپ کی ملاقات کا مشتاق تہا	مین آپ کا شکر گزار ہون ۔
کیف حال العائلة	الحمد للہ بصحة جیدة	آپکے کنبہ کا کیا حال ہے ۔	خدا کا شکر ہے سب بخیریت ہین
صار لی زمان طویل ما رأیت حضرة والدکم	کان غائبا فی الجبل مدة سنة تقریبا	بہت دن ہوگئے کہ مینے آپکے والد بزرگوار کو نہین دیکہا	وہ قریبا ایک برس سے پہاڑ پر تہے ۔
اجتہد بان تاتی لتنظرنا فی البیت	انی ساغتنم اول فرصة لزیارتکم	ہمارے گہر پر آنے کی کوشش کرو	مین سب سے پہلے موقعہ پر آپ سے ملنے آؤن گا
یجب علی الآن ان استرخص منکم	انا لا احب ان اعیقکم زمنا طویلا	مین چاہتا ہون کہ اب آپسے اجازت لون	مین بہی آپ کو بہت دیر تک تکلیف دینا نہین چاہتا ۔
استودعکم اللہ	خدا حافظ		

کیف مزاجکم الیوم	بخیر نوعا انی شاکر لکم	آج آپ کی طبیعت کیسی ہے	ہر طرح خیریت سے ہین آپکا شکر گزار ہون
هل انتم مبسوطین	الحمد للہ علی کل حال	آپ اچہی طرح ہین	خدا کا شکر ہے ۔
کیف حال جناب والدک	صحتہ لیست جیدة ہو مریض	آپکے والد بزرگوار کا کیا حال ہے	انکی طبیعت ٹہیک نہین وہ بیمار ہین

سوال	جواب	سوال	جواب
ماذا بوجعه	معه شیٔ قوی	انکو کیا تکلیف ہے۔	انکو سخت زکام ہے
الیس هو حسن الآن	صحته علی التغالب متقلبة	کیا انکی طبیعت اچھی نہین	انکی صحت تزلزل مین ہے
ارجو بانه یشفی عن قریب		مجھے امید ہے کہ وہ جلد صحت پائین گے۔	
هل حضرة والدتك مبسوطة	صحتها فی حالة جیدة جداً۔	کیا آپ کی والدہ کی طبیعت اچھی ہے	انکی صحت نہایت عمدہ ہے
یظهر انك مستضعف کثیراً	کان معی سعال شدید	تم بہت کمزور معلوم ہوتے ہو۔	مجھے سخت کہانسی لگ رہی ہے
معی حمی خفیفه	اتمنی لکم سرعة الشفا	مجھے خفیف تپ ہے	میری آرزو ہے کہ آپ کو جلد شفا ہو
معی وجع قلب	الله یشفیك	میرے دل مین درد ہوتا ہے	اللہ آپ کو شفا بخشے
کیف حال جارکم	معه داء السل	آپ کے ہمسایہ کی کیا حالت ہے	اسکو سل کا مرض ہے

سوال	جواب	سوال	جواب
الی این انت ذاهب	انا ذاهب لبیتنا	تم کہان جاتے ہو	مین اپنے گھر جاتا ہون
تعال من هنا	انا متوجه لبیتکم	ادہر سے آؤ	مین آپ ہی کے گھر جانے کو تہا
من این انت آتٍ	انا آتٍ من السوق	تم کہان سے آتے ہو	مین بازار سے آرہا ہون
این کنت	کنتُ فی المدرسه	تم کہان تہے	مین مدرسہ مین تہا
الی این ترید ان تذهب	ارید ان اذهب الی شم الهواء	تم کہان جانا چاہتے ہو	مین ہوا خوری کو جانا چاہتا ہون۔
مُرّ علیّ الیوم بعد الظهر وسنذهب سویة	انی سانتظرك لحد الساعة السادسة	آج سہ پہر کو میرے پاس آؤ ہم دونون ملکر چلین گے	مین چہہ بجے تک تمہارا انتظار کرون گا۔

عربی	اردو
من این یجب ان اتوجه لکی اصل الی المینا — اذهب من هناک	مجھے کس راستہ سے چلنا چاہئے تاکہ بندرگاہ پہنچ جاؤن — اس راستہ چلو
هل هذا هو الصحیح الطریق — لا انت فی غیر الطریق الصحیح	کیا یہ ٹہیک راستہ ہو — نہین تم غلط راستہ پر ہو۔
هل الخواجه یوسف هنا — الآن خرج	خواجہ یوسف شاہ گہر مین ہین — ابہی باہر نکلے ہین
الی این ذهب — لا اعلم	کدہر گئے ہین — مجھے معلوم نہین
کم مضی من الزمان وانت هنا — انا الآن وصلت	تم کب سے اس جگہ ہو — مین ابہی آیا ہون
متی نزلت المدینة — اول امس	تم اس شہر مین کب آئی ہو — پرسون۔
متی یعود — ربما یرجع یوم الثلثاء القادم	وہ واپس کب آئے گا — ممکن ہی کہ وہ آئندہ سہ شنبہ تک واپس آجائے
هل رأیته قبلا — نظرته فی الاسبوع الماضی	تم نے اس سے پہلی بہی اسکو دیکہا ہو — مینے ہفتہ گزشتہ مین دیکہا تہا
کم هی الساعة — الساعة ثلثه	کیا بجا ہے — تین بجے ہین
کم هی الساعة عندک — الساعة خمسة وثلاث وعشرون دقیقه	تمہاری گہڑی مین کیا وقت ہے — پانچ پر تئیس منٹ گذرے ہین
هل ساعتک ماشیه حسنًا — هی ماشیه فی غایة ما یکون	تمہاری گہڑی ٹہیک چلتی ہو — بہت عمدگی سے چل رہی ہو
اظن بانک مسبوق کثیرًا — ان ساعتی تؤخر دائمًا خمس دقائق	مین خیال کرتا ہون کہ تیز ہے — میری گہڑی ہمیشہ پانچ منٹ پیچہے ہوتی ہے۔
اظن ان لک مکتوبًا فی بیت البوسطة	مین خیال کرتا ہون کہ تمہارا ایک خط ڈاکخانہ مین ہو
هو احضر التلغراف الساعة ستة مساء	وہ شام کے چھ بجے تار خبر لایا تہا۔
جاء لبیته عند الساعة عشرة صباحًا	وہ اپنے گہر صبح کے دس بجے آیا تہا۔

من این یجب ان اتوجہ } اذهب من هناك لکی اصل الی المینا	مجھے کس راستہ سے چلنا چاہیئے تاکہ بندرگاہ پہنچ جاؤن } اس راستہ چلو
هل هذا هو الصحیح الطریق لا انت فی غیر الطریق الصحیح	کیا یہ ٹھیک راستہ ہو ـ نہین تم غلط راستہ پر ہو ـ
هل الخواجہ یوسف هنا الآن خرج	خواجہ یوسف شاہ گہر مین ہین ـ ابھی باہر نکلے ہین
الی این ذهب لا اعلم	کدہر گئے ہین ـ مجھے معلوم نہین
کم مضی من الزمن وانت هنا انا الآن وصلتُ	تم کب سے اس جگہ ہو ـ مین ابہی آیا ہون
متی نزلت المدینة اول امس	تم اس شہر مین کب آئے ہو ـ پرسون ـ
متی یعود ربما یرجع یوم الثلثاء القادم	وہ کب واپس آئے گا ـ ممکن ہو کہ وہ آیندہ سہ شنبہ کو واپس آجائے
هل رأیتہ قبلا نظرتہ فی الاسبوع الماضی	تمنے اس سے پہلے بہی اسکو دیکھا ہو ـ مینے ہفتہ گذشتہ مین دیکھا تہا
کم هی الساعة الساعة ثلثہ	کیا بجا ہے ـ تین بجے ہین
کم هی الساعة عندك { الساعة خمسة وثلاث وعشرون دقیقہ	تمہاری گہڑی مین کیا وقت ہے ـ پانچ پر تئیس منٹ گذرے ہین
هل ساعتك ماشیة حسنًا هی ماشیة فی غایة ما یکون	تمہاری گہڑی ٹہیک چلتی ہو ـ بہت عمدگی سے چل رہی ہو
اظن بانك مسبوق کثیرًا { ان ساعتی تؤخر دائمًا خمس دقائق	مین خیال کرتا ہون کہ تیز ہے } میری گہڑی ہمیشہ پانچ منٹ پیچھے ہوتی ہے ـ
اظن ان لك مکتوبًا فی بیت البوسطة	مین خیال کرتا ہون کہ تمہارا ایک خط ڈاکخانہ مین ہو
هو احضر التلغراف الساعة ستة مساء	وہ شام کے چھ بجے تارخبر لایا تہا ـ
جاء لبیتہ عند الساعة عشرة صباحًا	وہ اپنے گہر صبح کے دس بجے آیا تہا ـ

من أين يجب ان اتوجه لكي اصل الى الميناء — اذهب من هناك	مجھے کس راستہ سے چلنا چاہئے تاکہ بندرگاہ پر پہنچ جاؤن — اس راستہ چلو
هل هذا هو الصحيح الطريق — لا انت في غير الطريق الصحيح	کیا یہ ٹھیک راستہ ہے — نہین تم غلط راستہ پر ہو۔
هل الخواجه يوسف هنا — الآن خرج	خواجہ یوسف شاہ گہر مین ہین — ابہی باہر نکلے ہین
الى اين ذهب — لا اعلم	کدہر گئے ہین — مجھے معلوم نہین
كم مضى من الزمان وانت هنا — انا الآن وصلت	تم کب سے اس جگہ ہو — مین ابہی آیا ہون
متى نزلت المدينة — اول امس	تم اس شہر مین کب آئے ہو — پرسون۔
متى يعود — ربما يرجع يوم الثلثاء القادم	وہ کب واپس آئے گا — ممکن ہے کہ وہ آئندہ سہ شنبہ تک واپس آجائے
هل رأيته قبلا — نظرته في الاسبوع الماضي	تمنے اس سے پہلے بہی اسکو دیکہا ہے — مینے ہفتہ گذشتہ مین دیکہا تہا
كم هي الساعة — الساعة ثلثة	کیا بجا ہے — تین بجے ہین
كم هي الساعة عندك — الساعة خمسة وثلاث وعشرون دقيقة	تمہاری گہڑی مین کیا وقت ہے — پانچ پر تئیس منٹ گذرے ہین
هل ساعتك ماشية حسنا — هي ماشية في غاية ما يكون	تمہاری گہڑی ٹہیک چلتی ہے — بہت عمدگی سے چل رہی ہے
اظن بانك مسبق كثيرا — ان ساعتي تؤخر دائما خمس دقائق	مین خیال کرتا ہون کہ تیز ہے — میری گہڑی ہمیشہ پانچ منٹ پیچہے ہوتی ہے۔
اظن ان لك مكتوبا في بيت البوسطة	مین خیال کرتا ہون کہ تمہارا ایک خط ڈاکخانہ مین ہے
هو احضر التلغراف الساعة ستة مساء	وہ شام کے چہ بجے تار خبر لایا تہا۔
جاء لبيته عند الساعة عشرة صباحا	وہ اپنے گہر صبح کے دس بجے آیا تہا۔

عربی		اردو	
كم عمرك	عمري خمس عشر سنة	تمہاری کیا عمر ہے	میری عمر پندرہ برس کی ہے
كم لاخيك الاكبر من العمر	عمره عشرون سنة ونصف	تمہارے بڑے بھائی کی کیا عمر ہے	اسکی عمر صرف بیس برس اور چھہ مہینے کی ہے
ظننت انه اكبر بكثير	لم يزل غير بالغ	میں اسکی عمر بہت زیادہ سمجھتا تھا	وہ ابھی نا بالغ ہے
[سبصد] ابنة اختي نحو اثنتين وعشرين سنة		میری بھانجی کی عمر کوئی بائیس برس کی ہوگی	
هي ليست متقدمة كثيراً في العمر		وہ عمر میں تمسے بہت زیادہ نہیں ۔	

عربی		اردو	
هل انت جائع	نعم اني جائع جداً	کیا تم بھوکے ہو	ہاں میں بہت بھوکا ہوں
ماذا تريد ان تاكل	اول شئ اقدر ان احصل عليه	تم کیا کھانا چاہتے ہو	جو چیز سب سے پہلے مل سکے
تعال وتغدى معنا		آؤ اور ہمارے ساتھہ کھاؤ	
الست عطشاناً	بلى اني ظمآن	کیا تمہیں پیاس نہیں	ہاں میں پیاسا ہوں
ماذا تريد تشرب	اسكب لي كاس ماء	تم کیا پینا چاہتے ہو	میرے واسطے پانی کا ایک گلاس بھر دو

عربی		اردو	
ما غمضت عيني البارحة		کل ساری رات میری آنکھیں نہیں لگیں ۔	
متى في اي ساعة تذهب للفرشة اعتيادياً	انام اعتيادياً الساعة ١١	تم حسب معمول کے بجے بستر پر جاتے ہو	میرا معمول گیارہ بجے سونے کا ہے
هل نمت مرتاحاً	ما نمت ابداً نوماً عميقاً كهذا	آپ آرام سے سوئے	میں ایسی گہری نیند کبھی نہیں سویا
اين صرفت السهرة	كنت في بيتنا	تمنے شام کہاں بسر کی	میں اپنے گھر میں تھا ۔

النهوض باكرا يفيدك — صبح کا اٹھنا تمہین مفید ہے
ليس من عادتك ان تتكاسل هكذا — اتنی سستی تمہاری عادت کے خلاف ہی

هل العشاء حاضر يا زينب — زینب! کہانا تیار ہے
نعم يا سيدى وها هو قد صار على المائدة — ہان حضور ابہی میز پر رکہا ہے
اتحب الرز يا سيدى - اعطينى قليلا — آپ چاول پسند کرتے ہین تہوڑے سے دیدو۔
اتريد قليلا من السمك المشوى والبطاطه — آپ تہوڑی سی بہنی ہوئی مچھلی اور آلو لین گے
نعم اذا حسن عندك لانى احب لحم الشاة — ہان اگر آپ کی مرضی ہو مین بکری کا گوشت پسند کرتا ہون۔
هذه رغيف حسنة — یہ روٹی نہایت عمدہ ہے
اسكب لى كاس ماء بارد — میرے واسطے ٹہنڈے پانی کا ایک گلاس بہر دو۔
تفضل خذ فنجان الشاى هنا — مہربانی سے چاء کا یہ پیالہ لیجیے
اتريد معه قليلا من الحليب — آپ تہوڑا سا دودہ بہی اسکے ساتہہ لین گے
هل فيه سكر كفاية — اسمین مٹہاس کافی ہی۔

تمت



